رپورٹ نظم ونسق

ممالکِ محروسۂ

سرکارِ نظام الملک آصفجاہ بہادر

بابت سنہ ۱۳۲۶ف

حسب الحکم سرکار عالی شائع گردید

مطبوعہ دار الطبع سرکار عالی حیدرآباد دکن

سنہ ۱۳۲۸ف

فہرست مضامین رپورٹ نظم ونسق بابتہ سنہ ۱۳۲۶ف

پیمائش و بندوبست

فصل سوم
انعامات

فصل چہارم
آبکاری

فصل پنجم
جنگلات

فصل ششم
کروڑگیری

فصل پنجم
کوتوالی اضلاع

فصل ششم
محابس

فصل ہفتم
رجسٹری

فصل ہشتم
صفائی حیدرآباد

فصل نہم
لوکل فنڈ

فصل دہم
فوج

باب چہارم
پیداوار و تقسیم
فصل اول
زراعت

فصل دوم
موسم و فصل

فصل سوم
مجالس قرضۂ امداد باہمی

فصل چہارم
کارخانہ جات

فصل پنجم

تجارت

فصل ششم

تعمیرات عامہ

شاخ آبپاشی

فصل ہفتم

سررشتہ ٹیلیفون

فصل ہشتم

ریلوے

فصل نہم

معادن

فصل دہم

سررشتہ پٹہ

تمت

تبصرہ

انتظام مملکت

ف ۱ — بہ دوران سال زیر تنقید مہام سلطنت راست حضرت اقدس و اعلیٰ خسرو دکن خلد اللہ ملکہٗ کے زیر نگرانی انجام پذیر ہونے کا شرف بدستور حاصل کرتے رہے۔ نواب صفدر جنگ مشیر الدولہ فخر الملک بہادر کے وظیفہ پر علحدہ ہونے پر معین المہامی عدالت و کوتوالی و امور عامہ پر نواب ولایت جنگ بہادر معین المہام فوج کا تقرر عمل میں آیا اور معین المہامی فوج پر نواب لطافت جنگ بہادر مامور کئے گئے۔

عام حالات

ف ۲ — سال زیر تنقید بہت سے اعتبارات سے خلائق عامہ کے لئے ایک کٹھن سال تھا۔ اس کے آغاز پر زرعی توقعات بدرجہ غایت مساعد تھیں چنانچہ جنوب غربی بارش بمقدار کثیر اور ہر کہیں ہوئی۔ بہر حال جبکہ فصل خریف تیاری کے قریب تھی تو سوء اتفاق سے بے ہنگام بارش شدت کے ساتھ ہوئی۔ اور کہا جاتا ہے کہ آخری طوفانات سے پنبہ اور بزور روغن دار کی جو فصلیں برباد ہوئیں وہ ۳۰ فی صدی سے کم نہ تھیں۔ سرمائی بارش بھی قلیل اور غیر کافی

مقدار میں ہوی جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ فصل ربیع جس پر عام مخلوق کے غلۂ خورد نی کا انحصار زیادہ تر ہوتا ہے اوسط سے بھی بہت کم ہوی۔ روئی کی بڑھی ہوی قیمت سے مزارعین کی پریشانی میں کسی قدر کمی ہوی لیکن ہمہ قسم کے مال و جنس بالخصوص ماکولات اور پارچہ کی عام گرانی کا لازمی نتیجہ یہہ ہوا کہ رعایا کے غریب تر طبقہ کا معمولی طریقۂ گزران حقیر و پست ہوگیا اور طاعون نے شدت کے ساتھ پھیل کر اُس کی مشکلات میں اور بھی اضافہ کر دیا۔ مملکت ہذا میں طاعون سے پچاس ہزار کے اوپر ممات وقوع میں آئیں جن میں سے ۱۵ ہزار کے اوپر اوپر موتیں تنہا بلدہ حیدرآباد میں واقع ہوی تھیں۔

مالگزاری اراضی

ف ۳۔ جاگیرات و اراضی منضبطہ سے جو آمدنی ہوی اُس سے قطع نظر کر کے خالص وصولات کی مقدار بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے [illegible] کے [illegible] تھی۔ مطالبۂ خام کی مقدار سال ماسبق کے مقابلہ میں خفیف سی بڑھ کر تھی۔ سال زیر رپورٹ میں جو معافیات بلحاظ موسم عطا کی گئیں اُن کی مقدار [illegible] سے گھٹ کر [illegible] ہوگئی۔ خالص مطالبہ کے مقابلہ میں وصولات کی فی صدی بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۹۸ء۲ کے ۹۸ء۴ تھی۔ ختم سال پر بقایا کی مجموعی مقدار [illegible] تھی۔ یہہ بات تشفی بخش ہے کہ بقایا کی اس مقدار سے ظاہر یہہ ہوتا ہے کہ سال ماسبق کے اختتام پر بقایا کی جو مقدار تھی اُس میں بہت کچھ کمی ہوگئی ہے۔

پیمائش و بندوبست

ف ۴۔ ابتدائی پیمائش کا کام سمت حیدرآباد کے (۳۹) اور سمت ورنگل کے ۱۱ مواضع میں انجام دیا گیا۔ کُل رقبہ پیمائش شدہ کی مقدار بمقابلہ سال ماسبق کے [illegible] ایکر کے [illegible] ایکر تھی۔ پیمائش کی لاگت کا اوسط دونوں سنین میں فی ایکر ۲ آنہ ۲ پائی تھا۔ نظرثانی شدہ دھاروں کی اجرائی سمت ورنگل کے (۱۹) اور سمت حیدرآباد کے ۱۷ جاگیری مواضع میں

کی گئی جس سے جمع میں مجموعی طور پر [illegible] کی بیشی ہوی۔

انعام

ف ۵۔ سال زیر تنقید میں انعامات مالیتی [illegible] بحال کیئے گئے جن میں سے [illegible] کی مالیت کے مادام الحیات اور [illegible] کی مالیت کے انعامات برائے دوام تھے۔ اور انعامات مالیتی [illegible] ضبط کئے گئے۔ سال زیر تنقید میں بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۸۷ کے کُل ۶۱ منتخبات انعام جاری کیے گئے۔

آبکاری

ف ۶۔ سال زیر تنقید میں آبکاری کی آمدنی خام کی مقدار بمقابلہ سال ماسبق کے [illegible] کے [illegible] تھی۔ رقوم واپسی ([illegible]) اور رقوم معاوضہ ایصال طلب بہ جاگیرداران و رقوم واجب الایصال بہ چھاؤنیات سرکار عظمت مدار کو منہا کرنے کے بعد ۱۳۲۶ف کے متعلق آبکاری کی جو خالص آمدنی ہوی اُس کی مقدار بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے [illegible] کے [illegible] تھی۔

اس سررشتہ کے دیگر قابل ذکر انتظامی امور کی صراحت ذیل میں درج کی جاتی ہے:۔

نارائن گوڑہ کی ڈسٹلری کے احاطہ میں ایک لیبورٹیری اس غرض سے قائم کی گئی کہ اس میں تجربہ کے طور پر چھان بین کا کام انجام دیا جائے۔

ضلع پربھنی میں آزمائش کے طور پر آبکاری مدراس کا طریقہ جاری کیا گیا۔

ناجایز بھٹیات کا سراغ لگانے اور اُن کی مسدودی کی جانب خاص طور پر توجہ مبذول کی گئی اور اس کام کی انجام دہی کے لیے ایک خاص عہدہ دار متعین کیا گیا۔

جنگلات

ف ۷۔ رقبہ جنگلات کی تصحیح کے نتیجہ کے طور پر مملکت ہذا کے صحرائی رقبہ کی مقدار ۱۰۰۲۳،۴۴ مربع میل سے گھٹ کر جو ۱۳۲۵ف کے اختتام پر تھی ۱۳۲۶ف کے اختتام پر ۹۹۶۷،۵ مربع میل ہو گئی۔

سال زیر تنقید میں ۸۲۱،۶ میل کی جدید حد بندی کی گئی جس سے اسوقت

تک کی حد بندی شدہ حدود کا مجموعی طول ۶۳۹۹۶،۴ میل ہوگیا۔ سال ماسبق
کے بقایا کو ملا کر جرائم جنگلات کی مجموعی تعداد ۱۲۴۵۸،۰ تھی جس میں سے
۲۹۷۴۔ مقدمات کا تصفیہ کیا گیا اور ختم سال پر ۷۷۲۹ مقدمات تصفیہ طلب
باقی رہ گئے۔ سرکار عالی کو افسوس ہے کہ جرائم جنگلات کے متعلق جو مقدمات
پیش ہوئے اُن کے مقابلہ میں مقدمات تصفیہ شدہ کا تناسب ابھی تک
نامناسب طور پر کم چلا جا رہا ہے اور اس واقعہ کی جانب انسپکٹر جنرل جنگلات
کو توجہ دلائی جاتی ہے۔

جنگلات کی وہ قدرتی دوبارہ روئیدگی جو سال زیر تنقید میں اچھی حالت
میں بیان کی جاتی تھی کثرت چرائی اور آتش زدگی سے بعض جنگلات میں نیست و
نابود ہوگئی دوسری جانب اُن رقبہ جات میں جو چرائی سے مسدود کئے گئے
تھے ٹھونٹھ کی دوبارہ روئیدگی بہت اچھی ہوی۔ سال زیر تنقید میں مصنوعی
دوبارہ روئیدگی کے متعلق جو بعض تجربات کئے گئے تھے اُن کا نتیجہ اچھا نکلا۔
بہ دوران سال زیر تنقید نظام آباد کے مدرسہ جنگلات میں ۲۴۔ طلبہ
زیر تعلیم تھے۔

کروڑگیری ۸ ۔ ۱۳۲۶ف میں مجموعی محصول کروڑگیری کی مقدار
بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے [illegible] کے [illegible] تھی
محصول درآمد کی آمدنی میں [illegible] کی بیشی ہوی۔ اور دوسری جانب
محصول برآمد کی آمدنی میں بڑی کمی ہوی اس کمی کی مقدار تقریباً ½ ۸ لاکھ
تھی۔ قیمتی فلزات کے متعلق یہ ظاہر کر دینا بے موقع نہ ہوگا کہ چاندی کی
درآمد میں برابر کمی ہوتی رہی اور اُس کے محصول سے بمقابلہ سال ماسبق
کے [illegible] کے صرف [illegible] کی رقم وصول ہوی۔ چاندی کی درآمد
میں جو کمی ہوی ہے اُس کا سبب یہ ہے کہ جنگ کے باعث چاندی
کمیاب ہے۔ سونے کے محصول درآمد سے جو آمدنی ہوی اُس کی مقدار
سال ماسبق کے [illegible] کے مقابلہ میں [illegible] تھی۔ طلاء درآمد شدہ
کی مقدار بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے بہت زیادہ تھی۔

علاقہ جات وارڈز

ف ۹۔ علاقہ جات زیر انتظام کی مجموعی تعداد بمقابلہ سال ماسبق کے ۵۷ کے ۶۰ تھی۔ سال زیر تنقید میں ½۴ لاکھ کی مقدار تک قرضہ کی ادائی کی گئی لیکن ابھی تک کُل قرضہ جات ذمگی علاقہ جات وارڈز کی ایک بڑی مقدار جو ۱۴ لاکھ سے اوپر ہے ادا شدنی باقی ہے۔ سال زیر تنقید کا سب سے بڑھ کر مہتم بالشان واقعہ یہ تھا کہ ایک قابل نمونہ دار الاقامہ کی تعمیر کا فیصلہ کیا گیا جس پر مع اُس کے سب ساز و سامان کے ۵ لاکھ لاگت آئیگی۔

مجلس وضع آئین و قوانین

ف ۱۰۔ مجلس وضع آئین و قوانین کی ہیئت ترکیبی میں کوئی رد و بدل نہیں ہوا۔ ۱۳۲۶ف میں مجلس نے صرف دو اجلاس کئے اور ایک قانون یعنے قانون صحرا پاس کیا۔ سال زیر تنقید کے اختتام پر ۸ مسودات قانون مجلس کے زیر غور تھے۔

عدالت دیوانی

ف ۱۱۔ بہ دوران سال زیر تنقید جو مقدمات دیوانی دائر ہوئے اُن کی مجموعی تعداد بمقابلہ سال ماسبق کے ۱۵۰۸۸ کے ۱۵۶۲۰ تھی بشمول بقایا کُل ۱۸۷۵۳ مقدمات تصفیہ طلب تھے منجملہ جن کے بمقابلہ سال ماسبق کے ۲۰۱۹۴ کے ۲۱۲۴ مقدمات کا تصفیہ کیا گیا۔ مقدمات منفصلہ میں سے ۴۳۰۹ یا ۲۰٫۲ فی صدی بحث شدہ تھے۔ مقدمات بحث شدہ کا اوسط دوران ۱۳۲۵ف کے ۱۸۳ ایام سے ترقی کر کے ۱۳۲۶ف میں ۳۵۰ ایام ہوگیا۔

سال زیر تنقید میں مرافعات فیصلہ طلب کی مجموعی تعداد ۳۷۱۴ تھی۔ اور مقدمات تصفیہ شدہ کی فی صدی بمقابلہ سال ماسبق کے ۶۱٫۷ کے ۶۳٫۶ تھی اجرائے ڈگری کی ۲۲۴۶۳ درخواستوں میں سے ۱۲۲۷۸ یا ۵۴٫۶ فی صدی کا تصفیہ کیا گیا۔ بمقابلہ اس کے ۱۳۲۵ف میں ۱۲۲۱۰ یا ۵۵٫۹ فی صدی کا تصفیہ کیا گیا تھا۔

مجلس عدالت العالیہ کے اجلاس ابتدائی پر ۲۵ مقدمات پیش ہوئے۔

بقایا اور اُن مقدمات کو ملا کر جو بطور دیگر نمبر پر لئے گئے۔ مقدمات تصفیہ طلب
کی تعداد بمقابلہ سال ما سبق کے ۱۰۴ کے ۹۶ تھی۔ منجملہ جس کے ۴۰ مقدمات
کا پورے طور پر تصفیہ کیا گیا۔
۱۳۲۶ف میں عدالت ہائے دیوانی کی مجموعی آمدنی بمقابلہ سال ما سبق
کے [illegible] کے [illegible] تھی۔

عدالت فوجداری

۱۲ف۔ سال زیر تنقید میں بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۱۵۰۸۸
کے ۱۴۹۶۶ مقدمات فوجداری دائر ہوئے۔ کمی کا
واقع ہونا عدالت فوجداری بلدہ میں بیان کیا جاتا ہے۔
مرافعات فوجداری بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۱۰۹۹ کے ۱۲۴۶۔ دائر
کئے گئے۔
بشمول بقایا مقدمات فوجداری فیصل شدنی کی مجموعی تعداد سال زیر تنقید
میں بمقابلہ سال ما سبق کے ۱۷۰۴۹ کے ۱۷۲۱۳ تھی منجملہ جن کے ۱۵۹۴۳
یا بمقابلہ سال ما سبق کے ۹۲٫۹ فی صدی کے ۹۲٫۶ فی صدی مقدمات
کا تصفیہ کیا گیا۔ مقدمات فوجداری کا اوسط دوران بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے
۵۰ ایام کے ۵۲ ایام تھا۔ جو اشخاص جرائم فوجداری کی علت میں زیر
دریافت تھے اُن کی تعداد بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۵۱۷۱۴ کے ۵۴۵۶۴
تھی منجملہ جن کے ۶۰۸۷ پر اثبات جرم ہوا۔
مجلس عدالت العالیہ کے اجلاس ابتدائی پر بشمول اُن آٹھ مقدمات کے جو
سال ما سبق کے اختتام پر زیر تصفیہ تھے کُل بارہ مقدمات بغرض فیصلہ
پیش تھے منجملہ جن کے ۸ مقدمات کا تصفیہ مجلس نے کیا۔ ۲۔ مقدمات
مجلس کے صیغۂ تصحیح کو بھیجے گئے۔ اور ۲۔ مقدمات ختم سال پر زیر تصفیہ
باقی رہ گئے۔ مقدمات نظر ثانی کی تعداد بمقابلہ سال ما سبق کے ۳۷۳ کے
۳۹۱ تھی منجملہ جن کے ۳۸۸ کا تصفیہ اندرون سال کیا گیا اور ۳۔ مقدمات
تصفیہ طلب باقی رہ گئے۔
مجلس عدالت العالیہ کے صیغہ مرافعہ میں بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۳۸۴ کے

۲۹۵- مقدمات پیش ہوئے جن میں سے ۲۸۹- کا تصفیہ کیا گیا۔

کوتوالی بلدہ

ف ۱۳ - ۱۳۲۶ف میں مقدمات صفائی کے علاوہ جرائم قابل دست اندازی کوتوالی کے مقدمات کی تعداد بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۲۰۲۵ کے ۱۳۵۵ تھی جن میں سے ۱۶۰ (بشمول ۳۰ مقدمات قتل) یا ۱۱٫۸ فی صدی مقدمات جرائم سنگین سے تعلق رکھتے تھے مقدمات سراغ رسیدہ کی فی صدی دوران سال زیر تنقید میں بمقابلہ سال ما سبق کے ۸۳٫۸ کے ۵۰٫۹ تھی۔ مقدمات سراغ رسیدہ کی تعداد میں کمی ہونے کی وجہ کوتوال بلدہ یہ بیان کرتے ہیں کہ ۱۳۲۶ف کے کچھ حصہ میں بلدہ حیدرآباد میں طاعون شائع تھا۔ ۱۱۶۱ چالان شدہ مقدمات میں سے ۱۰۵۶ مقدمات فیصل ہوئے جن میں سے ۷۲۱ یا ۶۸٫۲ فی صدی مقدمات میں سزائیں دی گئیں بمقابلہ اس کے ۱۳۲۵ف میں ۷۱٫۳ فی صدی مقدمات میں سزائیں دی گئی تھیں ۱۳۲۶ف میں ہ‍ للعہ ہوا الوالا کی مالیت کے مال و اسباب کے چوری جانیکی اطلاع وصول ہوی منجملہ جسکے یوصاالحے کی مالیت کا یا ۸۸٫۱۰ فیصدی مال و اسباب باز یافت ہوا۔

جرائم قابل دست اندازی کوتوالی کے مقدمات کی تعداد میں جو ۱۳۲۱ف سے سال ما سبق تک برابر بڑھتی چلی جا رہی تھی نمایاں کمی ہوی جمعیت کوتوالی بلدہ کے فراریوں کی تعداد ۵۲۵ سے گھٹ کر ۲۶۳ ہوگئی اسکی ایک وجہ یہ بھی سمجھی جا سکتی ہے کہ دوران سال زیر تنقید میں جوانان کوتوالی کی تنخواہوں کی شرح بڑھا کر وہی کردی گئی ہے جو کوتوالی اضلاع کے جوانوں کی ہے۔

کوتوالی اضلاع

ف ۱۴ - ۱۳۲۶ف میں جرائم قابل دست اندازی کی مجموعی تعداد ۶۴ ۶ ۲ ۳ تھی۔ مقدمات سنگین کی تعداد ۲۳۲۷ سے ۲۶۳۰ پر ترقی کر گئی۔ مقدمات سنگین کی تعداد گزشتہ چند سال کی تعداد سے بڑھ کر ہے۔ اور یہ امر قابل لحاظ ہے کہ واردات ہائے قتل میں بہت زیادہ بیشی ہوی ہے جن کی تعداد سال زیر تنقید میں بمقابلہ سال ما سبق کے ۸۶ کے ۱۰۱ تھی۔ بہتر ہوگا کہ سررشتہ کوتوالی اس تفاوت کی وجہ بیان

کرینگی کچھ نہ کچھ کوشش کرے جو سال بسال اقسام جرائم میں ظاہر ہوتا رہتا ہے ۔سنہ حال کی سالانہ رپورٹ میں جرائم سنگین کی تعداد میں بیشی ہونے کی کوئی وجہ نہیں بیان کی گئی ہے۔ مقدمات زیر تفتیش میں بمقابلہ سال ماسبق کے ۶۷٫۹ فی صدی کے ۶۸٫۱ فی صدی کا سراغ لگا۔ مقدمات چالان شدۂ عدالت میں سے بمقابلہ سال ماسبق کے ۶۳٫۸ فی صدی کے ۶۸٫۰۴ فی صدی میں اثبات جرم ہوا۔ سال زیر تنقید میں جو مال چوری گیا اُس کی مالیت بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے [illegible] کے [illegible] تھی۔ مال مسروقہ میں سے جو مال باز یافت ہوا اُس کی مالیت [illegible] تھی۔

محابس

ف ۱۵۔ قیدیان زیر دریافت کے علاوہ محبوسین کی مجموعی تعداد بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۵۵۶۷ کے ۵۹۰۳۔ تھی۔ قیدیان زیر دریافت کی تعداد بمقابلہ سال ماسبق کے ۷۳۰ کے ۷۰۴ تھی محابس میں شرح ممات فی ہزار محبوسین بمقابلہ سال ماسبق کے ۱۵٫۱ کے ۱۳٫۵ تھی۔ جرائم محابس کی تعداد میں خفیف سی بیشی ہوئی۔

رجسٹری

ف ۱۶۔ دستاویزات رجسٹری شدہ بہ دوران ۱۳۲۶ف کی تعداد بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۱۲۳۶۲ کے ۱۲۰۶۳ تھی آمد و خرچ دونوں کی مقدار میں بمقابلہ سال ماسبق کے خفیف سی بیشی ہوئی

صفائی حیدرآباد

ف ۱۷۔ ۱۳۲۶ف میں صفائی حیدرآباد کی آمدنی کی مجموعی مقدار بمقابلہ سال ماسبق کے [illegible] کے [illegible] تھی۔ اس بیشی کا تمام وکمال سبب یہ تھا کہ سرکاری امداد کی مقدار ۵ لاکھ روپیہ پر بڑھا دی گئی تھی۔ معمولی محصولات کے مدات میں سے ہر ایک مد کی آمدنی میں کمی ہوی۔ اس میں شبہہ نہیں کہ بڑی حد تک اس کی وجہ وہ ابتری تھی جو طاعون کے باعث پیدا ہوی تھی۔

آمدنی کے مقابلہ میں خرچ کی مقدار بقدر [illegible] بڑھ گئی جو یقیناً ناقابل اطمینان ہے۔ اخراجات میں سب سے بڑھ کر بیشی "مصارف متفرق"

میں ہوئی - اس مد کے اخراجات میں سے [illegible] کے خرچ کی صراحت رپورٹ سررشتہ میں نہیں ہے - تحت دیگر مدات خرچ میں بڑی بیشی اخراجات عملہ کے متعلق ہوئی ہے جو ابتری طاعون کے باعث ظہور میں آئی اُس کے لحاظ سے یہہ زیادتی کسی قدر قابل درگزر سمجھی جاسکتی ہے لیکن سررشتہ صفائی کو آئندہ کے لئے احتیاط رکھنی چاہئے کہ اُس کے اخراجات آمدنی کی حد کے اندر رہا کریں -

لوکل فنڈ

ف ۱۸ - پولس سیس کی رقم کو خارج کر کے جو پولیس دیہی کے اخراجات کے لئے سررشتہ کوتوالی کے حوالہ کر دی گئی ہے سال زیر تنقید کی کُل آمدنی کی مجموعی مقدار بمقابلہ سال ماسبق کے [illegible] کے [illegible] تھی - بیشی کی وجہ زیادہ تر [illegible] کا وہ سرکاری عطیہ ہے جو قصبۂ گلبرگہ کی آبرسانی کے کام کی تعمیر کے لئے عطا کیا گیا تھا - اس سررشتہ کے اخراجات کی مجموعی مقدار [illegible] تھی -

فوج

ف ۱۹ - جنگ کے غیر معمولی اخراجات اور امپیریل سرویس ٹروپس متعینۂ مصر کے اخراجات کے علاوہ جو تین لاکھ روپیہ ماہانہ کے حساب سے دوران جنگ میں ریاست ہذا سے خاص طور پر گورنمنٹ آف انڈیا کو ایصال کئے جاتے ہیں - سررشتۂ فوج پر سال زیر تنقید میں بمقابلہ سال ماسبق کے [illegible] کے کُل [illegible] کی رقم صرف ہوئی -

جمعیت بے قاعدہ کی تعداد (۱۱۶۳۱) اور اُس کے مصارف کی مقدار بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے [illegible] کے [illegible] تھی - باروت خانہ سرکاری پر بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے [illegible] کے [illegible] کی رقم صرف میں آئی -

زراعت

ف ۲۰ - سررشتہ زراعت پھر زیادہ تر پنبہ کی حالت میں اصلاح کرنے اور لمبے ریشہ کی دیسی روئی کو جس کی جگہ چھوٹے ریشہ کی دوسرے مقامات سے درآمد شدہ روئی نے لے لی تھی اُس کی پہلی حالت پر عود کرا لانے میں مصروف رہا - سال زیر تنقید میں زیر نگرانی سررشتہ زراعت بمقابلہ سال ماسبق کے [illegible] ایکر کے

ــــــ ایکر میں لمبے ریشہ کی روئی کی کاشت کی گئی تھی اگر باران بے ہنگام سے بیج تلف نہ ہوجاتا تو اس سے بھی بڑھ کر رقبہ میں اس کی کاشت کی جاتی۔ بمبئی کی گرنیوں کے مالکوں سے سمجھوتہ کرکے یہ انتظام کیا گیا تھا کہ وہ غیر صاف شدہ روئی کو مخلوط روئی کے بازاری نرخ سے بڑھ کر قیمت دے کر خرید لیں لیکن اس میں پورے طور پر کامیابی نہیں ہوی۔ کیونکہ چھوٹے ریشہ کی روئی کے مقابلہ میں لمبے ریشہ کی روئی کی زیادہ قیمت آنے کے متعلق سررشتہ زراعت کی جو توقعات تھیں وہ پوری نہ ہوسکیں۔ جب معمولی حالات عود کر آئیں گے تو سررشتہ زراعت کی توقعات پوری ہو سکیں گی۔ بہرکیف سرکار عالی نے اس وقت تک اس تجربہ کو اور جاری رکھنے کا قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ جب تک معمولی حالات میں ان دونوں قسم کی روئیوں کی قدر و قیمت ایک دوسرے کے مقابلہ میں صاف طور پر ثابت نہ ہوجائے۔ بہرحال سال زیر تنقید میں ایسا ایک موقع حاصل کیا گیا تھا۔ حیدرآباد کی لمبے ریشہ کی روئی کو اب ہندوستانی روئیوں میں "حیدرآباد گورانی" کے ایک مخصوص عنوان کے تحت شریک کیا گیا ہے۔

نیشکر کی جڑوں کی مضبوطی اور بغیر کویہ (سہار) کے ان کی چھڑیوں کے اُگنے کے متعلق جو تجربے کئے گئے تھے بیان کیا جاتا ہے کہ اُن میں بڑی کامیابی ہوی۔ ناظم زراعت کا دعویٰ یہ ہے کہ حیدرآباد میں اُن کے آزمائشی مزرعوں میں نیشکر کی پیداوار فی ایکر جاوا کی پیداوار کے اوسط سے زیادہ حاصل کی گئی۔ اس بارہ میں تجربوں کا سلسلہ یقیناً جاری رکھنا چاہیئے۔ لیکن جب تک کسی بڑے رقبہ پر ایسے ہی نتائج حاصل نہ ہوں اُس وقت تک وہ قطعی نہیں سمجھے جا سکتے۔

آلیر میں ایری قسم کے ریشم کی پیداوار کی شروعات ہر طرح کی کامیابی کی توقع کے ساتھ کی گئی تھی لیکن طاعون کے پھیلنے اور اُس کی وجہ سے لوگوں کے مکانات چھوڑ چھوڑ کر چلے جانے کے باعث ریشم کے کیڑوں کی غور و پرداخت نہ ہوسکی اور ریشم کی صنعت میں ایک عارضی رکاوٹ

پیدا ہو گئی - بہر حال بیان یہہ کیا جاتا ہے کہ ریشم کی صنعت پھر سے زندہ ہو رہی ہے اور دوسرے اضلاع میں بھی رائج ہوتی جاتی ہے - دیکھا جاتا ہے کہ بہ نسبت سابق کے اب لوگ مدد و مشورہ کی غرض سے سررشتہ زراعت کی جانب زیادہ رجوع ہونے لگے ہیں - کیڑوں کے تلف کرنے کے لئے پانی چھڑکنے کے پمپوں کی اور جوار کی کلونس دور کرنے کی غرض سے سلفیٹ آف کاپر کی پڑیوں کی متعدد درخواستیں پیش ہوئیں - نیز سررشتہ زراعت کے توسط سے مختلف قسم کے آلات کشاورزی بھی خریدے گئے - بالآخر یہ کہ حیدرآباد کے سربرآوردہ امرا میں سے بعض نے سررشتہ زراعت سے مدد لی اور ایک نے ناظم زراعت سے ایک خانہ باغ کے طور پر ایک مزرعہ قائم کرنے کی درخواست کی جو پہلے ہی سال میں کامیاب ثابت ہوا اور اُس سے رعایا کو شالی کے ۵۰ ایکر رقبہ میں فاسفیٹ استعمال کرنے کی ترغیب پیدا ہوئی -

بنظر عام حالات معلوم ایسا ہوتا ہے کہ سررشتہ زراعت موسمی اور دوسری مشکلات کے باوجود بھی برابر ترقی کر رہا ہے -

موسم و فصل

ف ۲۱ - موسم برسات کی بارش کی مقدار سال ماسبق کی بارش کی مقدار سے تقریبًا ۱۲ انچہ بڑھ گئی - لیکن بارش بے ہنگام اور بے قاعدہ ہوئی خصوصًا اکٹوبر میں زور کی بارش نے تمام فصلوں کو سخت نقصان پہنچایا غالبًا فصل پنبہ کو سب سے بڑھ کر نقصان برداشت کرنا پڑا - پھر موسم سرما میں بارش کافی مقدار میں نہیں ہوئی اور ربیع کی فصل اوسط سے کم رہی -

مجالس قرضہ امداد باہمی

ف ۲۲ - مجالس کی تعداد ۵۴ سے ترقی کر کے ۲۹۵ ہو گئی جن میں سے دو سنٹرل بنک تھے - باقی کی مجالس کے منجملہ ۲۶۵ زرعی اور ۲۸ غیر زرعی تھیں - ایک سال کے اندر مجالس کی تعداد میں ایسی نمایاں ترقی کا ہونا باعث تحسین رجسٹرار ہے - ختم سال پر اراکین کی تعداد بمقابلہ سال ماسبق کے

۱٬۶۶۷ کے ۶۲۵۵ تھی۔ سنٹرل بنک حیدرآباد کے ادا شدہ حصہ سرمایہ کی مقدار [illegible] اور امانتی رقوم کی تعداد [illegible] تھی۔ بنک مذکور کو جو منافعہ حاصل ہوا اُس کی مقدار [illegible] تھی۔

سال زیر تنقید میں مجالس دیہی سے اراکین کو [illegible] کی رقم قرض دیگئی جس میں سے [illegible] کی رقم اراکین نے ادا کی اور باقی کی رقم ختم سال تک اُن سے وصول شدنی تھی۔ قرض دی ہوئیں کُل رقوم میں سے ۴۳٫۲۱ فی صدی قرضہ جات قدیم کی ادائی میں ۲۳٫۹ فی صدی مویشی کی خریداری پر اور باقی ماندہ رقم متفرق اغراض کے پورا کرنے کے کام میں لائی گئی۔ سال زیر تنقید میں تین مجالس غیر زرعی رائچور۔ اورنگ آباد اور پربھنی میں اور ۲۲ مجالس دفاتر حیدرآباد میں قائم کی گئیں۔

مجالس کی تعداد میں جو بیشی ہوی ہے وہ اگرچہ قابل اطمینان ہے لیکن اس کے ساتھ ہی غور طلب امر یہ ہے کہ جو رقوم قرض پر چلائی گئی تھیں اُن کی ادائی نہ تو ویسی باضابطہ ہوئی اور نہ ویسی عام جیسی کہ ہونی چاہئیے تھی جس کی وجہ سقامت موسم یعنے طاعون وغیرہ بیان کی جاتی ہے۔ بہرنوع آئندہ مجالس کے کاروبار کے اس رخ پر پوری نظر رکھی جانی چاہئیے۔ مجالس امداد باہمی کے ابتدائی مرحلہ میں وقت پر قرضہ کی ادائی نہ کئیے جانے سے آیندہ چل کر تباہی و بربادی کے سوا اور کچھ نتیجہ برآمد نہ ہوگا۔ آئندہ وقت پر قرضہ کی ادائی کے متعلق زور دیا جانا چاہئیے۔

کارخانہ جات

ف ۲۳۔ مملکت ہذا کے کپڑے بُننے اور سوت کاتنے کے کارخانوں کی تعداد میں بہ دوران سال زیر تنقید کچھ رد و بدل نہیں ہوا۔ روئی کے کارخانوں کے سواء اور دوسرے کارخانوں کی مجموعی تعداد بشمول آٹے اور چاول کی گرنیوں کے ۱۳۲۶ف کے اختتام پر ۱۰۸ تھی۔ سال زیر تنقید میں طاعون کے پھیلنے کے باعث ۱۶۔ کارخانے بند کرنے پڑے۔

تجارت

ف ۲۴۔ سال زیر تنقید میں مملکت ہذا کی تجارت کی مجموعی مالیت بمقابلہ سال ماسبق کے ۲۱۳۳٫۷۶ لاکھ کے

۹٫۰ ۳۱ ۱۹ لاکھ تھی - اس کمی کی وجہ یہ تھی کہ برآمد میں بیحد کمی ہوی جس کو اب پھر فصل پنبہ کی تباہی کے ساتھ منسوب کیا جا سکتا ہے جو بارش کے باعث ظہور میں آئی - اشیاے برآمد کی مالیت بمقابلہ سال ماسبق کے ۱۲-کروڑ اور ۱۳۲۴ف کے ۸ $\frac{۳}{۴}$ کروڑ کے [illegible] تھی - غلہ برآمد شدہ کی مالیت بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۱۶۹ لاکھ کے ۱۱۸ لاکھ تھی پنبہ اور بزور روغن دار کی برآمد میں نمایاں کمی ہوی - مال درآمد شدہ کی مالیت بمقابلہ سال ماسبق کے [illegible] کے [illegible] تھی - درآمد میں زیادہ تر اضافہ "طلا" "ڈھاکہ" اور "اشیاے متفرق" کے مدات میں ہوا -

تعمیرات عامہ
شاخ عام

ف ۲۵ - سال زیر تنقید میں بمد تعمیرات عامہ موازنہ میں [illegible] کی رقم شریک کی گئی تھی جس میں سے حقیقی طور پر [illegible] کی رقم صرف میں آئی - عمارات پر کُل [illegible] کی رقم صرف کی گئی جس میں سے ۴۵٫۵ فی صدی جدید عمارات پر اور باقی کی رقم ترمیم و مرمت پر خرچ میں آئی - سب سے زیادہ مہتم بالشان عمارات جو زیر تعمیر ہیں وہ مجلس عالیہ عدالت اور بلدہ کے مدرسہ فوقانیہ کی ہیں - شوارع عام پر جو رقم صرف کی گئی اُس کی مقدار [illegible] تھی جس میں سے ۶۸٫۶ فی صدی رقم جدید سڑکوں کی تعمیر پر اور باقی کی رقم نگہداشت پر لگائی گئی - سال زیر تنقید میں آمد و رفت کے لئے جو جدید سڑکیں جاری کی گئیں اُن کا طول ۸۰ میل تھا فی الحال کُل ۲۲۶۸ میل سڑکوں کی نگہداشت سررشتہ تعمیرات سے متعلق ہے -

شاخ آبپاشی

کارہائے آبپاشی پر کُل [illegible] کی رقم صرف میں آئی منجملہ جس کے [illegible] کی رقم ابتدائی اور درستی کے کاموں پر اور بقیہ رقم کارہاے ترمیم و مرمت پر خرچ کی گئی - اس کے علاوہ [illegible] کی رقم کتوہ عثمان ساگر کی تعمیر پر صرف ہوی - قطع نظر عثمان ساگر کے آبپاشی کے اور جو مہتم بالشان کام سال زیر تنقید میں زیر تعمیر تھے وہ "تالاب لکھنا وارم - رامپا چنٹل چندا تھے جو عملی طور پر تکمیل کو پہنچ چکے ہیں اور محبوب نہر

کی تعمیر کا کام صرف حال میں شروع کیا گیا ہے۔ شاخ آبپاشی میں بعض نقائص اور بے ضابطگیوں کے موجود ہونے کے باوجود بھی کارہائے آبپاشی میں برابر ترقی ہوتی رہی ہے۔ شاخ آبپاشی کے بڑے بڑے کاموں میں سے زیادہ تر کام قریب بہ تکمیل ہیں تاوقتیکہ آئندہ قریب تر زمانہ میں آبپاشی کے کچھ مہتم بالشان کاموں کی تعمیر شروع نہیں کی جائیگی تو سررشتہ مذکور ملک کی آبپاشی کے ترقی کے کام میں پیچھے رہ جائیگا۔

حفظان صحت آبرسانی اور بدروئیں

۱۳۲۵ف میں بلدہ حیدرآباد اور چھاؤنیات کے لئے عثمان ساگر سے پانی بہم پہنچاکر دینے کی اسکیم جس کی لاگت کا اندازہ [illegible] کیا گیا تھا بارگاہ خسروی سے شرف منظوری لا چکی تھی۔ سال زیر تنقید میں اس اسکیم پر [illegible] کی رقم صرف کی گئی اس کے علاوہ حیدرآباد کے موجودہ کارہائے آبرسانی پر [illegible] کی رقم خرچ ہوی۔

بلدہ اور مضافات میں بدروئیں تعمیر کرنے کی اسکیم زیر تیاری ہے۔ سال زیر تنقید میں اس کے عملہ سے پیمائش کا اور تفصیلی پراجیکٹ کے لئے ضروری مواد فراہم کرنے کا کام انجام دلایا گیا۔

سررشتہ ٹیلیفون

۲۶ف۔ اندرون و بیرون بلدہ اور چھاؤنی سکندرآباد کے ٹیلیفون کا کام سال زیر رپورٹ میں سرکاری اجارہ کی رو سے میسرس کالنڈرس کیبل اینڈ کانسٹرکشن کمپنی نے انجام دیا۔ ٹیلیفون کی فیس سے کُل آمدنی بمقابلہ سال ماسبق کے [illegible] کے [illegible] ہوی اور اس پر جو رقم صرف ہوی اس کی مقدار بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے [illegible] کے [illegible] تھی۔ ٹیلیفون کے فیس کی بقایا کی مقدار [illegible] تھی۔

ٹیلیفون کا کُل نظام زمانہ حال کے مطابق نہیں ہے اور ٹیلیفون لینے والوں کی بڑھتی ہوی تعداد کے لحاظ سے ناموزوں ہے لیکن اس کے بجائے بہتر اور زیادہ جدید ترتیب کے اختیار کرنے کیلئے اختتام جنگ کا اور اُس وقت کا انتظار کرنا لابُد ہوگا جبکہ جدید آلات و لوازم دستیاب ہوسکیں۔

ریلوے

ف ۲۷ - سال مختتمہ ۳۰- سٹمبر ۱۹۱۷ء میں ریلوے کی موجودہ مسافت میں ۳۳٫۲۲ میل کا اور اضافہ کیا گیا اور اس طرح ریلوے کی کُل مسافت ۹۱۰٫۵۷ میل ہوگئی۔ ٹریفک کے لئے سکندرآباد گدک لائن پر جس جدید حصہ کا افتتاح عمل میں لایا گیا وہ محبوب نگر اور سٹرک ونپرتی کے درمیان واقع تھا۔ مال مسالہ کی کمی کے باعث ریلوے کی مزید تعمیر کا کام اثنائے جنگ میں موقوف کر دیا گیا ہے۔

بڑی پٹڑی کی لائن پر جنوری ۱۹۱۷ء میں ایک پسنجر ٹرین کو سخت حادثہ پیش آیا جس سے رولنگ اسٹاک یعنے انجن و گاڑی وغیرہ کو تخمیناً ۶۰۰۰ کا اور مستقل راستہ کو ۱۸۰۰ روپیہ کا نقصان پہنچا۔ اس حادثہ کو ریل کے پٹے کے ٹیڑھے ہوجانے سے منسوب کیا جاتا ہے۔

بہ دوران سال زیر تنقید عریض پٹڑی کی ریلوے کی خالص آمدنی خرچ سرمایہ پر بمقابلہ سال ماسبق کے ۶٫۲۴ فی صدی کے ۷٫۶۳ فی صدی ہوی۔ اسیطرح چھوٹی پٹڑی کی ریلوے کی خالص آمدنی خرچ سرمایہ پر بمقابلہ سال ماسبق کے ۶٫۴۴ فی صدی کے ۶٫۰۹ فی صدی ہوی۔ پورنا ہنگولی ریلوے کی خالص آمدنی خرچ سرمایہ پر صرف ۱٫۳۳ فی صدی ہوی جب تک گورنمنٹ آف انڈیا چھوٹی پٹڑی کی ریلوے کی اسکیم کو جس سے براہ کھنڈوا د اکولہ یہاں کی چھوٹی پٹڑی کی ریلوے ملحق ہوگی جاری نہیں کرے گی اُس وقت تک اس لائن سے آمدنی ہونے کے بہت کم آثار پائے جاتے ہیں۔ سکندرآباد گدک لائن سے زیادہ آمدنی ہونے کی توقع کی جاتی ہے چنانچہ اس لائن کی فی میل ہفتہ واری آمدنی ہنگولی کی شاخ کی آمدنی سے بدرجہا بڑھی ہوی ہے۔ جو لائن ابھی حال میں کھولی گئی ہے اُس کے لئے یہ آمدنی ہمت افزا ہے لیکن جب تک یہ لائن پوری نہیں ہوگی اور اُس کا الحاق مارماگوا سے نہیں ہوچکے گا اُس وقت تک اُس لائن کے متعلق بھی حقیقتہً فائدہ سے کام کرنے کی توقع نہیں کیجاسکیگی۔

کُل سود ضمانتی جو سرکار عالی نے ادا کیا تھا کمپنی نے واپس ایصال کیا اور اُس کے ساتھ ہی منافعہ کی فاضل رقم سے سرکار عالی کو اُس کے حصہ کے طور پر

بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۳۱۳۸۱ پونڈ کے ۳۷۶۴۸ پونڈ ۱۰ شلنگ کی رقم بھی وصول ہوئی
ریلوے کمپنی نے حسب معمول حصہ سرمایہ پر ۵۔ فی صدی کے منافعہ کا اعلان کیا۔

معادن

ف ۲۸۔ سال زیر تنقید میں ذغال کی مجموعی برآمدگی کی مقدار بمقابلہ سال ماسبق کے ۶۱۵۲۹۰ ٹن کے ۶۸۰۶۲۹ ٹن تھی اور اس پر جو حق شاہی وصول ہوا اُس کی مقدار بمقابلہ سال ماسبق کے [illegible] کے [illegible] تھی۔ معادن طلاء ہٹی سے جو سونا برآمد ہوا اُس کی مقدار بمقابلہ سال ماسبق کے ۱۸۶۵۷ اونس کے ۱۳۴۶۶ اونس تھی اور اُس کی بابتہ جو حق شاہی وصول ہوا اُس کی مقدار بمقابلہ سال ماسبق کے [illegible] کلدار کے [illegible] تھی۔

سنگارینی کے معادن ذغال میں ۲۹ حادثات وقوع پذیر ہوے جن سے ۱۳ آدمی ہلاک ہوے اور معادن طلاء ہٹی میں ۴ سخت حادثے پیش آے۔

سال زیر تنقید میں ابرک کی تلاش کا تعہد ضلع رائچور میں اور ایک دوسرا تعہد کوئلہ کی تلاش کا گوداوری مانیرویلی میں دیا گیا۔ نیز سال زیر تنقید میں معدنیات نکالنے کے دو تعہد اور دیے گئے جن میں سے ایک ابرک اور دوسرا گیرو کا تھا۔ اول الذکر گنگاوتی سے اور ثانی الذکر عثمان آباد سے تعلق رکھتا تھا۔

سررشتہ ٹپہ

ف ۲۹۔ سال زیر تنقید میں ۳۲۔ جدید ٹپہ خانے کھولے گئے سررشتہ ٹپہ کی آمدنی خام کی مقدار بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے [illegible] کے [illegible] تھی۔ ۱۳۲۶ف میں خرچ کی مقدار ۱۳۲۵ف کے [illegible] نے ترقی کر کے [illegible] ہوگئی یعنے اس میں ۱ر۳ فی صدی کا اضافہ ہوا۔ بحیثیت مجموعی سررشتہ ٹپہ نے [illegible] کے منافعہ کے ساتھ اپنے کام کو انجام دیا۔ یہہ بات قابل اطمینان ہے کہ یہہ دوسرا سال ہے جس میں سررشتہ ٹپہ نے منفعت کے ساتھ کام انجام دیا ہے۔ سال زیر تنقید میں جو قطعات ہدیہ ٹپہ تقسیم کئے گئے اُن کی مجموعی تعداد بمقابلہ سال ماسبق کے ۱۵۳۳۲۰۲۶ کے

۱۶۰۱۸۵۴۴ تھی۔ سال زیر تنقید میں بتوسط ٹپہ خانہ جات کُل [illegible] کی مالیت کی کوتین فروخت ہوئی۔

دارالضرب

ف ۳۰ ۔ سال زیر تنقید میں بہ قیمت [illegible] ۶۵۸ء۶۷ تولہ طلاے خالص خریدا گیا اور اُس سے بشمول پوری اشرفی نیم اشرفی۔ ربع اشرفی اور ثمن اشرفی ۶۷۸۷۶ سکّے مسکوک کئے گئے منجملہ جن کے ۶۳۹۰۰ طلائی سکّے اجرا کئے گئے۔ اشرفی معمولی سکہ کے طور پر استعمال نہیں کی جاتی ہے بلکہ زیادہ تر اغراض مراسم کے کام میں لائی جاتی ہے۔

سال زیر تنقید میں ۱۶۶۴۶۴۱۹ نقروی اور ۶۴۹۳۴۰۶ تانبہ اور کانسی کے سکّے مسکوک ہوے۔ سال زیر تنقید کے آغاز پر دارالضرب میں نقرہ خام بمقدار ۱۴۸۱۴۶۲۱ء۸۵ تولہ موجود تھی دوران سال زیرتنقید میں ۱۵۰۸۰۶۵ء۸۰ تولہ اور چاندی خریدی گئی۔ عمل تسکیک سے [illegible] کا منافعہ ہوا۔ ۱۳۲۶ف میں سررشتۂ دارالضرب پر کُل [illegible] اخراجات عائد ہوے۔

کاغذ مختوم و ٹکٹ

ف ۳۱ ۔ کاغذ مختوم اور ٹکٹوں کی فروخت سے بمقابلہ سال ماسبق کے [illegible] کے کُل [illegible] کی آمدنی ہوئی۔ مجموعی خرچ کی مقدار بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے [illegible] کے [illegible] تھی۔

سال زیر تنقید میں بمتابعت فرمان خسروی علاقہ دیوانی اور علاقہ صرفخاص مبارک کے کاغذ مختوم اور ٹکٹوں کا امتیاز اُٹھا دیا گیا اور قرار یہ پایا کہ اسٹامپ کی خالص مجموعی آمدنی کا $\frac{1}{12}$ حصہ علاقہ صرف خاص مبارک کو ایصال کر دیا جایا کرے۔

سررشتۂ علاج معالجہ حیوانات علاقہ سول

ف ۳۲ ۔ بہ دوران سال زیر تنقید امراض متعدی سے کُل مملکت میں بمقابلہ سال ماسبق کے ۱۱۲۰۱ کے ۱۷۸۳۶ حیوانات ہلاک ہوے۔ لیکن اس بیشی کی وجہ صرف یہ تھی کہ ذریعہ اطلاع دہی میں ترقی و اصلاح ہوئی۔ غالباً حیوانات کی ممات کی جو تعداد بیان کی گئی ہے اصل تعداد اُس سے بھی بڑھ کر ہوگی

صرع گھوڑوں اور سپٹی کیمیا مویشی میں سب سے زیادہ پھیلی ہوئی تھی اور سب سے زیادہ موتوں کا ان ہی دونوں بیماریوں سے واقع ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ مرض ویریولا سے نلگنڈہ میں (۴۰۰۰) اور کریم نگر میں (۳۰۰۰) بھیڑوں کا ہلاک ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ انسدادی ٹیکوں کی تعداد ۱۳۲۵ف کے ۸۴۵۴ سے گھٹ کر سال زیر تنقید میں ۵۰۹۳ رہ گئی۔ ٹیکوں کی تعداد میں جو کمی ہوئی ہے اُس کی وجہ یہہ بیان کی جاتی ہے کہ ہیمرا جک سپٹی کیمیا کے سیرم کی سربراہی میں قلت واقع ہوئی۔

جن حیوانات کا علاج عہدہ داران سررشتہ نے کیا اُن کی تعداد میں تشفی بخش اضافہ ہوا یعنے اُن کی تعداد ۱۳۲۵ف کی ۲۳۲۴۶ سے ترقی کر کے سال زیر تنقید میں (۴۰۸۱۵) ہوگئی۔

ختم سال پر بمقابلہ سال ماسبق کے ۵۷ کے ۶۰ سانڈ موجود تھے۔ سال زیر تنقید میں ۱۷۹ مادیانوں پر گھوڑے چھوڑے گئے۔ سال زیر تنقید میں سررشتہ علاج معالجہ حیوانات علاقہ سول پر بمقابلہ سال ماسبق کے [illegible] کے کل [illegible] کی رقم صرف میں آئی۔

طبابت

۱۳۳۶ف میں مثل سال ماسبق کے ۱۰۳ شفاخانے اور دواخانے قائم تھے۔ جن مرضاء کا علاج مختلف شفاخانوں اور دواخانوں میں ہوا اُن کی مجموعی تعداد بمقابلہ سال ماسبق کے ۹۵۸۹۴ کے ۹۸۲۳۲۶ تھی۔ جن مریضوں کا علاج شفاخانہ افضل گنج میں کیا گیا اُن کی تعداد ۵۸۷۱۸ تھی۔ اضلاع میں دواخانۂ بیدر کا مرجوعہ سب سے بڑھ کر تھا جس کی تعداد ۲۸۸۷۶ تھی۔ بہ دوران سال زیر رپورٹ وکٹوریہ زنانہ شفاخانہ میں ۲۲۸۰ اندرونی اور ۱۳۶۱۰ بیرونی مرضاۃ کا علاج کیا گیا۔ چونکہ مدرسہ طبیہ طاعون کے باعث سال زیر رپورٹ میں ایک عرصہ تک بند رہا اس لئے معمول کے مطابق امتحان نہیں لیا جا سکا لیکن سال آئندہ کے ماہ آذر میں امتحان لئے جانے کا انتظام کیا گیا۔

سررشتہ طبابت پر بمقابلہ سال ماسبق کے [illegible] کے کل [illegible] کی

رقم صرف ہوئی۔

چیچک براری

ف ۳۴ ۔ سال زیر تنقید میں بمقابلہ سال ماسبق کے ۶۸۹۵۰ کے ۶۶۸۷۷ ٹیکے نکالے گئے ۔ اس کمی کی وجہ یہہ بیان کی جاتی ہے کہ بلدۂ حیدرآباد اور تمام اضلاع میں طاعون پھیلا ہوا تھا۔

حفظانِ صحت اور طاعون

ف ۳۵ ۔ ہیضہ اور چیچک کی وارداتوں اور ممات کی تعداد میں بڑی زیادتی ہوئی۔ اور طاعون کا بھی تمام اضلاع اور بلدۂ حیدرآباد میں زور رہا۔ سال زیر تنقید میں طاعون سے کُل (۶۳۶۳۹) آدمی بیمار اور (۵۱۴۷۹) فوت ہوئے۔ منجملہ ان وارداتوں اور ممات کے ۱۵۴۵۳ وارداتیں اور ۱۳۵۷۹ موتیں بلدۂ حیدرآباد میں واقع ہوئیں (۱۹۶۲۸۴) اشخاص کے طاعونی ٹیکہ لگایا گیا۔

مطب یونانی

ف ۳۶ ۔ بہ دوران سال زیر رپورٹ بلدہ کے سرکاری اور امدادی دواخانہ جات کی تعداد میں کچھ رد و بدل نہیں ہوا۔ بلدہ کے دواخانہ جات میں بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۱۳۰۷۸۱۰ کے ۱۲۶۳۲۵۱ مرضاء کا علاج کیا گیا۔ سررشتۂ طبابت کی شاخ یونانی پر سال زیر رپورٹ میں [illegible] کی رقم صرف ہوئی۔

دارالمجانین

ف ۳۷ ۔ ۱۳۲۶ف کے اختتام پر دارالمجانین میں بمقابلہ سال ماسبق کے ۲۲۶ کے ۲۳۰ مجانین موجود تھے صحت یاب لوگوں کی فی صدی بمقابلہ سال ماسبق کے ۶،۱۵ کے ۳،۱۷ اور ممات کی فی صدی بمقابلہ ۱،۲ کے ۵،۴ تھی۔

تعلیمات

ف ۳۸ ۔ سال زیر تنقید میں تعلیمات کی امتیازی خصوصیت یہہ تھی کہ عثمانیہ یونیورسٹی کے قیام کی تجویز کو شرف منظوری حاصل ہوا۔ علوم و فنون کے اعلیٰ شعب میں اُردو زبان کے ذریعہ سے جو مملکت ہذا کی سرکاری زبان ہے تعلیم دینے کے متعلق جو منصوبہ تھا اُس کو عملی صورت میں لانے کی گویا یہہ پہلی کوشش ہے۔ اس کے ساتھ ہی انگریزی کی

تعلیم بھی بطور جداگانہ مضمون کے لازمی قرار دی گئی۔ ہے۔ چونکہ بعض ترقی پذیرفتہ مضامین کی کتابیں اُردو زبان میں موجود نہیں ہیں جن سے کتب نصاب کا کام لیا جاسکے اس لئے فوراً ہی یونیورسٹی کے متعلق تعلیم و تعلم کا کام آغاز کرنے کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ سردست یونیورسٹی صرف ایک دار الترجمہ پر مشتمل ہے جو سال زیر تنقید میں اس غرض و مقصد سے قائم کیا گیا تھا کہ ہندوستان کی یونیورسٹیوں کے نصاب تعلیم میں جو مختلف علوم و فنون کی کتابیں خاص طور پر داخل ہیں اُن کا نفیس ترجمہ اُن بہترین مترجمین سے کرایا جائے جن کی خدمات دستیاب ہوسکیں دار الترجمہ ایک ناظم کی نگرانی میں قائم کیا گیا ہے جس کی ماتحتی میں چھ مترجمین اور مددگار دئے گئے ہیں۔ ان میں سے ہر مترجم جس مضمون کی کتاب کا ترجمہ کر رہا ہے اُس کا وہ ماہر ہے۔ اس طرح پر جن کتابوں کا ترجمہ کرایا جا رہا ہے وہ ریاضی۔ علوم حکمت (سائنس) معیشت اور فلسفہ وغیرہ کے مضامین سے تعلق رکھتی ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ یونیورسٹی سے کم از کم فوری فائدہ یہہ حاصل ہوگا کہ ترجموں کے اُن سلسلوں سے جو مختلف مضامین کے ماہرین سے کرائے جا رہے ہیں زبان اُردو کا سرمایہ مستقل طور پر بڑھ جائیگا۔ یہاں یہ ظاہر کردینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جدید یونیورسٹی سے صرف مقصود یہ ہے کہ انگریزی کالج (نظام کالج) کے تکملہ کا کام لیا جائے جو مدراس یونیورسٹی سے ملحق ہے۔ نہ یہ کہ آئندہ چل کر اُس کو بجائے کالج مذکور قائم کیا جائے۔

سال زیر تنقید میں کُل مملکت میں طاعون پھیلنے کے باعث مدارس کے کام میں بڑا ہرج ہوا جن میں سے اکثر کو عرصہ دراز تک بند رکھنا پڑا۔ برنہم سال زیر تنقید میں جو تعلیمی ترقی ہوئی وہ نہایت ہی قابل اطمینان تھی۔ سال زیر تنقید میں سب قسم کی درس گاہوں کی تعداد ۱۲۵۴ سے ۲۵۷۹ پر ترقی کر گئی یعنے اُن کی تعداد المضاعف سے بھی زیادہ ہوگئی۔ اس تشفی بخش زیادتی کا بڑا حصہ مشتمل تھا اُن ابتدائی مدارس پر جو مجدداً کھولے گئے جن میں سے ۱۳۲۴ کا قیام بہ دوران سال زیر تنقید عمل میں لایا گیا تھا۔ تعلیم کے اس اہم ترین شعبہ میں جس میں مملکت ہذا اس وقت تک پیچھے تھی ایسی نمایاں ترقی کا ہونا

نہایت طمانیت بخش ہے جس کے لئے ناظم تعلیمات بدرجہ غایت تحسین و آفرین کے مستحق ہیں ۱۳۲۶ف میں تمام مدارس کے طلبہ کی تعداد ۱۳۲۵ف کے ۹۳۲۸۹ سے ترقی کر کے ۱۴۰۶۷۳ ہوگئی یعنے بحیثیت مجموعی ایک ہی سال میں ۴۷۳۸۴ طلبہ کی بیشی ہوی۔ کُل اطفال قابل ادخال مدرسہ کی نسبت فی صدی سال ماسبق کی ۳ر۸ سے بڑھ کر ۷ر۱۰ ہوگئی۔ نظام کالج میں بمقابلہ سال ماسبق کے ۱۶۹ کے ۱۵۹ طلبہ زیر تعلیم تھے گویا ان کی تعداد میں ۱۰- کی کمی ہوی۔ امتحان بی۔ اے میں جو (۱۲) امیدوار شریک ہوے تھے اُن میں سے صرف ۴ طلبہ ڈگری حاصل کرنے میں کامیاب ہوے اور امتحان انٹرمیڈیٹ میں منجملہ ۴۲ طلبہ کے ۷ کامیاب ہوے۔ سال زیر تنقید میں کالج کے مصارف کی مقدار [illegible] سے (۱[illegible]) پر بڑھ گئی جس سے خرچ فی طالب العلم کی مقدار سال ماسبق کے (ــــــــ) سے بڑھ کر [illegible] ہوگئی۔ کالج دارالعلوم کے طلبہ کی تعداد ۱۴ سے ۵۶ پر ترقی کر گئی اور ۱۴ طلبہ میں سے (۸) نے السنہ مشرقی کے امتحانات میں کامیابی حاصل کی۔

سال زیر تنقید میں ۷ سرکاری اور (۷) امدادی انگریزی ہائی اسکول تھے اس طرح ان کی مجموعی تعداد بمقابلہ سال ماسبق کے ۱۳ کے ۱۴ ہو گئی۔ ان مدارس کے طلبہ کی تعداد میں بھی اسی نسبت سے خفیف سی بیشی ہوی۔ ہائی اسکول لیونگ سرٹیفکٹ کے امتحان میں جو ۱۵۷ طلبہ شریک ہوے تھے اُن میں سے ۴۶ نے "قابل اطمینان" یا "نہایت قابل اطمینان" اسناد حاصل کیں۔

مدارس وسطانی ذکور کی تعداد (۷۷) سے (۷۶) اس لئے ہوگئی کہ میدک کے ورنیکولر مڈل اسکول کو ہائی اسکول کے درجہ پر ترقی دی گئی۔ امتحان مڈل اسکول میں کُل ۱۴۷۱ لڑکے شریک ہوے تھے جن میں سے بمقابلہ سال ماسبق کے ۴۹ فی صدی کے ۸ر۴۲ فی صدی کامیاب ہوے۔ ابتدائی مدارس ذکور کی تعداد ۱۰۰۸ سے بڑھ کر ۲۱۵۸ ہوگئی یعنی ان میں المضاعف سے بڑھ کر بیشی ہوی۔ ابتدائی مدارس کے طلبہ کی تعداد ترقی کر کے ۱۳۲۶ف میں بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۶۰۱۱۸ کے ۱۰۱۵۸۱ ہو گئی۔

کُل مدارس ابتدائی میں سے صرف ۳۱۵ سرکاری اور ۱۵۵۴ تعلقہ لوکل فنڈ

کے تھے اور بقیہ صرف خاص کے اور امدادی یا غیر امدادی لیکن مسلمہ تھے۔

مدارس نسوانیہ کی تعداد بمقابلہ سال ماسبق کے ۱۳۱ کے ۳۰۴ - اور اُنکے طالباۃ کی تعداد بمقابلہ سال ماسبق کے ۱۲۴۸ کے ۱۴۵۹۷ تھی - یہ دونوں اعداد نہایت تشفی بخش مبشی ظاہر کرتے ہیں - ہائی اسکول لیونگ سرٹیفکٹ کے امتحان میں جو ۱۰ طالباۃ شریک ہوی تھیں اُن میں سے صرف ایک کامیاب ہوی اور امتحان مڈل میں منجملہ ۳۲ کے ۱۵ متعلماۃ نے کامیابی حاصل کی - ہائی اسکول لیونگ سرٹیفکٹ امتحان کے نتائج لڑکیوں کے متعلق نمایاں طور پر مایوس کن ہیں - چھ مدارس صنعت وحرفت قائم تھے جنمیں سے ۴ سرکاری تھے -

تعلیمات کے مصارف پر شاہی خزانہ سے جو رقم صرف کی گئی اُس کی مقدار ۱۳۱۵ف کے [illegible] سے ترقی کرکے ۱۳۲۶ف میں [illegible] ہوگئی -

ادب و مطابع

ف ۳۹ - دو بارہ طبع شدہ کتابوں وغیرہ کو ملاکر سال زیر تنقید میں کُل ۱۶۱ کتابیں شائع ہوئیں جن میں سے صرف ۱۰ کتابوں کی رجسٹری ازروے قواعد حفاظت حقوق کرائی گئی - مطبوعات جدید میں سے ۴۲ کتابیں قانون کی ۲۹ - دینیات و مذہب کی ۱۰ - تاریخ کی ۳۳ نظم کی ۱۶ تعلیم کی تھیں - ان کے علاوہ ایک کتاب فسانہ کی ۲ حفظان صحت کی اور ۴۶ مختلف مضامین کی تھیں -

سال زیر تنقید میں ۷ جدید مطابع قائم ہوے اور تین موقت الشیوع جرائد کی اشاعت کی اجازت عطا کی گئی -

جمع و خرچ

ف ۴۰ - معمولی ابواب سرکاری کی آمدنی کی مقدار سال زیر تنقید میں [illegible] اور ابواب سرکاری کے مصارف کی مقدار [illegible] تھی - مالگزاری اراضی اور آبکاری کی آمدنی غیر معمولی طور پر بڑھی ہوی تھی اور آمدنی کروڑگیری میں بیحد کمی واقع ہوی - خرچ کے مد میں ایک لاکھ پونڈ کی وہ رقم قابل لحاظ ہے جو برطانیہ کے امارت بحری کو آبدوز کشتیوں کی معرکہ آرائی کے خلاف میں استعمال کرنے کیلیے بارگاہ خسروی سے تین لاکھ روپیہ کلدار کی اس ماہانہ رقم کے علاوہ بطور عطیہ دیگئی تھی جو جنگ کی امداد کے طور پر برابر ایصال کیجاتی رہی ہے -

سال زیر تنقید میں ابواب غیر سرکاری کی بچت کی مقدار [illegible] تھی اس کثیر المقدار

بچت کا بڑا سبب یہ تھا کہ دوران سال زیر تنقید میں ۶ فی صدی سود والے قرضہ میں لگانے کے لئے [illegible] سکہ عثمانیہ کی رقم وصول ہوئی تھی۔ قرضہ کی مجموعی مقدار [illegible] تھی اسکی تتمہ رقم سال مابعد یعنے ۱۳۲۷ف میں داخل ہوئی تھی۔ اس قرضہ کی اجرائی کی ضرورت اس لئے داعی ہوئی تھی کہ تجارتی ضروریات اور سکہ عثمانیہ اور سکۂ کلدار کے مابین مقررہ نرخ بٹاون کو برقرار رکھنے کیلئے سکہ عثمانیہ کے روپیہ کی کافی مقدار موجود نہ تھی۔ جو رقم اس قرضہ کے ذریعہ سے حاصل کیگئی تھی اسکے علاوہ (۱۸۵۷۰۸۳۸) روپیہ دارالضرب سے جاری کئے گئے تھے منجملہ اس رقم کے [illegible] کی رقم نقرہ خام کی خریداری میں صرف کی گئی اور (۶۵۷۷۴۴) روپے ترویج سے واپس لئے گئے اور [illegible] سکہ عثمانیہ کی رقم گورنمنٹ آف انڈیا کے جنگی قرضہ میں لگائی گئی

ریلوے کے کاموں اور سررشتہ برقی کے مصارف سرمایہ کی مقدار [illegible] تھی ختم سال پر ریاست کی سلک کی مقدار بمقابلہ سال ماسبق کے [illegible] کے [illegible] تھی۔

اس موقع پر یہ ظاہر کردینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ مرتبہ ریاست حیدرآباد نے قرضہ لینے کا اعلان جس زمانہ میں کیا تھا وہ ۱۳۰۶ف تھا جبکہ پورے طور پر امن تھا اور روپیہ کی افراط تھی اور گورنمنٹ آف انڈیا کی شرح سود ۳½ فی صدی تھی۔ اس قرضہ کے سود کی شرح بھی وہی تھی جو اس دفعہ کے قرضہ کی ہے یعنے ۶۔فی صدی لیکن قرضہ کی اجرائی کا نرخ قرضہ کی اصل رقم سے ۳½ فی صدی کم تھا۔ موجودہ قرضہ لینے کا اعلان محاربہ عظیم کے تیسرے سال کیا گیا تھا جبکہ روپیہ کی قدر بڑھی ہوئی تھی اور گورنمنٹ آف انڈیا کی شرح سود ۵½ فی صدی تھی۔ موجودہ قرضہ کی اجرائی اصل قرضہ کی رقم کے مساوی رقم پر کی گئی تھی۔ سرکار عالی کی بڑھی ہوئی ساکھ کی واضح تر علامت ان دونوں قرضہ جات کے باہمی مقابلہ سے بڑھ کر جو اس طرح کے متبائن حالات میں جاری کئے گئے تھے اور کسی طرح نہیں پیش کی جاسکتی۔

سررشتہ برقی

ف ۱۷ ۔ سال زیر تنقید میں بصرف [illegible] ½ ۲ میل تحت الارض تار بچھائے گئے اور بصرف [illegible] بالائے سرتاروں کا سلسلہ قائم کیا گیا اور مکانات میں برقی روشنی پہنچانیکا انتظام کیا گیا۔

اس وقت تک مصارف سرمایہ کی مقدار بہ اعداد صحیح ½ ۲۵ لاکھ روپیہ ہے۔ سال زیر تنقید میں فرسودگی کے متعلق ([illegible]) کی رقم منہا کرنے کے بعد سرمایہ پر ۱۶۹۲ ا فی صدی کی آمدنی ہوئی۔ مصارف سرمایہ کے مقابلہ میں اس قدر کم آمدنی ہونے کا سبب یہ تھا کہ بلدہ میں طاعون پھیلنے کے باعث عام طور پر لوگ باہر چلے گئے تھے جس سے قوت برق کی مانگ کم ہوگئی تھی۔

ورک شاپ

ف ۴۲ ۔ سال زیر تنقید میں بھی مثل سال ماسبق کے سرکاری ورک شاپ بدستور جنگ کے کام میں زیادہ تر مصروف رہا۔ ورک شاپ میں جو اشیا علاقہ سول و فوج کے لئے تیار کی گئیں اُن کی مجموعی لاگت بمقابلہ سال ماسبق کے [illegible] کے [illegible] تھی۔

مجلس تزئین و آرائش بلدہ

ف ۴۳ ۔ سال زیر تنقید میں رود موسی کے محاذ کی درستی اور اُس کے بڑے بڑے پلوں کے درمیانی حصہ کی ساحل بندی کے کام میں مزید ترقی ہوئی۔ گنجان اور غیر صحت بخش مقامات کی درستی و اصلاح کے کام میں بھی کسیقدر ترقی ہوئی۔

رصدگاہ نظامیہ

بہ دوران سال زیر رپورٹ رصدگاہ میں مشاہدات اجرام فلکی اور ستاروں کی فہرست کی تیاری کا کام بدستور انجام پذیر رہا اور اس کام میں معقول ترقی ہوئی۔ اور دو سائنٹفک مضامین علم ہیئت کے رسالوں کو بھیجے گئے۔

آثار قدیمہ

ف ۴۵ ۔ سال زیر تنقید میں کوہ مولا۔ بوئن پلی اور رائگیر میں ۴۰ سنگی قبور کھولی گئیں اس کے علاوہ مقابر گولکنڈہ کے کتبوں کے کامل مجموعہ کا خاکہ اُتارا گیا جو سررشتہ آثار قدیمہ کی جانب سے تنقیدی نوٹوں کے ساتھ شائع کیا گیا۔ نیز سال زیر تنقید میں میدک اور بھینسا کے متعدد قدیم کتبوں کا خاکہ لیا گیا جو آثار قدیمہ کے نقطہ نظر سے نہایت قیمتی خیال کئے جاتے ہیں۔

(❖)

هو المستعان

باب اول

فصل اول

جغرافیہ طبعی و ملکی

ف ۱ رپورٹ نظم و نسق سنہ ۱۳۲۲ف کے صفحات ۱ تا ۸ ملاحظہ ہوں۔

فصل دوم

مختصر تاریخ ریاست

ف ۲ رپورٹ نظم و نسق سنہ ۱۳۲۲ف کے صفحات ۹ تا ۱۹ ملاحظہ ہوں

فصل سوم

[illegible]

ف ۳ رپورٹ نظم و نسق سنہ ۱۳۲۲ف کے صفحات ۱۹ تا ۲۸ ملاحظہ ہوں۔

فصل چہارم

نوعیت قبضۂ اراضی

ف ۴ رپورٹ نظم و نسق سنہ ۱۳۲۲ف کے صفحات ۲۹ تا ۳۲ ملاحظہ ہوں۔

فصل پنجم

تقسیم شکست

ف ۵ رپورٹ نظم و نسق سنہ ۱۳۲۲ف کے صفحات ۳۲ تا ۳۶ ملاحظہ ہوں۔

فصل ششم

[illegible]

ف ۶ رپورٹ نظم و نسق سنہ ۱۳۲۲ف کے صفحات ۳۷ تا ۵۲ ملاحظہ ہوں۔

باب دوم

انتظام سررشتہ مال

فصل اول

مالگزاری اراضی

جملہ مالگزاری اراضی

ف ۷ سنہ ۱۳۲۶ف میں مد مالگزاری اراضی کے جملہ ابواب کے متعلق جو خالص آمدنی ہوی اُس کی مقدار بشمول زائد وصولات اور وصولات بقایا کے بمقابلہ سنہ ۱۳۲۵ف کے دوکروڑ [illegible] کے دوکروڑ [illegible] تھی لیکن اِس میں وہ آمدنی شریک نہیں تھی جو زیر ضبطی جاگیرات و اراضیات کی بابت وصول ہوی -

رعیت واری جمع

ف ۸ سال زیر رپورٹ میں کل مقبوضات رعیت واری کی مقدار سنہ ۱۳۲۵ف کے دوکروڑ [illegible] ایکر سے ترقی کر کے دوکروڑ [illegible] ایکر ہوگئی - جس سے [illegible] ایکر کی بیشی ظاہر ہوتی ہے - ان مقبوضات کی جمع خام کی مقدار بھی دوکروڑ [illegible] سے دوکروڑ [illegible] پر ترقی کرگئی - بلحاظ حالت فصل اور دوسری وجوہ سے جو معافیات سال زیر رپورٹ میں عطا کی گئیں اُن کی مقدار [illegible] سے گھٹکر [illegible] ہوگئی - مجموعی جمع کے مقابلہ میں معافیات کی فیصدی سنہ ۱۳۲۶ف میں بمقابلہ سنہ ۱۳۲۵ف کے ۹۱ء۹ کے ۶۴ء۷ تھی اس فیصدی کی مقدار مرہٹواری میں بمقابلہ سال ماسبق کے ۵۱ء۱ کے ۶۹ء۱۰ اور تلنگانہ میں بمقابلہ سال ماسبق کے ۴۵ء۱۶ کے ۹۹ء۱۲ تھی - سب سے زیادہ معافیات اضلاع میدک

رقم بقایا میں بڑھی اُس کو ملا کر ختم سال پر بقایا کی مجموعی مقدار [illegible] تھی اضلاع میدک ۔ نلگنڈہ ۔ ورنگل اور محبوب نگر میں بقایا کی مقدار سب سے بڑھکر تھی جو تقریباً ۱ لاکھ سے زائد از ۴ لاکھ تک مختلف تھی ۔

حکمناجات تشددی

ف ۱۱ ۱۳۲۶ف میں بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۱۶۱۵ کے کل ۹۵۸ حکمناجات تشددی جاری کئے گئے حکمناجات کی سب سے زیادہ تعداد اضلاع کریم نگر (۲۴۶) نلگنڈہ (۲۱۰) اور اورنگ آباد (۱۹۹) میں جاری کی گئی۔ جو رقم جائداوں کے نیلام کے ذریعہ سے وصول کی گئی اس کی مجموعی مقدار بہ مقابلہ سال ماسبق کے [illegible] کے [illegible] تھی ۔

دیگر ذرائع مالگزاری

ف ۱۲ تختہ ذیل سے اس جمع خام اور وصولات کی مقدار منکشف ہوگی جو سال زیر رپورٹ میں مواضع رعیت واری کے علاوہ اور دیگر ذرائع سے ہوی ۔

مدات	مطالبہ بشمول سوائے جمعبندی	وصولات اور رقوم خارج شدہ
۱۔ پیشکش و مقطعہ	[illegible]	[illegible]
۲۔ درختان مثمر	[illegible]	[illegible]
۳۔ بن چرائی	[illegible]	[illegible]
مدات متفرق	[illegible]	[illegible]
میزان	[illegible]	[illegible]

ختم سال پر رقم بقایا کی مقدار [illegible] تھی ۔ مالگزاری اراضی کے دیگر ذرائع کی آمدنی کے بقایائے سنین گزشتہ کی مقدار بشمول اس رقم کے جو بہ دوران سال زیر رپورٹ سوائے جمعبندی کے متعلق بڑھی [illegible] تھی منجملہ جس کے [illegible] کی رقم یا تو وصول کی گئی یا حساب سے خارج کی گئی اور [illegible] کی رقم باقی رہ گئی ۔ ۱۳۲۶ف کے مطالبہ کی اس رقم کو ملا کر جو غیر وصول باقی رہ گئی تھی مالگزاری غیر از رعیت واری کے بقایا کی مجموعی مقدار ۱۳۲۶ف کے اختتام پر بقدر [illegible] تھی ۔

فصل دوم

پیمائش و بندوبست

نگرانی

۱۳ بہ دوران سال زیر رپورٹ سررشتۂ پیمائش و بندوبست کے طریقۂ نگرانی میں کچھ رد و بدل نہیں ہوا۔ اس سررشتہ کا کام مثل سابق دو مہتمموں سے انجام دلایا جا رہا ہے جنکا مستقر جدا جدا حیدرآباد و ورنگل ہے۔ جو دو عہدہ دار پیمائش و بندوبست کا کام خاص طور پر سیکھنے کی غرض سے احاطہ بمبئی و مدراس میں بھیجے گئے تھے کام سیکھکر سال زیر رپورٹ میں واپس آئے اور تقریباً سال زیر رپورٹ کے وسط میں ان کو اسمات حیدرآباد و ورنگل میں بحیثیت مہتمم بندوبست مامور کیا گیا۔

ابتدائی پیمائش

۱۴ سمت حیدرآباد میں ۳۹ مواضع کی اور سمت ورنگل میں ۱۱ مواضع کی ابتدائی پیمائش عمل میں لائی گئی پیمائش شدہ رقبہ کی مجموعی مقدار بمقابلہ سال ما سبق کے [illegible] ایکر کے [illegible] ایکر تھی۔ ان دونوں سنین میں اوسط لاگت فی ایکر ۲ آنہ ۲ پائی پڑی تھی۔

ابتدائی پرت بندی

۱۵ ابتدائی پرت بندی کا کام سمت حیدرآباد کے ۴۲ اور سمت ورنگل کے ۱۴ مواضع میں انجام دیا گیا پرت بندی شدہ رقبہ کی مجموعی مقدار بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے [illegible] ایکر کے [illegible] ایکر تھی۔ پرت بندی کی اوسط لاگت فی ایکر بمقابلہ سال ماسبق کے ۱۷ پائی کے ۶،۸ پائی پڑی۔

نظر ثانی

۱۶ سال زیر رپورٹ میں جس رقبہ کی نظر ثانی کی گئی اُس کی مقدار بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے [illegible] ایکر کے [illegible] ایکر تھی۔ اور مواضع نظر ثانی شدہ کی تعداد بمقابلہ ۳۴۹ کے ۵۷۹ تھی۔ نظر ثانی کی اوسط لاگت

فی ایکر بہ مقابلہ سال ماسبق کے ۲۶ پائی کے ۲۲ پائی پڑی ۔

تنازعات حدود

ف ۱۷ ۔ سال ماسبق کے تصفیہ طلب مقدمات کو ملا کر سال زیر رپورٹ میں تنازعہ حدود کے ۲۱ مقدمات تصفیہ طلب تھے۔ منجملہ جن کے ۷ کا تصفیہ کیا گیا اور ختم سال پر ۱۴ مقدمات تصفیہ شدنی باقی رہ گئے ۔ صرف ایک مرافعہ مہتمم بندوبست ورنگل کے اجلاس پر پیش ہوا جو ختم سال پر غیر منفصل باقی رہ گیا ۔

دھارہ جات کی شنوائی

ف ۱۸ ۔ بہ دوران سال زیر رپورٹ سمت ورنگل میں ۱۹ مواضع اجارہ اور سمت حیدرآباد میں ۱۷ مواضع جاگیر کے دھارہ جات کی شنوائی کی گئی ۔ جمع میں [illegible] کی رقم کی بیشی ہوی کسی خالصہ موضع میں دھاروں کی شنوائی عمل میں نہیں آئی ۔

مصارف سررشتہ

ف ۱۹ ۔ اس سررشتہ پر جو مصارف عائد ہوے اُن کی مجموعی مقدار بمقابلہ سال ماسبق کے [illegible] کے [illegible] تھی ۔

فصل سوم

انعامات

نظم ونسق

ف ۲۰ ۔ سررشتہ انعام کے نظم و نسق میں بہ دوران سال زیر رپورٹ کچھ ردو بدل نہیں ہوا ۔

نتائج دریافت انعامات

ف ۲۱ ۔ سال زیر رپورٹ میں انعامات مالیتی [illegible] ۔ منظور کئے گئے [illegible] کی مالیت کے انعامات مادام الحیات اور [illegible] کے انعامات برائے مدام تھے ۔ اور انعامات مالیتی [illegible] ضبط کئے گئے ۔

نوعیت دعاوی انعامات منفصلہ

ف ۲۲ ۔ تختہ ذیل سے دعاوی انعامات منفصلہ زمانہ زیر رپورٹ کی نوعیت اور مالیت کی کیفیت منکشف ہوگی ۔

آبکاری چھاؤنی سکندرآباد

۲۶ ۱۳۲۶ ف میں چھاؤنی سکندرآباد کی خالص آمدنی آبکاری (بشمول آمدنی متعلقہ افیون و گانجہ) جو صاحب رزیڈنٹ بہادر کو سکندرآباد اور اس کی چھاؤنی کے انتظامات کی غرض سے واجب الایصال تھی اس کی مجموعی مقدار بمقابلہ ۱۳۲۵ ف کے [illegible] کے [illegible] تھی۔

افیون

۲۷ سال زیر رپورٹ میں افیون کی پیٹیاں بمقابلہ ۱۳۲۵ ف کے ۳۱۱ ۳/۴ پیٹیوں کے ۳۱۰ کی تعداد میں درآمد کی گئیں ان میں سے ہر ایک پیٹی میں ۷۰ سیر افیون تھی۔ منظور شدہ کمیشن ایجنٹوں کے ذریعہ سے افیون کی درآمد اور فروخت کرنے کا طریقہ مثل ۱۳۲۵ ف کے جاری تھا۔ لیکن خردہ فروشی کی حالت میں افیون کا نرخ فی روپیہ ۱/۲ ۱ تولہ سے بڑھا کر ۱/۴ ۱ کردیا گیا تھا۔ نیز افیون کی درآمد کرنے کا نرخ فی سیر [illegible] سے بڑھا کر [illegible] کردیا گیا تھا کیونکہ مالوہ میں افیون کی قیمت بڑھی ہوئی تھی۔ بشمول آمدنی محصول اجازت ناجات افیون کی خردہ فروشی سے بمقابلہ سال ماسبق کے [illegible] کے [illegible] کی خام آمدنی ہوئی۔ بعد منہائی رقم معاوضہ علاقہ صرفخاص مبارک ([illegible]) و رقم معاوضہ جاگیرداراں ([illegible]) و قیمت افیون ([illegible]) و کمیشن ایجنٹاں ([illegible]) افیون سے جو خالص آمدنی ہوئی اُس کی مقدار بمقابلہ سال ماسبق کے [illegible] کے [illegible] تھی۔

گانجہ و بھنگ وغیرہ

۲۸ فروخت بھنگ و گانجہ کی آمدنی ۱۳۲۵ ف کے [illegible] سے ترقی کر کے ۱۳۲۶ ف میں ([illegible]) ہوگئی۔ رقم معاوضہ ایصال شدنی بہ جاگیرداراں کی منہائی کے بعد خالص آمدنی کی مقدار بہ مقابلہ سال ماسبق کے ([illegible]) کے ([illegible]) تھی۔

اصلاحات و انتظامی امور

۲۹ نارائن گوڑہ کی ڈسٹلری کے احاطہ میں ایک لیبوریٹری اس غرض سے قائم کی گئی کہ اس میں مسکرات کا تجربہ و امتحان کیا جائے اور مقامی صنعت و حرفت کو ترقی دینے کیلئے کچھ تجربے اور چھان بین عمل میں لائی جائے اس لیبوریٹری میں بہت ضروری چھان بین کا کام بالخصوص مہوہ کی روح (الکحل) سے اس قسم کی اسپرٹ بنانے کے متعلق انجام پاچکا ہے جو انٹرنل کمبسچن انجنوں کے چلانے کے لئے

کام میں لائی جاتی ہے۔ نانڈیڑ میں ڈسٹلری کی جو ایک شاخ قائم تھی وہ بند کی گئی۔ ضلع پربھنی میں امتحان کے طور پر دکانوں کی جداگانہ فروخت کا وہ طریقہ رائج کیا گیا جو مدراس میں رائج ہے۔
ناجائز بھٹیات کا سراغ لگانے اور اُن کو بند کرنے کی جانب بالخصوص سرحدی مواضع میں خاص توجہ مبذول کی گئی اور اس کام کی نگرانی کے لئے ایک عہدہ دار کو خاص طور پر متعین کیا گیا۔

جرائم آبکاری

ف ۳۰ بہ دوران سال زیر رپورٹ آبکاری کے (۲۵۳) مقدمات عدالتہائے فوجداری میں چلائے گئے۔ جن میں سے (۱۸۶) کا تصفیہ ہوا۔ اور (۱۸۳) مقدمات میں سزائیں دی گئیں۔ مقدمات آبکاری میں جو جرمانہ کیا گیا اُس کی مقدار (۱۱۰۱ روپیہ) تھی جو مقدمات بہ صیغۂ انتظامی فیصل شدنی تھے بشمول بقایا ان کی مجموعی تعداد (۸۷۴) تھی منجملہ جن کے (۸۶۵) کا تصفیہ کیا گیا۔ اور مجموعی طور پر بقدر (۱۰۳۳ روپیہ) جرمانے کئے گئے۔

مصارف سررشتہ

ف ۳۱ ۱۳۲۶ف میں آبکاری پر بمقابلہ سال ماسبق کے [illegible] کے کل ([illegible]) کی رقم صرف کی گئی۔ اخراجات کی فیصدی بمقابلہ محاصل سال ماسبق کے ۴۰٫۳ کے مقابلہ میں ۴٫۵۶ تھی۔

فصل پنجم

جنگلات

نظم و نسق

ف ۳۲ ۱۳۲۶ف میں مسٹر ایف۔ اے۔ لاج سی۔ آئی۔ ئی بدستور انسپکٹر جنرل جنگلات کے عہدہ پر مامور رہے۔ سال زیر رپورٹ کا مہتم بالشان واقعہ یہ تھا کہ قانون صحرا بعد نظر ثانی پاس کیا گیا جو یکم اردی بہشت ۱۳۲۶ف سے نافذالعمل قرار پایا۔ نیز جنگلات کے متعلق ایک کانفرنس بھی پہلی مرتبہ زیر اہتمام

انسپکٹر جنرل منعقد کی گئی۔ جس میں دونوں نظمائے جنگلات اور چند عہدہ داران ڈویژن شریک ہوئے اور مختلف دلچسپ مضامین پڑھے گئے۔ قصد یہ ہے کہ ہر سال یہ کانفرنس منعقد کی جایا کرے کیونکہ اس سے تبادلہ خیالات کا موقع اور انتظام جنگلات میں یکسانی پیدا کرنے میں مدد ملے گی۔ ایک جلسہ میں جو بصدارت صدر ناظم مالگزاری منعقد ہوا تھا اور جس میں انسپکٹر جنرل جنگلات اور چاروں صوبہ دار صاحبان شریک تھے قواعد جنگلات کا مسودہ پاس کیا گیا جو صحرائے کشادہ کی پیداوار کی نگرانی اور اس کو کام میں لانے۔ جنگلات مواضع کے انتظام جنگلی فرق کے لوگوں کو رعائتیں عطا کرنے عہدہ داران صحرا کو اختیارات دیئے جانے اور اس کارروائی سے متعلق تھا جو عہدہ داران بندوبست صحرا کو اختیار کرنی چاہئے۔ بہر حال ختم سال سے پہلے پہلے یہ قواعد نافذ نہیں ہوئے۔

سال زیر رپورٹ کے آغاز سے جنگلات کے عہدہ داران بالادست کی تنخواہوں کے متعلق تدریجی ترقی کی اسکیل نافذ کی گئی۔ جس کے رو سے ہر مددگار ناظم جنگلات جس کا کام دوران سال میں قابل اطمینان رہے تنخواہ کی مقدار ۷۰۰ روپیہ کو پہنچنے تک سالانہ بیس روپیہ کا اضافہ پاتا رہے گا۔

رقبۂ صحرا ۳۳ کوئی ایسا رد و بدل نہیں ہوا جس سے حقیقی رقبۂ صحرا متاثر ہوا ہو۔ لیکن رقبہ کی تصحیح کے نتیجہ کے طور پر مجموعی رقبۂ صحرا کی مقدار اختتام ۱۳۲۵ف کے ۱۰۰۲۳٫۴۴ مربع میل سے گھٹ کر ختم ۱۳۲۶ف پر ۹۹۶۷٫۵۰ مربع میل حسب صراحت ذیل کردی گئی۔

	رقبہ بر ختم ۱۳۲۵ف بحساب مربع میل	رقبہ بر ختم ۱۳۲۶ف بحساب مربع میل
(۱) صحرائے محصورہ	۷۰۷۳٫۰۸	۷۰۶۸٫۲۲
(۲) صحرائے کشادہ یا غیر مصرحہ	۲۹۵۰٫۳۶	۲۸۹۹٫۲۸
میزان	۱۰۰۲۳٫۴۴	۹۹۶۷٫۵۰

نظر ثانی شدہ قانون صحرا کے مطابق جنگلات محفوظ قائم کرنے کی کارروائی اختیار کی گئی۔ اور مواضع جنگلات کے انتخاب اور ان کی حد بندی کا بھی آغاز کیا گیا۔

حدبندی

۳۴ سال زیر رپورٹ میں بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۱۳۸۶،۹۷ میل کے ۸۲۱،۶۰ میل رقبہ کی جدید حد بندی عمل میں لائی گئی۔ جس سے اُن حدود کا مجموعی طول جن کی حد بندی اب تک ہوئی ہے ۶۳۹۹،۴۰ میل ہوگیا۔ حد بندی کی اوسط لاگت فی میل بمقابلہ سال ماسبق کے عہ کے عہ پڑی۔

سڑکیں اور عمارات

۳۵ ڈویژن نرمل میں گھوڑے کے جانے کا ایک جدید راستہ بنایا گیا اور ہنمکنڈہ۔ کریم نگر۔ اور گلبرگہ میں بنڈی کے موجودہ راستوں کی درستی کی گئی۔ اور موجودہ عمارات کی خفیف سی مرمت بذریعہ سررشتہ جاوبہ کے خرچ سے عمل میں لائی گئی۔ اور جنگلات کی عمارات کی مرمت و نگہداشت پر سررشتۂ تعمیرات کے توسط سے (عہ) کی رقم صرف کی گئی۔

جرائم جنگلات

۳۶ جنگلات کے مقدمات تصفیہ طلب کی مجموعی تعداد بشمول بقایائے سال ماسبق ۱۲۴۵۸ تھی۔ جن میں سے ۴۷۲۹ کا تصفیہ کیا گیا اور ختم سال پر ۷۷۲۹ مقدمات تصفیہ شدنی باقی رہ گئے۔ جرمانوں سے بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے عہ کے عہ کی رقم وصول ہوئی۔ بہ دوران سال زیر رپورٹ جو ۲۷ مقدمات عدالتہائے فوجداری میں دائر کئے گئے تھے اُن میں سے ۱۴ فیصل ہوئے منجملہ جن کے ۱۱ مقدمات میں اثبات جرم ہوا۔

حفاظت از آتش زدگی

۳۷ (عہ) ایکر سے اوپر رقبہ کو آتش زدگی سے محفوظ رکھنے کی کوشش عمل میں لائی گئی اور ۹۹ فیصدی سے اوپر رقبہ موثر طور پر محفوظ رکھا گیا اس حفاظت کے مصارف کی اوسط حلقۂ شرقی کے تقریباً (۲) پائی فی ایکر سے حلقۂ غربی کے فی ایکر ۱۳ پائی سے اوپر تک مختلف تھی۔

حسب معمول مویشی سے جنگلات کی بہت کم حفاظت عمل میں لائی گئی۔ چنانچہ مجموعی رقبہ میں سے صرف ۳۱،۵۹ مربع میل یا ۰،۴۴ فیصدی رقبہ میں بہ دوران سال زیر رپورٹ بنچرائی مسدود کی گئی۔

سلوِکلچر" یعنے روئیدگی جنگلات

دفعہ ۳۸ قدرتی دوبارہ روئیدگی کی حالت برسات نیں اچھی تھی لیکن چرائی کی کثرت اور آتش زدگی سے برباد ہوگئی۔ جنگلات کے جو قطعات چرائی سے بند کئے گئے تھے اُن میں ٹھونٹ سے دوبارہ روئیدگی اچھی ہوئی۔
مصنوعی دوبارہ روئیدگی کے متعلق جو بعض کوششیں کی گئیں گو اُن کا دائرۂ عمل بالکل مختصر تھا تاہم اُن کے عمدہ نتائج مترتب ہوئے سال زیر رپورٹ میں بوز ویلیا تھوریفیرا یعنے اندوک کے تاسنے کے متعلق بھی تجربے کئے گئے۔ لیکن جب تک سال دو سال برابر یہ تجربے نہ کئے جائیں گے اُس وقت تک کوئی قطعی نتائج مترتب نہیں ہوں گے۔

قطع و برید

دفعہ ۳۹ پیداوار کلاں کے متعلق تمام اضلاع میں بجز ہنمکنڈہ۔ کریم نگر۔ نلگنڈہ۔ لکشٹی پیٹھ۔ گلبرگہ اور محبوب نگر کی ڈویژن کے بالکل سادے ورکنگ پلان اور اُس سے بھی بڑھکر سادہ طریق سے چوبینہ کی قطع و برید کا کام جاری کیا گیا اور جہاں صحیح و سالم بنڈاٹ کا جنگل موجود نہیں تھا وہاں عام طور پر باری باری سے ٹھونٹ کی صورت میں درخت کاٹنے کا طریقۂ علاج جاری کیا گیا۔ صحرائے کشادہ میں اجازت لیکر درختوں کے اُکھاڑنے کا طریقہ جاری رکھا گیا۔
پیداوار بالنس کے رقبہ جات کا اور جنگلات کی پیداوار خفیف مثل گوند اور میوہ جات کے جمع کرنے کا تعہد اکٹھا تین سال کے لئے دیا گیا۔ اب لاکھ کا ہراج نہیں ہوتا اور انتظام ایسا کیا گیا ہے کہ جنگلات کی صنعت کے طور پر لاکھ کی پیداوار کو ترقی دی جائے۔ مقامی پرورش کنندگان کرم ہائے ریشم کو زیادہ کفایت کے اور زمانہ حال کے طریقوں سے آگاہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن کارگر نہیں ہوئی۔

پیداوار کلاں

دفعہ ۴۰ فروخت ہیزم وچوبینہ سے بشمول کوئلہ جو آمدنی ہوئی اس کی مقدار بمقابلہ سال ماسبق کے ([illegible]) کے ([illegible]) تھی جو چوبینہ رعایا نے بر بناء حقوق حاصل کیا اُس کی مالیت ۱۳۲۵ف کے

سنہ فصلی	نقرہ		طلا	
	مالیت	محصول درآمد	مالیت	محصول درآمد
۱۳۲۵ف	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۳۲۶ف	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

چوری سے مال لانیکے مقدمات

۴۷ سال زیر رپورٹ میں بشمول ان ۴۲ مقدمات کے جو ۱۳۲۵ف کے اختتام پر زیر تصفیہ تھے چوری سے مال لانے کے فیصل شدنی مقدمات کی مجموعی تعداد (۱۵۱) تھی - منجملہ جن کے (۹۵) کا تصفیہ کیا گیا اور ختم سال پر (۵۶) مقدمات تصفیہ طلب باقی رہ گئے تصفیہ شدہ (۹۵) مقدمات میں سے (۷۴) مقدمات میں ملزمین بری کئے گئے اور (۲۱) مقدمات میں مال گرفتار شدہ [illegible] روپیہ میں ہراج کیا گیا - جن میں سے ([illegible]) روپیہ مخبروں کو بطور انعام عطا کئے گئے اور باقی کی رقم بحق سرکار جمع کی گئی -

مصارف سررشتہ

۴۸ سال زیر رپورٹ میں سررشتہ کروڑگیری پر بمقابلہ سال ماسبق کے [illegible] کے [illegible] کی رقم صرف ہوئی - وصولات کروڑ گیری پر اس کے اخراجات کی فیصدی بہ مقابلہ سال ماسبق کے ۱۱ ، ۱۲ ، ۱۴ تھی -

عام بیان

۴۹ محصول کروڑ گیری کی جو شرحیں نصف صدی کے اوپر زمانہ گزرا مقرر کی گئیں تھیں وہی چند خفیف سی تبدیلیوں کے سوا آج تک بدستور چلی آرہی ہیں اور برٹش گورنمنٹ کے عہد نامہ کی رو سے (۵) فیصدی کی حد کے اندر اندر اُن میں جو رد و بدل کرنے کا اختیار حاصل ہے اس کو مقامی فنون اور صنعتوں کی حفاظت اور اُن کی ترقی کے متعلق ممالک غیر کے مصنوعات اور اعلےٰ درجہ کی تنظیم بیرونی تجارت کی زبردست مسابقت سے مقابلہ کرنے کے لئے بطور ایک کارآمد

آلہ کے کام میں لانے کی کبھی کوئی کوشش عمل میں نہیں لائی گئی ہے۔ کروڑ گیری کی شرح محصول میں دست اندازی نہ کرنے کی ایک وجہ یہ تھی کہ یہ ایک مشکل امر تھا کہ شرح محصول میں اس طرح ردو بدل کیا جاتا کہ اس سے حیدرآباد اور سکندرآباد کے محصول خانوں کی آمدنی کروڑ گیری پر جو علاقہ صرفخاص میں داخل کی جاتی ہے برا اثر نہ پڑنے پاتا۔ گزشتہ سال بمنظوری حضرت اقدس و اعلےٰ ان دونوں محصول خانوں کی سالانہ آمدنی کا اوسط متعین کرنے اور سال بسال اس اوسط آمدنی کے مساوی رقم بلا لحاظ اس کے کہ اس میں کچھ کمی ہو علاقہ صرفخاص کو ایصال کئے جانے کا انتظام کیا گیا تھا اور علاقہ صرفخاص کو اس مزید رقم کے پانے کا بھی مستحق قرار دیا گیا تھا جو آمدنی میں اوسط مقررہ سے بڑھکر بیشی ہونے سے حاصل ہو۔ اس انتظام سے جس سے علاقہ صرفخاص کو کسی قسم کا نقصان پہنچنے کی اچھی طرح حفاظت ہوگئی ہے علاقہ دیوانی کو کروڑ گیری کی شرح محصول میں کمی و بیشی کرنے کی آزادی مل گئی ہے۔ بہر حال محصول کروڑ گیری کی شرح کی نظر ثانی سردست جنگ کے باعث ملتوی کردی گئی ہے۔

فصل ہفتم

علاقہ جات وارڈز

تعداد علاقہ جات

۵۰۔ گزشتہ رپورٹ نظم و نسق میں سررشتہ مالگزاری کی اطلاع کی بنا پر ۱۳۲۵ف کے اختتام پر ان علاقہ جات کی تعداد جو کورٹ آف وارڈز کی نگرانی میں تھے ۵۶ بیان کی گئی تھی۔ لیکن اب معلوم ایسا ہوتا ہے کہ صحیح تعداد (۵۷) ہے ۱۳۲۶ف کے دوران میں (۷) علاقے کورٹ آف وارڈز کے زیر نگرانی لئے گئے اور (۴) ہم ... علاقہ ... گزشت

کئے گئے۔ اس طرح سال زیر رپورٹ کے اختتام پر کورٹ کے زیر انتظام کل (۶۰) علاقے تھے۔

جمعبندی

۵۱ علاقہ جات زیر انتظام کورٹ آف وارڈز کی خالص جمع کی مقدار ۱۳۲۶ف میں [illegible] سے [illegible] پر ترقی کر گئی۔

آمد و خرچ

۵۲ ۱۳۲۵ف کے اختتام پر کل علاقہ جات وارڈز کی نقدی سلک بشمول اُن رقوم کے جو نفع آور کاموں پر لگی ہوئی ہیں ([illegible]) تھی۔ سال زیر رپورٹ کے بابت جو کل آمدنی بقدر ([illegible]) وصول ہوئی اُس کو ملا کر اگر دیکھا جائے تو ۱۳۲۶ف کے بابت علاقہ جات وارڈز کے سرمایہ کی مجموعی مقدار [illegible] تھی۔ [illegible] کی اس رقم کو ملا کر اگر دیکھا جائے جو سود پر چلائی گئی تھی تو اس سررشتہ کے مصارف کی مقدار ([illegible]) اور جو رقم بطور سلک باقی رہی اُسکی مقدار [illegible] تھی۔

قرضہ جات ذمگی علاقہ جات وارڈز

۵۳ ([illegible]) کی اس رقم کو منہا کرنے کے بعد جو بہ دوران سال زیر رپورٹ قرضہ جات کے تصفیہ میں دی گئی ۱۳۲۶ف کے اختتام پر وارڈز کے مسلمہ قرضہ جات کی مجموعی مقدار ([illegible]) تھی۔

فیس اور اخراجات انتظام

۵۴ سال زیر رپورٹ میں علاقہ جات وارڈز سے نگرانی کی فیس کے بابت ([illegible]) کی رقم وصول ہوئی اور جو رقم عملہ پر خرچ ہوئی اس کی مقدار ([illegible]) تھی اخراجات عملہ اور نگرانی کی فیس کی نیصدی علاقہ جات زیر نگرانی کورٹ آف وارڈز کی مجموعی آمدنی پر مقابلہ سال ماسبق کے ۴ و ۹ کے ۲ و ۱۲ تھی۔

اصلاحات عامہ

۵۵ سال زیر رپورٹ میں عمارات اور تالابوں اور باؤلیوں کی تعمیر و مرمت پر بمقابلہ سال ماسبق کے [illegible] کے [illegible] کی رقم [illegible] گئی۔

پیمائش بندوبست

۵۶ ۱۳۲۵ف سے علاقہ جات وارڈز کی باقاعدہ پیمائش

اور بندوبست کرانے کے متعلق باضابطہ کوشش کی جا رہی ہے۔ پیمائش کی ایک جماعت خاص طور پر اس کام پر متعین اور مہتمم بندوبست کے زیر نگرانی کارگزار ہے۔ سال زیر رپورٹ میں (۱۷) مواضع کی جن کا رقبہ [illegible] ایکر تھا پیمائش اور ۲۵ مواضع کی جنکا رقبہ [illegible] ایکر تھا جمعبندی کی گئی نیز (۱۵) مواضع میں نظر ثانی اور تقسیم اراضی بلحاظ نوعیت کا کام انجام دیا گیا۔ سال زیر رپورٹ میں جماعت پیمائش کے متعلق [illegible] کی رقم خرچ میں آئی۔

وارڈز کی تعلیم

۵۷ف ۱۳۲۶ف میں بشمول ۳۷ لڑکیوں اور ۴ فاتر العقل لڑکوں کے کل ۱۲۰ وارڈز کورٹ آف وارڈز کی زیر نگرانی تھے جن میں سے ۳۵ کو مدرسۂ عالیہ میں ۳۰ کو دیگر سرکاری و خانگی مدارس میں اور ۴ کو خانگی طور پر تعلیم دلائی جاتی تھی کورٹ آف وارڈز کے دارالاقامہ میں ۳۵ طلبہ مقیم تھے۔

سال زیر رپورٹ میں ۵ لاکھ روپیہ کے صرف سے ایک جدید دارالاقامہ تعمیر کئے جانے کی منظوری سرکار سے شرف صدور لائی۔

فصل ہشتم

❖

باؤلیات آبپاشی

باؤلیوں کی تعداد اور لاگت

۵۸ف اضلاع پربھنی اور بیدر سے قطع نظر کرکے جن کے متعلق ضروری اعداد وصول نہیں ہوے بہ دوران ۱۳۲۶ف مملکت میں کل (۷۲۹) باؤلیاں بصرف [illegible] کھودی گئیں۔ اوسط لاگت فی باؤلی [illegible] پڑی۔ باؤلیوں کی مقدار لاگت [illegible] (ضلع کریم نگر) سے لیکر [illegible] (ضلع عثمان آباد) تک مختلف تھی۔

رقبہ زیر باؤلیات آبپاشی

۵۹ف جدید باؤلیوں سے کل [illegible] ایکر رقبہ کی آبپاشی ہوئی۔

❖

باب سوم

فصل اول

مجلس وضع آئین و قوانین

هیئت ترکیبی

٦٠ مجلس وضع آئین و قوانین کی هیئت ترکیبی میں به دوران سال زیر رپورٹ کوئی رد و بدل نہیں ہوا ۔

قوانین پاس شدہ

٦١ مجلس وضع آئین و قوانین نے ١٣٢٦ف میں دو اجلاس کئے اور ایک قانون یعنے قانون صحرا پاس کیا ۔

مسودات زیر منظوری

٦٢ ١٣٢٦ف کے اختتام پر مجلس کے زیر غور مندرجہ ذیل مسودات تھے ۔

(١) قانون صفائی ۔
(٢) قانون اسٹامپ ۔
(٣) قانون رجسٹری ۔
(٤) قانون ترمیم میعاد سماعت ۔
(٥) دستور العمل صفائی اضلاع ۔
(٦) ترمیم مجموعہ تعزیرات ۔
(٧) ترمیم مجموعہ ضابطہ دیوانی ۔
(٨) قانون افواج ۔

فصل دوم

(ب)

عدالت دیوانی

نظماء عدالت و اراکین مجلس عدالت العالیہ

۶۳ ۱۳۲۶ف کے اختتام پر نظماء عدالت دیوانی کی تعداد بمقابلہ سال ماسبق کے ۱۴۸ کے ۱۵۱ تھی اس بیشی کا سبب یہ تھا کہ تین منصفیاں علی الترتیب رائچور۔ گیورائی اور بسمت میں قائم کی گئیں۔ نواب نظامت جنگ بہادر ایم۔ اے بیرسٹرایٹ لا سال زیر رپورٹ کی کل مدت میں باستثناء ایک مہینے (من ابتداء ۱۱ر خورداد لغایتہ ۱۰ر تیر) کے جبکہ وہ رخصت پر تھے اور اُن کی جگہ رائے بالمکند بی۔ اے رکن مجلس عدالت العالیہ منصرانہ مامور ہوے تھے بدستور منصرم میر مجلس رہے مولوی سید ہاشم بلگرامی ایم۔ اے بیرسٹرایٹ لا رکن مجلس عدالت العالیہ نے ۲۷ر اسفندار کو انتقال کیا لیکن اُن کے انتقال سے جو جگہ خالی ہوی تھی وہ دوران سال زیر رپورٹ میں معمور نہیں کی گئی۔

مخاصمت

۶۴ سال زیر رپورٹ میں بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۱۵۰۸۸ کے ۱۵۶۲۰ مقدمات دیوانی دائر ہوے ۵۳۲ مقدمات کی بیشی عدالت ہاے منصفی اور عدالتہاے صوبہ میں ہوی جیساکہ ذیل کی تفصیل سے ظاہر ہوگا۔

	۱۳۲۵ف	۱۳۲۶ف
عدالت ہاے منصفی	۸۲۹۲	۹۸۸۰
" تحصیل	۱۸۲۷	۱۶۸۳
" دیوانی بلدہ	۲۴۵۵	۲۱۰۲
" دیوانی اضلاع	۲۴۷۷	۱۹۱۴
" صوبہ	۳۷	۴۱
میزان	۱۵۰۸۸	۱۵۶۲۰

دعاوی مقدمات کی مجموعی مالیت بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے [illegible] کے [illegible] تھی۔

دیوانی مرافعات کی مجموعی تعداد بمقابلہ سال ماسبق کے ۱۲۱۹ کے ۱۳۰۴ تھی۔

انفصال مقدمات

۶۵ - بشمول مقدمات بقایا و نیز اُن مقدمات دوبارہ دائر شدہ کے جو ایک مرتبہ خارج ہو چکنے یا ترمیم یا مزید تحقیقات وغیرہ کے بعد دیگر عدالتوں سے منتقل یا واپس ہو کر آئے کل مقدمات فیصل شدنی کی تعداد ۳۵۶۹۱ تھی اُن میں سے بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۲۰۱۹۴ کے ۲۱۲۳۱ مقدمات فیصل ہوئے۔ مقدمات فیصل شدہ میں سے ۹۰۳۴ یا ۴۲٫۰۲ فیصدی کا تصفیہ بعد بحث ہوا۔ مقدمات بلا بحث میں سے ۲۰۳۶۲ یا ۴۲٫۰۴ فیصدی مقدمات میں یک طرفہ ڈگری صادر کی گئی۔ مقدمات فیصل شدہ بذریعہ ثالثی کی تعداد بمقابلہ سال ماسبق کے ۲۳ کے ۱۲ تھی۔ مقدمات منفصلہ بعد بحث کا اوسط دوران ۱۳۲۵ف کے ۱۰۴ ایام سے بڑھکر ۱۳۲۶ف میں ۳۵۰ ایام اور مقدمات منفصلہ بلا بحث کا اوسط دوران ۱۶۶ ایام سے ترقی کر کے ۲۲۰ ایام ہو گیا مقدمات کا اوسط دوران عدالتہائے صوبہ میں سب سے بڑھکر رہا جو مقدمات بعد بحث میں ۱۹۷ ایام اور مقدمات بلا بحث میں ۵۴۴ ایام تھا اور سب سے کم اوسط دوران عدالت اسپشل مجسٹریٹ یلندو کے مقدمات کا تھا جو مقدمات بعد بحث اور بلا بحث میں علی الترتیب ۴۴ اور ۹۸ ایام تھا۔

جسقدر مقدمات مرافعہ سال زیر رپورٹ میں فیصلہ طلب تھے اُن کل میں سے ۲۶۳۵ یا بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۶۱٫۷۷ فیصدی کے ۶۳٫۰۶ فیصدی مقدمات کا فیصلہ ہوا۔ فی مرافعہ اوسط دوران بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۱۶۵ ایام کے ۱۶۳ ایام رہا۔

اجرائی ڈگری

۶۶ - اجرائے ڈگری کی ۲۲۴۶۳ درخواستوں میں سے (۱۲۲۷۸) یا ۵۴٫۶۶ فیصدی کا تصفیہ کیا گیا بمقابلہ اس کے ۱۳۲۵ف میں (۱۲۲۱۰) یا ۵۵٫۹۰ فیصدی درخواستوں کا تصفیہ کیا گیا تھا۔ ختم ۱۳۲۶ف پر جو درخواستیں بلا تصفیہ باقی رہ گئی تھیں ان میں سے ۶۳۹۷ زائد از شش ماہ زیر تصفیہ چلی آرہی تھیں۔ سال زیر رپورٹ میں ۲۰ مدیون قید اور ۵۷ گرفتار کئے گئے۔ ۱۸۶۱ جائدادوں کی قرقیاں عمل میں آئیں۔ ۱۰۴ جائداد ہائے منقولہ اور ۲۱۷ جائداد ہائے غیر منقولہ دائر نیلام ہوئیں۔

مجلس عدالت العالیہ

۶۷ - ۱۳۲۶ف میں مجلس عدالت العالیہ کے اجلاس ابتدائی پر ۲۵ مقدمات پیش ہوئے۔ بشمول بقایا اور جو مقدمات بطور دیگر رجوع ہوئے اُن کو ملا کر مقدمات تصفیہ طلب کی تعداد بمقابلہ سال ماسبق کے ۱۱۴ کے ۹۶ تھی۔ جن میں سے ۴۰ کا

تصفیہ کیا گیا۔ مقدمات بعد بحث اور بلا بحث کا اوسط دوران علی الترتیب ۲۹۹ اور ۱۶۴ ایام تھا بمقابلہ اس کے سال ماسبق میں ان دونوں قسم کے مقدمات کا اوسط دوران ۴۷۲ اور ۲۰۷ ایام رہا تھا۔ جو مرافعات بغرض تصفیہ مجلس عدالت العالیہ کے اجلاس متفقہ پر پیش ہوئے ان کی تعداد ۴۹۳ تھی جنمیں سے ۳۳۱ یا ۶۷،۱ فیصدی فیصل ہوئے بمقابلہ اس کے ۱۳۲۵ف میں ۵۱۲ یا ۸۷،۷ فیصدی مقدمات کا فیصلہ ہوا تھا۔ ۴۷ مرافعات بوجہ انقضائے میعاد و سقم قانونی وغیرہ خارج کئے گئے ۱۰ میں باہمی مصالحت ہوگئی۔ ۱۶ تحقیقات مزید کی غرض سے واپس کئے گئے اور ۷ مقدمات دوسری عدالتوں میں منتقل کئے گئے۔ ۱۴۱ مقدمات میں عدالتہائے ماتحت کا فیصلہ بحال رہا۔ ۴۹ مقدمات میں ذیلی عدالتوں کے فیصلے منسوخ کئے گئے۔ اور ۴۱ مقدمات کے فیصلوں میں ترمیم کی گئی۔ مجلس عدالت العالیہ کے اجلاس کامل پر ۱۰۴ مقدمات بغرض انفصال پیش ہوئے منجملہ جن کے بمقابلہ سال ماسبق کے ۷۷ کے ۵۴ کا تصفیہ کیا گیا ۴۲ مقدمات میں اجلاس متفقہ کے فیصلے بحال رہے۔ ۳ میں منسوخ ہوئے اور ۲ میں ترمیم کی گئی۔ باقی ماندہ مرافعات میں سے ۴ مرافعے بغرض تحقیقات واپس کئے گئے اور ایک مرافعہ دوسری عدالت کو منتقل کیا گیا۔ ۱۹ مرافعے بوجہ انقضائے میعاد اور سقم قانونی خارج کئے گئے۔ اور ۳ میں باہمی مصالحت کی اجازت دی گئی۔ بشمول بقایا متفرق درخواستوں کی تعداد جو اجلاس کامل پر پیش ہوئیں ۲۸۱ تھی جن میں سے ۲۳۵ کا تصفیہ کیا گیا۔ سال زیر رپورٹ میں نظر ثانی کی صرف ایک درخواست پیش ہوئی اور اس کا تصفیہ کردیا گیا۔

آمدنی **۹۸** ۱۳۲۶ف میں عدالت ہائے دیوانی کی کل آمدنی کی مقدار بمقابلہ سال ماسبق کے [illegible] کے [illegible] تھی۔

امتحانات **۹۹** امتحان جوڈیشل میں ۲۴ ۳ امیدوار شریک ہوئے منجملہ جن کے صرف ۷ نے کامیابی حاصل کی۔ ۲۱ امیدواروں نے امتحان وکالت درجۂ اول میں اور ۱۰ نے امتحان وکالت درجۂ دوم میں شرکت کی جن میں سے دو نے امتحان اول الذکر میں اور ایک نے امتحان ثانی الذکر میں کامیابی حاصل کی۔ ۱۸۰ امیدوار امتحان وکالت درجۂ سوم میں شریک ہوئے جنمیں سے ۱۴ کامیاب ہوئے۔

متفرق **۱۰۰** بہ تعمیل احکام مجریہ ۱۳۲۵ف دربارہ عطائے

اختیارات عدالتی بہ علاقہ جات غیر سرکاری ۱۳۲۶ف میں مندرجۂ ذیل عدالتیں علاقہ جات جاگیر و پائیگاہ میں قائم کی گئیں ۔

نام علاقہ	عدالت سشن		عدالت ضلع		عدالتہائے درجۂ اول		عدالتہائے درجۂ دوم		عدالتہائے درجۂ سوم	
	دیوانی	فوجداری	دیوانی	فوجداری	دیوانی	فوجداری	دیوانی	فوجداری	دیوانی	فوجداری
پائیگاہ سرخورشید جاہ بہادر	۱	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
راجہ مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر	۰	۰	۰	۰	۱	۱	۱	۱	۰	۰
راجہ شیوراج بہادر	۱	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
نواب حسام الملک خانخاناں بہادر	۱	۱	۲	۲	۰	۰	۳	۳	۰	۰
نواب شوکت جنگ بہادر	۰	۰	۰	۰	۲	۲	۰	۰	۰	۰
نواب بہرام الدولہ بہادر	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲	۲	۰	۰
نواب شاہ یار جنگ بہادر	۰	۰	۱	۱	۰	۰	۱	۱	۰	۰
سمستان پالونچہ	۰	۰	۱	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰
سمستان امرچنتہ	۰	۰	۱	۱	۰	۰	۱	۱	۰	۰
نواب محمد طاہر علیخاں بہادر	۰	۰	۰	۰	۱	۱	۰	۰	۰	۰
نواب سید لشکر خاں بہادر	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱	۱
نواب علی یار جنگ بہادر	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱	۱
راجہ راؤ رنبھا	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱	۱

فصل سوم

عدالت فوجداری

نظماء عدالت فوجداری ف ۱۔ ۱۳۲۶ف میں نظمائے عدالت فوجداری کی تعداد بمقابلۂ سال ماسبق کے ۲۰۸ کے ۲۱۱ تھی - اس بیشی کی وجہ یہ تھی کہ رائچور - گیورائی اور بسمت میں اک ایک یعنی کل تین[۳] جدید عدالتیں قائم کی گئی تھیں۔

مقدمات متدائرہ ف ۲۔ سال زیر رپورٹ میں بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۱۵۰۸۰ کے ۱۴۹۶۶ مقدمات فوجداری دائر ہوئے - کمی کلیتۃً عدالت فوجداری بلدہ کے مقدمات میں تھی۔ مرافعات متدائرہ کی تعداد بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۱۰۹۹ کے ۱۲۴۶ تھی۔

انفصالِ مقدمات ف ۳۔ بقایا اور اُن مقدمات کو ملاکر جو بطور دیگر نمبر پر لئے گئے کل مقدمات فوجداری فیصلہ طلب کی تعداد بمقابلۂ سال ماسبق کے ۱۷۰۴۹ کے ۱۷۲۱۳ تھی - جن میں سے بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۱۵۸۵۱ یا ۹۲٫۶۹ فیصدی کے ۱۵۹۴۳ یا ۹۲٫۶۶ فیصدی کا تصفیہ کیا گیا - مقدمات کا اوسط دوران بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے (۵۰) ایام کے (۵۲) ایام تھا۔ اشخاص زیر دریافت کی مجموعی تعداد بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۴۱۷۱۵ کے ۴۵۶۴۵ تھی ۴۴۳۶۴ اشخاص کے مقدمات کا تصفیہ کیا گیا۔ ۶۰۸۰ اشخاص کے مقابلہ میں اثبات جرم ہوا۔ ۳۷۴۵ اشخاص کو مختلف المیعاد قید کی سزا دی گئی ۲۳۰۸ اشخاص پر جرمانہ کیا گیا اور ۳۰ اشخاص کے تازیانے لگائے گئے - سال زیر رپورٹ میں جن گواہوں کی شہادتیں، قلبند کی گئیں ان کی مجموعی تعداد ۹۰۸۰۰ ۲۴ تھی جن میں سے ۱۲۲۴ اشخاص صرف اجرائی وارنٹ پر حاضر آئے - سال زیر رپورٹ

میں بشمول بقایاء مرافعات فیصلہ طلب کی مجموعی تعداد بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۱۲۶۷ کے ۱۴۴۰ تھی۔ جن میں سے بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۱۰۷۷ یا ۸۵ فیصدی کے ۱۱۰۶ یا ۸۲٫۳ فیصدی کا تصفیہ کیا گیا۔ مرافعات کا اوسط دوران ۸۵ ایام سے ۸۹ ایام پر ترقی کرگیا۔

مجلس عدالت العالیہ

۴۷۔ ۱۳۲۵ف کے اختتام پر جو ۸ مقدمات زیر تصفیہ تھے ان کو ملاکر بمقابلہ سال ماسبق کے ۲۸ کے ۱۲ مقدمات ۱۳۲۶ فصلی میں مجلس عدالت العالیہ کے اجلاس ابتدائی پر پیش تھے جن میں سے ۸ کا مجلس عدالت العالیہ نے باختیار خود فیصلہ کیا۔ ۲ مجلس عدالت العالیہ کے صیغۂ تصحیح کو بھیجے گئے اور ۲ مقدمات ۱۳۲۶ف کے اختتام پر زیر تصفیہ تھے مقدمات نظر ثانی کی تعداد بمقابلۂ سال ماسبق کے ۳۷۳ کے ۳۹۱ تھی۔ منجملہ جن کے ۳۸۸ کا اندرون سال فیصلہ کیا گیا اور ۳ مقدمات ۱۳۲۶ف کے ختم پر فیصلہ طلب باقی رہ گئے۔ مجلس کے صیغۂ مرافعہ میں بمقابلۂ ۱۳۲۵ف کے ۳۸۴ کے کل ۲۹۵ مقدمات پیش ہوئے جن میں سے بمقابلہ سال ماسبق کے ۳۸۴ کے ۲۸۹ مقدمات کا تصفیہ کیا گیا۔ ۱۹۹ مرافعات میں عدالتہائے تحت کا فیصلہ بحال رکھا گیا۔ ۳۴ میں ترمیم کی گئی ۴۷ مقدمات میں فیصلے منسوخ کئے گئے اور ۹ مقدمات عدالتہائے تحت کو بغرض تحقیقات مزید واپس کئے گئے۔ مرافعۂ فوجداری کا اوسط دوران فی مقدمہ بمقابلۂ سال ماسبق کے (۶۲) ایام کے (۴۹) ایام تھا۔ جو مقدمات مجلس عدالت العالیہ میں بغرض منظوری بھیجے گئے ان کی تعداد ۱۰ سے ۲۴ پر ترقی کرگئی۔ جو (۱۳) مقدمات ۲۵ اشخاص سے تعلق رکھتے تھے ان کو مجلس عدالت العالیہ نے بطور خود فیصل کیا اور ۱۱ مقدمات جن سے ۱۵ اشخاص کا تعلق تھا وہ سرکار میں بغرض صدور حکم بھیجے گئے۔ بشمول بقایاء ۱۳۲۶ف میں ۲۸ اشخاص کے مقدمات کے متعلق سرکار کے حکم کا انتظار کیا جارہا تھا دوران سال زیر رپورٹ میں ۱۹ اشخاص کی بابت احکام شرف صدور لائے۔ ۱۱ اشخاص کے مقدمات میں حبس دوام کی منظوری صادر ہوئی۔ ایک شخص بری اور ۴ اشخاص رہا کئے گئے

ایک شخص کے مقدمہ میں قصاص کی منظوری صادر ہوئی اور اس کی تعمیل بھی دوران سال میں کی گئی۔

جو مقدمات مجلس عدالت العالیہ نے باختیار خود فیصل کئے ان میں ایک شخص بری اور ۱۸ رہا کئے گئے۔ ۲ کو قید باشقت کی سزا دی گئی اور ۳ اشخاص بدیں ہدایت عدالت ماتحت کو واپس بھیجے گئے کہ ان کے مقدمات میں تحقیقات مزید عمل میں لائی جائے۔

آمد وخرچ **ف ۷۵** ۱۳۲۶ف میں عدالتہائے فوجداری کی مجموعی آمدنی بمقابلۂ ۱۳۲۵ف کے [illegible] کے [illegible] ہوئی۔

عدالتہائے دیوانی و فوجداری دونوں کی مجموعی آمدنی وخرچ کی مقدار بمقابلۂ سال ماسبق کے [illegible] اور [illegible] کے بالترتیب [illegible] اور [illegible] تھی۔ اس طرح سال زیر رپورٹ میں آمدنی کی مقدار بمقابلۂ خرچ کے بڑھ گئی تھی۔

فصل چہارم

کوتوالی بلدہ

نگرانی **ف ۷۶** بہ دوران سال زیر رپورٹ نواب عماد جنگ بہادر کوتوالی بلدہ کی خدمت پر بدستور مامور رہے۔

تعداد جمعیت **ف ۷۷** ۱۵ دفعداروں اور ۹ سواروں کی جائدادوں کے تخفیف میں آنے کے باعث کوتوالی بلدہ کی جمعیت ۱۳۲۶ف میں بمقابلہ سال ماسبق کے ۲۴ عہدہ داروں اور ۳۳۱۴ جوانوں کے ۲۴ عہدہ داروں اور ۳۲۹۰ جوانوں پر مشتمل تھی۔

برطرفی وغیرہ **ف ۷۸** ۱۳۲۶ف میں بوجہ وظیفہ و انتقال برطرفی۔ فراری ہتدعفا وفوتی جمعیت کوتوالی سے بمقابلہ سال ماسبق کے ۸۹ کے ۶۱۰ اشخاص کے

نام خارج کئے گئے فراریوں کی تعداد ۵۹۵ سے گھٹ کر ۲۶۳ رہ گئی۔

جزا و سزا

ف ۷۹ جملہ تقصیرات کی پاداش میں جن اشخاص کو سزائیں دی گئیں اُن کی فیصدی بمقابلہ سال ماسبق کے ۳۳٫۳ کے ۲۳٫۸ تھی جوانان سزایافتہ برطرفی کی تعداد بہرحال ۱۶۶ سے ترقی کرکے ۱۷۵ ہوگئی۔ سال زیر رپورٹ میں بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۱۷۲ کے ۲۱۹ ترقیاں دی گئیں اور بہ دوران سال زیر رپورٹ کوئی نقد انعام کسی کو نہیں دیا گیا۔

مصارف

ف ۸۰ جمعیت کے مجموعی مصارف کی مقدار بمقابلہ سال ماسبق کے [illegible] کے [illegible] تھی۔ بہ دوران سال زیر رپورٹ وفعداراں و جوانان جمعیت کی تنخواہوں کی شرح میں اضافہ کیا گیا۔

جرائم قابل دست اندازی کوتوالی

ف ۸۱ بہ دوران سال زیر رپورٹ مقدمات صفائی کے علاوہ جرائم قابل دست اندازی کے حقیقی مقدمات کی تعداد بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۲۰۲۵ کے ۱۳۵۵ تھی جن میں سے ۱۶۰ یا ۱۱٫۸ فیصدی (بشمول ۳ مقدمات قتل) جرائم سنگین سے اور ۷۶۰ یا ۵۶٫۰۸ فیصدی جرائم خفیف متعلق بہ جسم یا مال سے تعلق رکھتے تھے اور باقی کے مقدمات متعلق بہ جرائم متفرق تھے۔ مقدمات صفائی میں مزید کمی ہوئی یعنے اُن کی تعداد ۳۲۲۶ سے گھٹ کر ۱۲۹ پر آگئی۔ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ بیرحمی جانوراں کے مقدمات کا چالان اب کوتوالی سے نہیں بلکہ صفائی سے ہوتا ہے۔

سراغرسانی و انسداد جرائم

ف ۸۲ جن مقدمات کا سراغ بہ دوران سال زیر رپورٹ لگا اُن کی فیصدی بمقابلۂ سال ماسبق کے ۵٫۰۹ کے ۸۳٫۸ تھی۔ ۱۱۶۱ چالان شدہ مقدمات میں سے ۱۰۵۶ مقدمات کا تصفیہ کیا گیا۔ مقدمات منفصل شدہ میں سے ۷۲۱ یا ۶۸٫۲ فیصدی مقدمات میں اثبات جرم ہوا۔ بمقابلہ اس کے ۱۳۲۵ف میں

۴۳ر۱۷ فیصدی مقدمات میں سزائیں ہوئی تھیں۔تین مقدمات قتل میں سے دو مقدمات بوجہ عدم ثبوت عدالتوں سے خارج ہوئے اور ایک مقدمہ ۱۳۲۶ف کے اختتام پر زیر تصفیہ تھا۔

مال مسروقہ و بازیافتہ

ف ۸۳۔ ۱۳۲۶ف میں [illegible] کی مالیت کے مال و اسباب چوری جانے کی اطلاع وصول ہوئی۔ جس میں سے [illegible] کی مالیت کا اسباب بازیافت ہوا۔ مال بازیافتہ کی فی صدی بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۸ر۸۷ کے ۱۰ر۸۸ تھی۔

متفرق

ف ۸۴۔ ۱۳۲۶ف میں کوتوالی بلدہ سے خودکشی کی ۲۱ اور مرگ اتفاقی کی ۹۷ وارداتوں کی اطلاع دی گئی۔ مرگ اتفاقی کی وارداتوں کے منجملہ ۱۴ وارداتیں آتش زدگی سے اور ۵۰ وارداتیں غرقابی سے ظہور میں آئیں۔

فصل پنجم

کوتوالی اضلاع

تعداد جمعیت و مقدار خرچ

ف ۸۵۔ ۱۳۲۶ف کے اختتام پر کوتوالی اضلاع کی جمعیت کی تعداد منظورہ بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۱۰۵۱۴ کے ۱۰۵۸۳ عہدہ داراں اور جوانوں پر مشتمل تھی۔ سال زیر رپورٹ میں جوانان کوتوالی کی تنخواہوں میں اضافہ اور تعداد جمعیت میں بیشی کئے جانے کے باعث اخراجات کوتوالی کی مقدار [illegible] سے [illegible] پر ترقی کر گئی۔

تعلیم

ف ۸۶۔ جمعیت ہذا میں خواندہ عہدہ داروں اور سپاہیوں کی مجموعی تعداد علی الترتیب بمقابلہ ۱۳۲۵ف

کے ۱۴۳۴ اور ۴۰۶۶ کے ۱۳۶۲ اور ۴۲۸۹ تھی۔

سزائیں

ف ۸۷ جن عہدہ داروں اور جوانوں کو سررشتہ کوتوالی اور عدالتوں سے سزائیں دی گئیں اُن کی تعداد ۱۱۲۰۳ سے گھٹ کر ۱۱۰۹۷ ہوگئی۔ جمعیت کی حقیقی تعداد کے مقابلہ میں ان سزاؤں کی فیصدی بمقابلۂ سال ماسبق کے ۱۱٫۶ کے ۱۱٫۳ تھی ۱۱۵۱ جرائم میں سررشتہ سے اور ۳۶ میں عدالتوں سے سزائیں دی گئیں بمقابلہ اس کے ۱۳۲۵ف میں ۱۱۷۰ جرائم میں سررشتہ سے اور ۳۳ میں عدالتوں سے سزائیں دی گئیں تھیں۔ سال زیر رپورٹ میں بمقابلہ سال ماسبق کے ۳۲ جوانوں کے دو عہدہ داروں اور ۴۴ جوانوں کا چالان عدالت میں کیا گیا جہاں سے وہ سزایاب ہوئے۔ بمقابلۂ سال ماسبق کی ۱۰۵ کے ۲۴۴ برطرفیاں عمل میں لائی گئیں۔

صلۂ کارگزاری

ف ۸۸ سال زیر رپورٹ میں ہر قسم کے صلوں کی تعداد بمقابلۂ سال ماسبق کے ۴۴۲ کے ۵۰۲ تھی۔ صلوں کی فیصدی بمقابلہ حقیقی تعداد جمعیت کے ۴٫۰۹ سے ترقی کرکے ۴٫۸ ہوگئی

جرائم قابل دست اندازی کوتوالی

ف ۸۹ ۱۳۲۶ف میں جرائم قابل دست اندازی کوتوالی کے سچے مقدمات کی تعداد بمقابلہ سال ماسبق کے ۵۶۳۹ کے ۶۳۶۴ تھی۔ جرائم سنگین کی وارداتوں کی مجموعی تعداد ۲۲۲۷ سے ترقی کرکے ۲۶۳۰ ہوگئی۔ وارداتہائے قتل کی تعداد ۸۶ سے ۱۰۱ پر بڑھ گئی ڈاکوں کی تعداد ۳۹ سے گھٹ کر ۳۷ رہ گئی اور رہزنیوں کی تعداد ۹۸ سے ترقی کرکے ۱۱۲ ہوگئی۔ جرائم خفیف موثر بہ جسم مال (بشمول جرائم متفرق) کی تعداد ۳۳۱۲ سے ۴۷۳۴ پر بڑھ گئی۔

سراغرسانی جرائم قابل دست اندازی کوتوالی

ف ۹۰ بشمول اُن مقدمات کے جو آخر ۱۳۲۵ف پر زیر تفتیش تھے ۱۳۲۶ف میں کل جرائم قابل دست اندازی کوتوالی کے اُن مقدمات کی مجموعی تعداد جن میں کوتوالی کو کارروائی کرنی تھی ۶۹۷۵ تھی جن میں سے ۴۷۵۰ یا

۶۰۹٫۱ فیصدی مقدمات کا سراغ لگا بمقابلہ اس کے سال ماسبق میں ۶۷٫۹ فیصدی مقدمات کا سراغ لگا تھا۔ ۴۶۰۳ مقدمات عدالتوں سے فیصل ہوئے اور ۶۸٫۰۴ فیصدی مقدمات میں سزائیں دی گئیں۔ ۱۳۲۵ف میں ۳۷۶۵ مقدمات فیصل ہوئے تھے اور ۶۳٫۸ فیصدی مقدمات میں سزائیں دی گئی تھیں۔

اشخاص متعلقہ مقدمات کوتوالی

ف ۹۱ جن اشخاص کو کوتوالی نے سال زیر رپورٹ میں گرفتار کیا ان کی تعداد ۷۷۵۶ سے ۸۹۹۴ پر بڑھ گئی۔ جو اشخاص مقدمات چلائے جانے کے بغیر چھوڑے گئے اُن کی تعداد ۶۲۲۳ یا ۷٫۰۰۴ فیصدی تھی۔ جو اشخاص آغاز سال پر زیر حراست تھے بشمول اُن کے دوران سال زیر رپورٹ میں اشخاص زیر حراست کی مجموعی تعداد ۹۲۲۷ تھی۔ جن میں سے ۷۹۰۵ پر مقدمہ چلایا گیا اور ۴۶۲۲۳ پر اثبات جرم ہوا۔ اثبات جرم کی فیصدی بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۵۱٫۳ کے ۵۵٫۹ تھی۔

مال مسروقہ و بازیافتہ

ف ۹۲ ۱۳۲۵ف میں جس مال و اسباب کے چوری جانے کی اطلاع ہوئی اس کی مالیت بمقابلہ سال ماسبق کے [illegible] کے [illegible] تھی۔ جو مال بازیافت ہوا اس کی مالیت بمقابلہ سال ماسبق کے [illegible] کے [illegible] تھی۔ مال بازیافتہ کی فیصدی بمقابلہ سال ماسبق کے ۵۳٫۰۲ کے ۳۸٫۸ تھی۔

جرائم اندرون علاقہ جات جاگیر

ف ۹۳ صدر ناظم کوتوالی کو ابھی تک اسبات کی شکایت ہے کہ جاگیرات سے جرائم کی جو اطلاعیں وصول ہوتی ہیں وہ ناقابل اعتماد اور غیر تشفی بخش ہوتی ہیں۔ علاقہ جات جاگیر میں بمقابلہ سال ماسبق کے ۱۵۵ کے سال زیر رپورٹ میں صرف ۱۲۷ مقدمات کی تفتیش کی گئی۔

سررشتۂ تفتیش جرائم

ف ۹۴ سررشتہ تفتیش جرائم نے بمقابلہ سال ماسبق کے ۳۴۰ کے سال زیر رپورٹ میں ۳۳۰ مقدمات میں کارروائی کی۔ جن میں سے ۳۱۷ یا ۹۶٫۰۶ مقدمات میں اثبات جرم ہوا۔

بمقابلہ اس کے سال ماسبق میں اثبات جرم کی فیصدی ۱ر۶۶ تھی۔

نشان انگشت

ف ۹۵ ۱۹۲۶ء کے اختتام پر نشان انگشت کی ۸۹۳۲۴ چٹیں سررشتۂ کوتوالی میں موجود تھیں۔ سال زیر رپورٹ میں حوالہ جات کی مجموعی تعداد بمقابلہ ۱۹۲۵ء کے ۱۰۷۶۱ کے ۱۱۰۳۱ تھی۔ بمقابلہ سال ماسبق کے ۲۱۹۵ کے ۲۰۰۴ حوالہ جات میں ملزمین کے حالات سابقہ کے سراغ لگنے میں کامیابی ہوئی اس کے علاوہ سابق کے ۲۹ سزایاب اشخاص کے حالات کا انکشاف علاقہ جات غیر کے صیغۂ نشان ابہام سے ہوا۔ ختم سال پر صیغۂ نشان ابہام کی نگرانی میں اقوام جرائم پیشہ کی ۱۴۷ ٹولیاں تھیں۔

حکمنامجات گرفتاری واطلاعنامجات

ف ۹۶ بمقابلہ ۱۹۲۵ء کے ۳۳۹۹۵ کے ۳۲۱۶۱ اطلاعنامجات و حکمنامجات گرفتاری کی تعمیل بذریعۂ کوتوالی عمل میں آئی۔

پولس ٹریننگ اسکول

ف ۹۷ یہ مدرسہ سال زیر رپورٹ کے پورے زمانہ میں مسٹر منوہر لال پوری بی۔اے کے زیر نگرانی رہا۔ ۱۹۲۵ء کے اختتام پر ۱۰۴ عہدہ دار اور ۱۴۴ جوان زیر تعلیم تھے سال زیر رپورٹ میں ۱۰۵ عہدہ دار اور ۱۴۰ جوان مدرسہ میں داخل کئے گئے جس سے ٹریننگ اسکول کے طلبہ کی مجموعی تعداد ۵۱۳ ہوگئی۔ ان میں سے ۴۸ عہدہ داروں اور ۸۹ جوانوں نے آخری امتحان میں کامیابی حاصل کی۔ بوجہ ناکامی امتحان استعفاء اور فوتی فراری وغیرہ ۳۶ عہدہ داروں اور ۸۵ جوانوں کا نام مدرسہ سے خارج کیا گیا۔ اور ۱۹۲۶ء کے اختتام پر ۸۹۔ عہدہ دار اور ۱۳۰ جوان زیر تعلیم رہ گئے۔

جمعیت سکھان

ف ۹۸ سال زیر رپورٹ میں جمعیت سکھاں کی تعداد بمقابلہ سال ماسبق کے ۷۰۵ کے ۹۱۷ تھی اور اس جمعیت کے اخراجات کی مقدار بمقابلہ ۱۹۲۵ء کے [illegible] کے [illegible] تھی

لڑکوں کا ٹریننگ اسکول

ف ۹۹ سال زیر رپورٹ میں ۸۶ اطفال سکھاں اور ۱۰۰ اردلی لڑکے زیر تعلیم تھے۔

سرمایہ پرورش بیوگان

ف ۱۰۰ اس سرمایہ سے ۶۰۰ بیوہ عورتوں کو وظیفہ مل رہا تھا۔

سانپوں وغیرہ کے کاٹنے سے موت

ف ۱۰۱ سال زیر رپورٹ میں سانپوں کے ڈسنے سے بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۶۰۳ کے ۸۰۲ موتیں واقع ہونے کی اطلاع موصول ہوئی۔ دیگر وحشی جانوروں کی وجہ سے بمقابلہ سال ماسبق کے ۲۰ کے ۲۴ موتیں سرزد ہوئیں۔

فصل ششم

مجالس

تعداد مجالس

ف ۱۰۲ بہ دوران ۱۳۲۶ف صدر اور ذیلی مجالس کی تعداد میں کوئی ردّو بدل نہیں ہوا۔

تعداد محبوسین

ف ۱۰۳ سال زیر رپورٹ میں ملزمین زیر دریافت کے علاوہ محبوسین کی کل تعداد ۵۹۰۳ اور اوسط روزانہ کی مقدار ۲۱۹۹ تھی بمقابلہ اس کے ۱۳۲۵ف میں یہ تعداد علی الترتیب ۵۵۶۷ اور ۲۱۱۶ درج ہوئی تھی۔ قیدیان نابالغ کی تعداد ۳۴ سے ترقی کرکے ۳۶ ہوگئی۔ جن میں سے صرف دو بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۹ کے تادیب خانہ جالنہ کو بھیجے گئے۔

تصفیۂ قیدیاں

ف ۱۰۴ ۱۳۲۶ف میں بمقابلۂ سال ماسبق کے ۹ کے ۱۰ اشخاص حبس دوام کی سزا بھگت رہے تھے سال زیر رپورٹ میں ایک مجرم کی گردن ماری گئی۔ ۱۰ قیدی فرار ہوئے جن میں سے ۶ کی گرفتاری عمل میں آئی۔ سال ماسبق میں ۳ قیدی فرار ہوئے تھے اور وہ سب کے سب پھر سے گرفتار ہوگئے تھے۔ سال ماسبق کے ۳۲۶۰ کے مقابلہ میں

بہ دوران سال زیر رپورٹ کل ۳۵۵۹ قیدی رہا کئے گئے جن میں ۱۲۴ وہ قیدی بھی شریک تھے جن کی رہائی بمتابعت فرامین حضروی عمل میں لائی گئی تھی۔

نوعیت و میعاد قید

ف ۱۰۵ سال زیر رپورٹ میں جو ۳۵۹۶ مجرم داخل محابس کئے گئے تھے ان میں سے ۲۷۸۸ کو قید بامشقت کی اور ۸۰۸ کو قید سادہ کی سزا دی گئی ۱۱۶۹ ایک مہینے تک کی اور ۱۸۸۳ ایک مہینے سے اوپر ایک سال تک کی قید کی سزا بھگت رہے تھے۔ جدید مجرمین میں سے ۵۰۱ کے متعلق پتہ لگا کہ وہ پہلے کے بھی سزا یافتہ تھے۔

سزائیں

ف ۱۰۶ جرائم سرزد شدہ قیدیاں میں سے ۳ کے متعلق عدالت سے کارروائی ہوئی اور ۳۰۸ کا تصفیہ عہدہ داران محابس نے کیا۔ ۱۳۲۵ف میں ۸ کے متعلق عدالت نے اور ۳۹۶ کے متعلق عہدہ داران محابس نے تصفیہ کیا تھا۔ سنگین سزاؤں کی تعداد ۶۲ سے ترقی کرکے ۶۷ ہوگئی۔ جو سزائیں محابس کے قیدی عہدہ داروں اور جمعیت برقندازاں کو دی گئی ان کی تعداد علی الترتیب ۹۳ سے گھٹکر ۴۰ اور ۲۵۰ سے کم ہوکر ۱۶۲ ہوگئی۔

معافی سزا وغیرہ

ف ۱۰۷ سال زیر رپورٹ میں نمبروں کے طریقہ کو ملحوظ رکھکر بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۳۶۶ کے ۴۰۲ قیدی رہا کئے گئے۔ قیدی عہدہ داروںکی منظور شدہ تعداد بمقابلہ سال ماسبق کے ۱۴۸ کے ۱۵۹ تھی۔

قیدیان زیر دریافت

ف ۱۰۸ سال زیر رپورٹ میں قیدیان زیر دریافت کی تعداد بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۲۳۰۷ کے ۲۴۸۰ تھی۔ جن کا اوسط روزانہ ۱۰۵۱ یا کل قیدیوں کے مقابلہ میں بمقابلہ سال ماسبق کے ۴۹٫۷ فیصدی کے ۴۷٫۷ فیصدی تھا۔ قیدیان زیر دریافت میں سے ۶ فرار ہوئے جن میں سے دو پھر سے گرفتار کئے گئے۔

آمد و خرچ

ف ۱۰۹ سال زیر رپورٹ میں صدر محبس بلدہ کے مطبع کی تنظیم جدید اور توسیع عمل میں لائی گئی - اور عملاً اس کو جداگانہ طور پر قائم کیا گیا - اس لئے سال زیر رپورٹ میں جس قدر اخراجات مطبع مذکور پر عائد ہوئے اُن سے قطع نظر کرکے سررشتۂ محبس کے خرچ خام کی مجموعی مقدار بمقابلۂ سال ماسبق کے [illegible] کے [illegible] تھی - فی نفر قیدی کے خالص خرچ کی مقدار قیدیوں کی روزانہ اوسط میں زیادتی اور خوراک قیمت میں اضافہ ہونے کے باعث [illegible] سے بڑھ کر [illegible] ہوگئی - محبس اورنگ آباد میں کوتوالی اضلاع کے لئے جو گرگابی جوتے تیار کئے گئے تھے سال زیر رپورٹ میں وہ نہیں خریدے گئے جس سے نقد آمدنی کی مقدار [illegible] سے گھٹ کر [illegible] رہ گئی -

موازنہ حیات و ممات

ف ۱۱۰ قیدیوں کی شرح ممات بمقابلہ سال ماسبق کے فی ہزار کے ۱ر۵۱ کے ۵ر۱۲ تھی - ممات کی مجموعی تعداد ۴۴ تھی - شفاخانجات محابس کے مرجوعات کی تعداد ۱۰۴۳۶ سے ترقی کرکے ۱۱۹۰۶ ہوگئی - طبی عملہ کے اخراجات کی مقدار بمقابلہ سال ماسبق کے [illegible] کے [illegible] تھی -

تادیب خانہ جالنہ و دارالمجذومین

ف ۱۱۱ تادیب خانہ جالنہ اور دارالمجذومین کے خرچ کی مقدار [illegible] سے گھٹ کر [illegible] ہوگئی ۱۳۲۶ف کے آغاز پر دارالمجذومین میں ۴ جذامی تھے اور دوران سال زیر رپورٹ میں ۴ جذامی اور داخل ہوئے - جن میں سے ۴ خارج کئے گئے اور بقیہ ۴ کو بمنظوری سرکار عالی نظام آباد کے مشنری کی نگرانی میں دیدیا گیا اور سال زیر رپورٹ کے وسط میں دارالمجذومین شکست کردیا گیا

فصل ہفتم

رجسٹری

دفاتر رجسٹری

ف ۱۱۲ بہ دوران سال زیر رپورٹ مملکت ہذا میں دفاتر

سڑکیں

ف ۱۱۷ صفائی کی زیر نگرانی سڑکونکا طول ۱۱ر۹۹ میل تھا سڑکوں کی نگہداشت کا اوسط خرچ فی میل ۱۳۲۵ف کے ۱۳۶ عہ ۶ر۱ر کے ۱۱۴ عہ ۳ر۱۵ر تھا۔

بدررو

ف ۱۱۸ ۱۳۲۵ف کے ختم پر صفائی کے زیر انتظام کل ۲۱۶۰۷ ۴ فٹ موریاں تھیں۔ اب دوران سال زیر رپورٹ ۱۰۱۳۸ر۵ فٹ جدید موریاں تعمیر ہوئیں۔

روشنی

ف ۱۱۹ اب ۱۷ میل ۷ فرلانگ اور ۸۰ گز سڑکوں پر برقی روشنی کیجاتی ہے۔ ۱۳۲۶ف کے اختتام پر مٹی کے تیل کے قندیلوں کی تعداد بمقابلۂ سال ماسبق کے ۱۱۱۷ کے ۱۸۰۲ تھی اوسط خرچ فی قندیل بمقابلہ سال ماسبق کے ۱۳ عہ ۲ر کے ۸ عہ ۶ر پڑا۔

چھڑکاؤ

ف ۱۲۰ ۱۳۲۶ف میں ۶۰۴۴۷ فٹ سڑکوں پر بصرف ۱۸ عہ ۱۱ر چھڑکاؤ کیا گیا۔

متفرق

ف ۱۲۱ اندرون حدود صفائی آتش زدگی کی ۳۰ وارداتیں ہوئیں جن میں ۱۸ عہ روپیہ کی مالیت کے مال کا نقصان ہوا۔ سررشتہ صفائی سے ۸۴۱۴ آوارہ کتے ہلاک کئے گئے مسالخ صفائی میں ۱۵۹۰۲ مویشی اور ۲۵۸۱۵۸ بھیڑیں ذبح کی گئیں۔ جرائم صفائی کے متعلق ۴۱۱۴ مقدمات چلائے گئے منجملہ جن کے ۴۰۳۸ میں اثبات جرم ہوا۔ جرمانہ سے جو رقم وصول ہوئی اس کی تعداد ۳۰۸ عہ ۸ر تھی۔ عمارات جدید کی تعمیر اور عمارات قدیم کی توسیع کے لئے ۳۹۷۵ درخواستیں گزریں منجملہ جن کے ۲۵۱۷ منظور کی گئیں۔

فصل نہم

لوکلفنڈ

مجالس لوکلفنڈ کی تعداد اور ہیئت ترکیبی

ف ۱۲۲ سال زیر رپورٹ میں مجالس لوکلفنڈ کی

تعداد اور ہیئت ترکیبی میں کچھ ردو بدل نہیں ہوا۔

آمد و خرچ

ف ۱۲۳ سال زیر رپورٹ کے آغاز پر لوکلفنڈ کی نقدی سلک کی مقدار [illegible] تھی سال زیر رپورٹ میں کل آمدنی کی مقدار پولس سیس کی رقم کے علاوہ جو دیہی پولس کے اخراجات کے لئے سررشتۂ کوتوالی کے تفویض کردی گئی ہے بمقابلہ سال ماسبق کے [illegible] کے [illegible] تھی۔ اس بیشی کی صریح وجہ صرف یہ ہے کہ [illegible] کی معتد بہ رقم سرکاری خزانہ سے قصبۂ گلبرگہ کی آبرسانی کے کاموں کی تعمیر کے لئے بطور امداد عطا فرمائی گئی۔ سال زیر رپورٹ میں سررشتہ لوکلفنڈ کے اوپر جو خرچ عائد ہوا اس کی مجموعی مقدار بمقابلہ سال ماسبق کے [illegible] کے [illegible] تھی۔

فصل دہم

فوج

مصارف

ف ۱۲۴ سنہ ۱۳۲۶ف میں سررشتۂ فوج پر بمقابلۂ سال ماسبق کے [illegible] کے [illegible] کی رقم صرف میں آئی۔ اس میں وہ مزید اخراجات جو جنگ کے باعث عائد ہوئے یا امپریل سروس ٹروپس متعینہ مصر کے وہ مصارف جن کے متعلق تین (۳) لاکھ روپیہ ماہانہ کی رقم بطور خاص گورنمنٹ آف انڈیا کو ایصال کی جاتی ہے شریک نہیں ہیں۔

جمعیت بیقاعدہ

ف ۱۲۵ جمعیت بیقاعدہ کی تعداد (۱۱۶۳۱) اور اس کے خرچ کی مقدار بمقابلہ سنہ ۱۳۲۵ف کے [illegible] کے

[illegible] تھی ۳۶۷۱ سپاہی اضلاع کے بچہرہ چوکی پر تعینات تھے اور باقی کے بلدہ میں مقیم تھے۔

جمعیت باقاعدہ

ف ۱۲۶۔ ۱۳۲۶ف میں جمعیت باقاعدہ کی تعداد (۲۲۷۳) اور اس کے خرچ کی مقدار بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے [illegible] کے [illegible] تھی سپاہیوں کی عمر بحساب اوسط (۳۰) سال قد و قامت ۵ فٹ ۵ ۳/۴ انچہ اور سینہ کی ناپ ۳۲ انچہ تھی۔ سال زیر رپورٹ میں (۶۴۸) رنگروٹ بھرتی کئے گئے۔ ۹۴ اشخاص کی علٰحدگی وظیفہ یا انعام پر عمل میں آئی اور ۳۰۶ اشخاص کا نام بوجہ فوتی فراری و استعفا جمعیت سے خارج کیا گیا۔

گولکنڈہ برگیڈ

ف ۱۲۷۔ گولکنڈہ برگیڈ کی جمعیت کی تعداد (۱۳۳۸) اور خرچ کی مقدار بمقابلہ سال ماسبق کے [illegible] کے [illegible] تھی۔ سپاہیوں کا قد و قامت بحساب اوسط ۵ فیٹ ۵ انچہ اور سینہ کی ناپ ۳۲ انچہ تھی۔ ۱۳۷ اشخاص بھرتی کئے گئے ۴۲ اشخاص کی علٰحدگی وظیفہ یا انعام پر عمل میں لائی گئی۔ اور ۵ اشخاص کا نام بوجہ فراری یا برطرفی جمعیت سے خارج کیا گیا۔

امپریل سروس ٹروپس

ف ۱۲۸۔ امپریل سروس ٹروپس کی دو لانسرز رجمنٹوں کی جمعیت کی تعداد (۱۲۶۴) اور مجموعی خرچ کی مقدار بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے [illegible] کے [illegible] تھی قد و قامت بحساب اوسط ۵ فیٹ ۵ انچہ اور سینہ کی ناپ ۳۰ انچہ تھی۔ سال زیر رپورٹ میں ۲۱۳ رنگروٹ بھرتی کئے گئے۔ اور ۱۱۳ اشخاص وظیفہ یا انعام پر علٰحدہ کئے گئے۔ اور ۵ اشخاص فوت ہوئے۔

جمعیت نظام محبوب

ف ۱۲۹۔ نظام محبوب رجمنٹ کی تعداد ۱۱۴۸ اور اُسکے مصارف کی مقدار بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے [illegible] کے [illegible] تھی۔

مخزن

ف ۱۳۰۔ باروت خانہ سرکاری پر بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے [illegible] کے [illegible] کی رقم صرف ہوئی۔

باب چہارم

پیداوار و تقسیم

فصل اول

زراعت

نگرانی

ف ۱۳۱ — بہ دوران سال زیر رپورٹ مسٹر جان کینی نظامت زراعت کے عہدہ پر بدستور مامور رہے۔

کارہائے مزرعہ جات

ف ۱۳۲ — سال زیر رپورٹ میں سررشتہ زراعت کی جانب سے پربھنی۔ کاماریڈی۔ آکیر اور محبوب نگر میں ایک ایک یعنی کل چار مزرعے قائم تھے۔ روئی کے قلم لگانے کے تجربوں میں خاصی کامیابی ہوی۔

کاماریڈی میں چھوٹے پیمانہ پر جو کاشت نیشکر کی گئی تھی وہ کامیاب رہی گو اس کی ابتدائی حالت میں کیڑوں نے اور اس کے بعد ٹڈوں نے اس پر یورش کی تھی۔

آکیر میں قسم ایری کے ریشم کی پیداوار کی حالت اچھی معلوم ہوتی تھی اور اس کا رواج بسرعت بڑھتا جارہا تھا جبکہ طاعون کے پھیلنے کے

باعث ریشم کے کیڑوں کی جانب سے لوگوں کے بے پروائی برت کر مکانات سے نکل جانے کی وجہ سے اس میں عارضی طور پر رکاوٹ پیدا ہوگئی تھی۔

مزرعۂ پربھنی کے مہتمم نے ایک مفید تجربہ کی کوشش کی جو شاید ملک کے مرہٹواڑی حصہ کے لئے اقتصادی لحاظ سے وقیع ثابت ہوگا۔ سال ماسبق میں فصل خریف کے طور پر مزرعہ مذکور میں مونگ پھلی کی کاشت ہو چکنے کے بعد سال زیر رپورٹ میں مہتمم مذکور نے کپاس کی قطاروں کے درمیان اسکی کسی قدر اور کاشت کی۔ ان دونوں فصلوں کی حالت اچھی رہی اور انہوں نے رعایا پر یہ بات ثابت کردی کہ ایک ہی رقبہ میں کس طرح دو منفعت بخش فصلیں پیدا کر کے بچت کثیر نکالی جاسکتی ہے۔

ایک خانگی علاقہ میں بمقام منوہرآباد سررشتۂ زراعت کی مدد سے خانہ باغ کے طور پر ایک مزرعہ قائم کیا گیا۔ جس میں نیشکر۔ مونگ پھلی۔ کبوڈیہ روئی اور بید انجیر کی کاشت کامیابی کے ساتھ کی گئی۔ اس سے رعایا کو شالی کے (۷۰) ایکر رقبہ میں فاسفیٹ کا تجربہ کرنے کی رغبت پیدا ہوئی۔

گورانی روئی

۱۳۳ سال زیر رپورٹ میں بارش سے نقصان پہنچنے کے باعث خالص تخم پنبہ کی بڑی مقدار جس کی ضرورت تھی۔ نہیں خریدی جاسکی۔ اس کام کے لئے سرکاری طور پر جو [illegible] کی رقم کی گنجایش رکھی گئی تھی اس میں سے صرف [illegible] کی رقم صرف میں آئی۔ تخم پنبہ کی اس قدر مقدار جو [illegible] ایکر کے لئے مکتفی ہوسکتی تھی تعلقہ پربھنی میں تقسیم کی گئی۔ خالص گورانی روئی کے تخم کو استعمال میں لانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ روئی کی پیداوار کی نسبت فیصدی بمقابلہ کرکھیلی کے ۲۶؍۲۵ کے پربھنی میں ۲۹ فیصدی پر بڑھ گئی۔

چھوٹے ریشہ کی روئی کی قیمت سے بڑھکر لمبے ریشہ کی روئی کے قیمت ملنے کے متعلق سررشتۂ زراعت کی جو توقعات تھیں وہ سال زیر رپورٹ میں بر نہیں آئیں بمبئی کی گرنیوں کے مالکوں نے اسبات پر رضامندی ظاہر کی تھی کہ وہ اپنے گماشتوں کو غیر صاف شدہ روئی کو مخلوط روئی کی مروجہ قیمت سے بڑھکر قیمت پر خریدنے کے لئے بھیجیں گے۔ ان کے گماشتے بہرحال مقامی ساہوکاروں سے

مل گئے۔ اول تو انہوں نے فی کھنڈی لمبے ریشہ کی روئی کی قیمت مخلوط روئی سے (۱۲ روپیے) بڑھ کر لگائی۔ پھر چند ہی روز میں ایک ہی قیمت وہ دونوں قسم کی روئی کی لگانے لگے۔ علاوہ بریں جالنہ میں اول تو مخلوط روئی سے بڑھ کر قیمت پر لمبے ریشہ کی روئی کو قبول نہیں کیا گیا اور بعد میں اس کے لینے سے بالکل ہی انکار کردیا گیا۔ ناگپور کی گرنیوں کے مالکوں نے بالآخر بازار کی قیمتوں پر فی کھنڈی (عصاں) سے (للعہ) روپیہ تک بڑھا کر تمام روئی خریدلی اور جو مشکل پیش آنے والی تھی وہ اس طرح رفع ہوگئی۔

متفرق ۱۳۴ سال زیر رپورٹ میں کیڑوں کے دفعیہ کی غرض سے پانی چھڑکنے کے پمپوں کے متعلق رعایا کی متعدد درخواستیں پیش ہوئیں۔ سررشتۂ زراعت کی جانب سے جوار کی کلونس دور کرنے کے لئے سلفیٹ آف کاپر (مرکب گوگرد و مس) کی ۲۰۰۰ پڑیاں تقسیم کی گئیں۔

سال زیر رپورٹ میں حیدرآباد کی صدر انجمن زراعت کے رسالہ "رہبر مزارعین" نے بہت کچھ توجہ حاصل کی اور انجمنہائے زراعت کی تعداد میں بھی خفیف سی بیشی ہوئی۔

فصل دوم

موسم و فصل

بارش ۱۳۵ مملکت ہذا میں موسم باراں کا آغاز جون (امرداد) اور سرکاری سال کی ابتداء اکٹوبر (آذر) میں ہوتی ہے لہذا کسی ایک سال

فصلی کی خاص فصول کا انحصار سال ماسبق کی بارش کے موسم پر ہوتا ہے تختہ ذیل سے سال زیر رپورٹ کے موسم بارش کے متعلق بارش کی مقدار بقید شہور ظاہر ہو گی۔

شہور موسم بارش	مقدار بارش بحساب انچہ
جنوب غربی مانسون	
مئی و جون (تیر و امرداد)	۶٫۹۶
جولائی (شہریور)	۱۳٫۰۸
اگست (مہر)	۴٫۴۵
ستمبر (آبان)	۹٫۱۲
شمال مشرقی مانسون	
اکٹوبر (آذر)	۸٫۰۹
نومبر (دے)	۲٫۴۷
میزان مقدار بارش بابت موسم مانسون	۴۴٫۱۷
میزان مقدار بارش بابت یکسال از مئی تا اپریل (از تیر تا خورداد)	۴۷٫۲۸

موسم ۱۳۲۶ف

<u>۱۳۶ و</u> ۱۳۲۵-۲۶ف میں بارش بمقدار کثیر ہوئی۔ جس کا اوسط مملکت ہذا میں بمقابلہ سال ماسبق کے ۴۴٫۳۵ انچ کے ۴۷٫۲۸ انچ تھا بارش کے موسم کا آغاز معمولی وقت پر ہوا۔ اس کی ابتدائی علامتوں کے ہمت افزا ہونے کے باعث خریف کی تخم ریزی مستعدی کے ساتھ شروع کی گئی۔ لیکن مسلسل اور زور کی بارش کی وجہ سے اضلاع گلبرگہ۔ اورنگ آباد بیڑ۔ رائچور۔ بیدر۔ ورنگل اور عثمان آباد کے کچھ حصوں میں جولائی کے تیسرے ہفتہ سے تین ہفتہ تک زرعی کاروبار بند رکھنے پڑے۔ اگست میں فصل خریف کو بارش کے تسلسل اور افراط کے باعث اور ضلع رائچور میں ٹڈیوں سے

بھی کسی قدر نقصان پہنچا۔ شالی کی اگیتی فصل کو جس کی حالت بجز اضلاع نظام آباد و نلگنڈہ کے جہاں اسکو جھولا مار گیا تھا بالعموم کہیں خاصی اور کہیں اچھی تھی ماہ نومبر میں اضلاع گلبرگہ۔ رائچور۔ محبوب نگر۔ میدک اور نلگنڈہ میں زور کی اور مسلسل بارش سے سخت نقصان پہنچا۔ اور ضلع رائچور میں اس مصیبت سے نجات دینے کے لئے لوکلفنڈ سے [illegible] کی رقم منظور کی گئی۔ بارش کی کثرت اور اس کے تسلسل سے کاشت پنبہ کو بھی بیحد نقصان برداشت کرنا پڑا۔ بحیثیت مجموعی موسم مساعد نہ تھا۔ رقبہ زیر کاشت پنبہ میں [illegible] ایکڑ کی کمی ہوئی اور دوسری طرف بزور روغن دار اور گندم کے رقبہ میں علی الترتیب [illegible] ایکڑ اور [illegible] ایکڑ رقبہ کا اضافہ ہوا۔

رقبہ مزروعہ و پیداوار فصول

ف ۱۳۷ تختۂ ذیل سے رقبۂ زیر کاشت اور خاص خاص فصول کی پیداوار کی صراحت بمقابلۂ سال ماسبق کے اعداد کے ہوگی۔

سنہ فصلی	پنبہ: رقبہ زیر کاشت بحساب ایکڑ	پنبہ: اندازہ پیداوار بحساب گٹھے	بزور روغن دار: رقبہ بحساب ایکڑ	بزور روغن دار: پیداوار بحساب ٹن	گندم: رقبہ بحساب ایکڑ	گندم: پیداوار بحساب ٹن
۱۳۲۵ ف	[illegible]	۶۱۶۶۳۴	[illegible]	۱۲۷۲۹۸	[illegible]	۷۴۸۴۵
۱۳۲۶ ف	[illegible]	۷۰۶۷۰۳	[illegible]	..	[illegible]	۱۲۵۸۷۳

فصل سوم

مجالس قرضہ امداد باہمی

نگرانی

۱۳۸ مسٹر خان عبدالمجید خاں رجسٹرار مجالس کی خدمت پر بدستور مامور رہے۔

مجالس

۱۳۹ مجالس کی تعداد ۴۰۵ سے ترقی کر کے ۲۹۵ ہوگئی۔ منجملہ جن کے دو سنٹرل بنک ۲۶۵ زرعی اور ۲۸ غیر زرعی مجالس ہیں۔

اراکین

۱۴۰ امرداد ۱۳۲۶ف کے آخر پر اراکین کی مجموعی تعداد ۶۲۵۵ تھی۔ جن میں سے ۲۶۲ سنٹرل بنک حیدرآباد۔ ۵۲۳۰ مجالس زرعی اور ۷۵۷ مجالس غیر زرعی سے تعلق رکھتے تھے۔

سنٹرل بنک

۱۴۱ دوران سال زیر رپورٹ ایک سنٹرل بنک اورنگ آباد میں اور ۳ مزید سنٹرل بنک جالنہ۔ نلگنڈہ اور ورنگل میں قائم کئے گئے لیکن ۳۱۔ امرداد تک انہوں نے کام شروع نہیں کیا تھا۔ سنٹرل بنک حیدرآباد کے ادا شدہ حصہ سرمایہ کی مقدار [illegible] تھی اور [illegible] کی رقوم بطور امانت اس میں جمع تھیں۔ دوران سال زیر رپورٹ سنٹرل بنک سے مجالس امداد باہمی کو [illegible] کی رقم قرض چلائی گئی اور [illegible] کی رقم مجالس

مذکور سے واپس وصول ہوئی ۔ بنک کو [illegible] روپیہ کا منافع ہوا۔

مجالس دیہی

۱۴۲ ۔ ۱۳۲۶ف کے دوران میں اراکین کو [illegible] روپیہ کی رقم قرض دی گئی ۔ جس میں سے ۱ر۳۴ فیصدی قرضہ جات قدیم کی ادائی کے لئے ۹ر۲۳ فیصدی مویشی کے خریدنے کی غرض سے اور بقیہ رقم مختلف اغراض کے پورا کرنے کے لئے تھی ۔ قرض دی ہوئی رقوم میں سے اراکین نے مجالس کو [illegible] روپیہ کی رقم ادا کی ۔ ۱۳۲۶ف میں مجالس کو [illegible] روپیہ کا منافع ہوا۔

مجالس غیر زرعی

۱۴۳ ۔ سال زیر رپورٹ میں تین (۳) مجالس غیر زرعی بہ مقام رائچور ۔ اورنگ آباد ۔ و پربھنی اور ۲۲ مجالس دفاتر حیدرآباد میں قائم کی گئیں ۔

فصل چہارم

کارخانہ جات

روئی کی گرنیاں اور کارخانے

۱۴۴ ۔ مملکت ہذا کی سوت کاتنے اور کپڑا بننے کی گرنیوں کی تعداد میں کچھ ردو بدل نہیں ہوا جو مثل سابق (۳) رہی ۔ لیکن روئی صاف کرنے اور اس کے گٹھے بنانے کے کارخانوں کی تعداد ۱۳۲۵ف کے ۱۶۳ سے ترقی کر کے ۱۳۲۶ف میں ۱۷۱ ہوگئی ۔

دیگر کارخانجات

۱۴۵ف چاول کی ۴ اور آٹے کی ۲ جدید گرنیوں کو ملاکر جو سال زیر رپورٹ میں قائم ہوئیں روئی کے کارخانوں کے علاوہ اور دوسرے کارخانوں کی مجموعی تعداد ۳۲۶ سلا ف کے اختتام پر بمقابلۂ سال ماسبق کے ۹۸ کے حسب صراحت ذیل ۱۰۸ تھی۔

آٹے کی گرنیاں	۶۲
چاول کی گرنیاں	۳۴
پانی کو بذریعۂ پمپ چڑہانے کا کارخانہ	۱
ریشم کی گرنی	۱
بھٹیات (ڈسٹلری)	۵
کارخانۂ کوہلو سازی	۱
کارخانہ برف سازی	۲
آہنی اشیاء ڈہالنے کا کارخانہ	۲
سوڈا لمنیڈ وغیرہ کا کارخانہ	۱
میزان	۱۰۸

نگرانی کارخانہ جات

۱۴۶ف سال زیر رپورٹ میں کلوں اور بائلروں کے انسپکٹر نے ۲۶۳ کارخانوں کا معائنہ کیا جن میں ۲۳۹ بائلر تھے بہ مقابلہ اِس کے ۳۲۵ سلاف میں ۲۶۰ کارخانوں کا معائنہ کیا گیا تھا جن میں ۲۴۷ بائلر تھے۔ ۱۶ کارخانے اور ۱۸ بائلر اس وجہ سے بلا معائنہ رہ گئے کہ اُن کے مالکوں نے طاعون پھیلنے کے باعث انہیں بندکررکھا تھا۔ فیس معائنہ سے ۳۳۱۵ ؎ کی رقم وصول ہوئی۔ سال زیر رپورٹ میں کوئی حادثہ نہیں ہوا۔ نئے اور پُرانے بائلروں کے متعلق اطلاع، موصول ہوئی کہ انہوں نے قابل اطمینان طریق سے کام دیا۔

فصل پنجم

تجارت

موازین تجارت

۱۴۷ء مملکت آصفیہ کے موازین تجارت سررشتۂ کروڑگیری اور ریلوے کے تختہ جات پر مبنی ہیں ۔

درآمد و برآمد

۱۴۸ء ۱۳۲۶ف میں جس قدر مال کی درآمد و برآمد ہوئی اُسکی مالیت کی صراحت (بدرجہ ہزار) تختۂ ذیل سے سال ماسبق کے بالمقابل ہوگی

اشیاء	درآمد سنہ ۱۳۲۵ف	درآمد سنہ ۱۳۲۶ف	اشیاء	برآمد سنہ ۱۳۲۵ف	برآمد سنہ ۱۳۲۶ف
پارچہ	۲۰۸۵۵	۱۸۸۴۵	غلہ	۱۶۹۱۶	۱۱۸۴۹
دہاگہ	۶۷۵۷	۷۵۸۵	کنجد	۵۲۲۳	۳۵۱۴
نمک	۳۴۶۷	۴۲۲۳	پنبہ	۴۷۸۲۸	۳۶۸۷۶
ریشم	۱۰۶۷	۱۲۱۰	تخم کتان	۵۲۱۴	۴۵۶۵
شکر و قند سیاہ	۴۹۶۶	۴۶۹۱	تخم بید انجیر	۸۶۰۴	۹۹۷۰
میوہ جات	۲۲۴۷	۱۸۴۴	ولایتی مونگ	۲۸۱۰	۱۶۱۸
چھالیہ	۱۲۴۴	۱۲۰۷	نیل	۲۷۴	۹۵۱
ظروف برنجی و مسی	۳۳۰	۱۶۵	تیل اور گھی	۱۸۰۸	۲۰۶۰
مویشی	۲۳۷۴	۲۲۷۰	چوبینہ	۹۰۰	۹۲۳
لوہا	۹۳۶	۷۵۴	پارچہ	۴۰۰	۲۳۲
چوبینہ	۶۳۴	۵۸۰	چرم	۴۹۰۰	۵۱۲۸
نقرہ	۱۲۴۰	۵۵۵	مویشی	۳۳۲۱	۳۴۷۳
طلا	۳۵۹۲	۵۵۴۶	دیگر اشیاء	۱۹۵۸۶	۹۹۰۷
دیگر اشیاء	۱۹۴۶۸	۲۲۵۶۶	میزان	۱۱۷۷۸۴	۹۱۰۶۶
میزان	۶۵۱۷۷	۷۲۰۴۲	قیمت اشیاء معافی	۲۴۰۸	۱۴۳۵
قیمت اشیاء معافی	۲۷۹۳۷	۲۸۵۶۶	صدر میزان	۱۲۰۱۹۲	۹۲۵۰۱
صدر میزان	۹۳۱۱۴	۱۰۰۶۰۸			

۱۳۲۶ف میں مملکت ہذا کی تجارت کی مجموعی مالیت بمقابلہ سابق کے ۶۰۶،۳۳۱۲ لاکھ روپیہ کے ۹۰۶،۱۳۱۹۱ لاکھ روپیہ تھی۔ درآمد میں بیشی ہوئی۔ جس کو برآمد کی کمی نے کالعدم کردیا۔ اسکا بڑا سبب تجارت کی وہ مخصوص کساد بازاری تھی جو جنگ کی وجہ سے پیدا ہوگئی تھی۔ نہ صرف اُن ہی ممالک کے بازار بند ہوگئے تھے جو جنگ میں مصروف تھے بلکہ جہازوں اور ریل گاڑیوں کی قلت کے باعث دوسرے ممالک کے ساتھ بھی تجارت ماند پڑ گئی تھی۔

خاص خاص اشیاء جنکی درآمد وبرآمد بذریعۂ ریل عمل میں آئی

۱۴۹ تختۂ ذیل سے سال زیر رپورٹ کے متعلق بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے اُن خاص خاص اشیاء کی مقدار بحساب ٹن ظاہر ہوگی جن کی درآمد وبرآمد بذریعۂ ہز اکزالٹڈ ہائینس دی نظامس گارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے عمل میں آئی۔

اشیاء	در آمد		بر آمد	
	۱۳۲۵ف	۱۳۲۶ف	۱۳۲۵ف	۱۳۲۶ف
	ٹن	ٹن	ٹن	ٹن
بٹا اور بے بٹا دھاگہ	۱۲۹۰	۲۵۷۸	+	+
پارچہ	۲۵۰۸	۱۱۸۷	+	+
غلہ	۴۶۵۰	۱۱۸۳۶	۶۳۹۳۷	۵۷۲۹۷
نمک	۳۱۲۹۵	۵۴۷۹۹	+	+
شکر اور قند سیاہ	۸۰۳۳	۱۳۴۵۹	+	+
لوہا	۲۶۸۸	۳۹۴	+	+
پنبہ	+	+	۴۳۱۶۲	۲۷۹۷۲
بزور روغن دار	+	+	۱۹۸۳۶	۴۴۳۸۴
تخم بید انجیر	+	+	۴۴۸۷۴	۷۶۱۹۳
چوبینہ	+	۴۴۲۶	+	+
مٹی کا تیل	۶۸۲۳	۱۰۳۶۸	+	+
کوئلہ	+	۷۱۹	+	۴۲۱۱۷۵
متفرق	۹۸۳۷	۵۷۷۱	۷۳۳۹۳	۶۵۴۴۰
میزان	۶۷۱۲۴	۱۰۵۵۳۷	۲۴۵۲۰۲	۶۹۲۴۷۱

تعمیرات عامہ

چیف انجینیر

۱۵۰ مسٹر الیف - ای - گوئتھر سی - آئی - ئی - سال زیر رپورٹ کے پورے زمانہ تک چیف انجینیر کے عہدہ پر بدستور مامور رہے۔

شاخ عام

۱۵۱ ۱۳۲۶ف کے پورے زمانہ میں مسٹر کرامت اللہ خاں بی - اے و الیف - سی - ایچ نظامت شاخ عام کے منصب پر بدستور کارگزار رہے۔

مصارف عملہ

۱۵۲ سال زیر رپورٹ میں شاخ عام کے عملہ کے خرچ کی مجموعی مقدار بمقابلۂ ۱۳۲۵ف کے [illegible] کے [illegible] تھی مصارف عملہ کی فیصدی بمقابلہ کل مصارف کار ہائے شاخ عام سال ماسبق کے ۱۹۶۲ کے مقابلہ میں ۸۶۷۱۶ تھی۔

اخراجات کار ہائے شاخ عام۔

۱۵۳ ۱۳۲۶ف کے موازنہ میں کار ہائے تعمیر کیلئے [illegible] کی رقم شریک کی گئی تھی جس میں سے [illegible] کی رقم حقیقی طور پر صرف ہوئی - بمقابلہ اسکے سال ماسبق میں ان دونوں رقموں کی مقدار علی الترتیب [illegible] اور [illegible] تھی سال زیر رپورٹ کے خرچ کی تفصیل یہ تھی کہ [illegible] کی رقم عمارات پر [illegible] کی رقم سڑکوں پر اور [illegible] کی رقم آبرسانی پر صرف کی گئی۔

عمارات

۱۵۴ عمارات کے مجموعی خرچ کی منجملہ [illegible] یا ۴۷۶۵۶۷ فیصدی رقم تعمیر کے کار ہائے ابتدائی پر اور باقی کی رقم نگہداشت اور مرمت پر صرف کی گئی جو خاص عمارات زیر تعمیر تھیں وہ مجلس عالیہ عدالت کی جدید عمارت اور بلدہ کے مدرسۂ فوقانیہ کی عمارت تھی۔

شوارع

۱۵۵ء سال زیر رپورٹ میں آمد و رفت کیلئے ۸۰ میل جدید سڑکیں جاری ہوئیں جن سڑکوں کی نگہداشت سررشتہ تعمیرات کے متعلق ہے اُن کی مجموعی مسافت ۲۲۶۸ میل تھی۔ سڑکوں کے مجموعی خرچ میں سے [illegible] یا ۶۸۰۶ فیصدی رقم سڑکوں کی تعمیر و مرمت پر اور باقی کی رقم اُن کی نگہداشت پر صرف ہیں آئی۔

مختلف صوبہ جات میں سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کے خرچ کی مقدار حسب ذیل تھی۔

گلشن آباد میدک	(۲۰۳۵۰ مربع میل رقبہ)	[illegible]
اورنگ آباد	(۱۹۲۶۸ مربع میل)	[illegible]
گلبرگہ	(۲۲۱۱۰ مربع میل)	[illegible]
ورنگل	(۲۰۹۷۰ مربع میل)	[illegible]

آبرسانی

۱۵۶ء آبرسانی اورنگ آباد کیلئے موازنہ میں [illegible] کی گنجایش رکھی گئی تھی اور اس پر حقیقی خرچ جو عائد ہوا اسکی مقدار [illegible] تھی۔ آبرسانی گلبرگہ کی منظورہ برآورد کی رقم [illegible] تھی سال زیر رپورٹ میں اس میں سے [illegible] کی رقم صرف کی گئی۔

شاخ آبپاشی

نگرانی

۱۵۷ء کامل سال زیر رپورٹ میں مسٹر میر احمد علی ایف۔سی۔ایچ شاخ آبپاشی کی نظامت پر بدستور مامور رہے۔

مصارف عملہ

۱۵۸ء ۱۳۲۶ ف میں عملۂ آبپاشی پر بمقابلہ ۱۳۲۵ ف کے [illegible] کے [illegible] کی رقم صرف ہوئی۔

مصارف کارہائے آبپاشی

۱۵۹ء کارہائے آبپاشی پر جو رقم صرف کی گئی اسکی مجموعی مقدار بمقابلہ ۱۳۲۵ ف کے [illegible] کے [illegible] تھی منجملہ جسکے [illegible] کی رقم ابتدائی کاموں اور اُن کی درستی پر

[illegible] کی رقم کار ہائے ترمیم پر [illegible] کی رقم نگہداشت پر [illegible] کی رقم عمارات (بنگلہ جات معائنہ ۔ مکانات عہدہ داراں اور کچہریوں وغیرہ) پر اور بقیہ رقم متفرق مدات میں صرف کی گئی ۔

عثمان ساگر پراجیکٹ

۱۶۰ ھ به دوران سال زیر رپورٹ عثمان ساگر پراجیکٹ پر جو رقم صرف ہوئی اسکی مجموعی مقدار [illegible] تھی جسمیں سے [illegible] کی رقم عثمان ساگر کی تعمیر پر اور بقیہ رقم عملہ پر خرچ کی گئی ؎

دیگر کار ہائے آبپاشی

۱۶۱ ھ ۱۳۲۶ف میں مندرجۂ بالا کاموں کے علاوہ حسب ذیل کام بھی جاری تھے جن میں سے ہر ایک کی برآورد دو لاکھ روپیہ سے اوپر کی ہے ؎

لکھنا وارم پراجیکٹ تالاب رامپا ۔ چنٹل چندا پراجیکٹ اور محبوب نہر پراجیکٹ

کارگزاری سررشتۂ آبپاشی

۱۶۲ ھ سال زیر رپورٹ میں کار ہائے آبپاشی کے متعلق جن میں نگہداشت بھی شریک تھی ۲۰۷ برآوردات [illegible] ناظم آبپاشی کے پاس پیش کی گئی تہیں ۔ ضروری مرمتوں کے متعلق جو برآوردات پیش ہوئی تہیں اُن کی تعداد (۱۳۲) اور ان کی لاگت [illegible] تھی عملہ متعلقہ موازین نے ضلع ورنگل کے تالابوں کے متعلق اطلاعیں بہم پہنچائیں ۱۳۲۶ف کے اختتام تک کل ۴۹۹۱ کنٹوں اور تالابوں کے متعلق موازین فراہم کئے گئے ۔

جماعت درستی تالاب وکنٹہ نے اضلاع ورنگل ۔ میدک ۔ نلگنڈہ اور محبوب نگر میں ۱۵۶ تالابوں کی پیمائش کا کام انجام دیا اور ۱۱۲ برآوردات تیار کیں

شاخ حفظان صحت

۱۶۳ ھ عثمان ساگر سے حیدر آباد اور سکندرآباد میں پانی کی سربراہی کئے جانیکی اسکیم کو جسکی لاگت کا اندازہ ساٹھ لاکھ روپیہ کیا گیا ہے دے ۱۳۲۵ف میں پیشگاہ سرکار سے شرف منظوری بخشا گیا ۱۳۲۶ف کے دوران میں تقسیم آب کی اس اسکیم پر [illegible] کی رقم خرچ کی گئی آبرسانی حیدر آباد کے لئے جو سال زیر رپورٹ میں

حفظان صحت کے انجینر کے زیر نگرانی تھا موازنہ میں [illegible] کی رقم شریک کی گئی تھی اور [illegible] کی رقم صرف میں آئی تھی۔

حفظان صحت کے انجینر کی حیثیت آبرسانی اضلاع کے متعلق سرکار میں بطور ایک مشورہ دہندہ انجینر (کنسلٹنگ انجینر) کے ہے ضروری اخراجات کی سربراہی لوکلفنڈ کی مجتمعہ رقم سے کیجاتی ہے اور کاموں کی اجرائی ناظم تعمیرات شاخ عام کے توسط سے عمل میں آتی ہے۔

تعمیر بدررو ہا — **۱۶۴ ف** سال زیر رپورٹ میں تعمیر بدررؤں کے متعلق جو کام انجام پایا وہ یہ تھا کہ نقشے تیار کئے گئے اور وہ اطلاعات فراہم کی گئیں جو نالیوں اور سطح کے پانی کیلئے موریاں تعمیر کرنیکے اسکیم کی ترتیب کے واسطے ضروری تھیں۔

فصل ہفتم

سررشتۂ ٹیلیفون

سلسلۂ ٹیلیفون — **۱۶۵ ف** ٹیلیفون کے سلسلے ۳۷۵ سے ۳۸۶ پر پڑھ گئے۔

آمد و خرچ — **۱۶۶ ف** ۱۳۲۶ف میں ٹیلیفون کی فیس وغیرہ سے بمقابلہ سال سابق کے [illegible] کے [illegible] کی آمدنی ہوئی اور خرچ کی مقدار بمقابلہ سال سابق کے [illegible] کے [illegible] رہی ۱۳۲۶ف کے بابت ٹیلیفون کے فیس کی بقایا کی مقدار [illegible] تھی۔

فصل ہشتم

ریلوے

ریلوے کی موجودہ مسافت — **۱۶۷ ف** سال مختتمہ ۳۰ ستمبر ۱۹۱۷ء میں مملکت ہذا کی

موجودہ مسافت ریلوے میں ۲۲ ، ۳۳ میل کا اضافہ عمل میں آیا جس سے ریلوے کی مجموعی مسافت حسب صراحت مندرجۂ ذیل ۵۷ ، ۱۰۹۱ میل ہوگئی۔

بڑی پٹڑی کی ریلوے لائن	۱۳ ، ۵۳۰ میل
چھوٹی پٹڑی کی ریلوے لائن	۴۴ ، ۵۴۵ "
تنگ پٹڑی کی ریلوے لائن (۲ فٹ ۶ انچہ)	۳۵ "

سکندر آباد گدگ ریلوے

ف ۱۶۸ سکندر آباد گدگ ریلوے کے حصہ سکندر آباد وگدوال کی تعمیر میں کسیقدر اور ترقی ہوئی اور محبوب نگر سے سٹرک ونپرتی تک ۲۲ ، ۳۳ میل اور لائن ہر قسم کی ٹریفک کیلئے یکم اپریل ۱۹۱۷ء سے کھول دی گئی چونکہ ریلوے کے مستقل راستہ کے لئے جو اشیاء درکار ہوتی ہیں وہ نہیں آسکتی تھیں اسلئے جنگ کے اختتام تک سٹرک ونپرتی (۱۰۴ میل) سے اسطرف گدوال تک پلیٹ بچھانیکا کام ملتوی کردیا گیا ہے حصہ سکندر آباد گدوال (۱۱۷) میل کے سرمایۂ خرچ کا اندازہ [illegible] کرور [illegible] کلدار ہے جس میں سے آغاز کار سے لیکر آخر ستمبر ۱۹۱۷ء تک [illegible] کی رقم صرف کی گئی۔

حادثات

ف ۱۶۹ بڑی پٹڑی کی لائن پر نمبر (۵) اپ پسنجر ٹرین کو ۲۳ جنوری ۱۹۱۷ء کی سہ پہر کو تین بجکر ۴۳ منٹ پر شنکرپلی اور ناگل پلی کے درمیان ۹ میل کے پاس ایک سخت حادثہ پیش آیا چار پہیوں والی دو گاڑیاں ایک درجہ سوم کی گاڑی ایک بریک وان تو بالکل چکنا چور ہوگئیں اور ایک انجن اور ایک بوگی کیبوزٹ (بڑی لمبی گاڑی) پٹڑی سے اتر گئے فائر مین کو ملاکر ۸ آدمی کے سخت اور ۱۰ کے خفیف چوٹ آئی۔ رولنگ اسٹاک (گاڑی وانجن وغیرہ) کو جو نقصان پہنچا اس کا اندازہ [illegible] اور مستقل راستہ کا جو نقصان ہوا اُس کا تخمینہ [illegible] کیا جاتا ہے اس حادثہ کے وقوع کو ریل کے پٹوں کے مڑجانے سے منسوب کیا جاتا ہے

نظامس گارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے میں سرکار عالی کے حصص

ف ۱۷۰ ۱۳۲۶ف میں سرکار عالی نے بڑی پٹڑی کے ریل کے حصص مالیتی ۱۲۷۰۰ پونڈ سودی ۵ فیصدی اور چھوٹی پٹڑی کے ریل کے

ڈبنچر مالیتی ۱۰۱۰۰۰ پونڈ خرید کئے سنہ ۱۳۱۶ف ۱۹۱۶ء اور سنہ ۱۹۱۷ء کے متعلق سرکار عالی کے حصص اور ڈبنچروں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

صراحت	سنہ ۱۹۱۶ء	سنہ ۱۹۱۷ء
	پونڈ	پونڈ
سودی ۵ فیصدی کے ریلوے حصص	۴۳۹۱۳۰	۴۵۱۸۳۰
سودی ۴ فیصدی کے بڑی پٹڑی کے ریل کے ضمانتی ڈبنچر	۸۸۵۰۰	۸۸۵۰۰
سودی ۴ فیصدی کی بڑی پٹڑی کے ریل کے بلا ضمانتی ڈبنچر	۶۰۰۰۰۰	۶۰۰۰۰۰
سودی ½۳ فیصدی کی چھوٹی پٹڑی کے ریل کے ڈبنچر	۳۶۲۰۰۰	۴۶۳۰۰۰

آمدنی

۱۷۱ و بڑی پٹڑی کی واڑی بجواڑہ ریلوے لائن کے متعلق جس کا طول ۱۳٫۳۳۰ میل اور آخر ستمبر سنہ ۱۹۱۷ء تک جس کے سرمایہ صرف شدہ کی مقدار [illegible] تھی آمدنی خام بقدر [illegible] کلدار اور آمدنی خالص بقدر [illegible] ہوی جو بمقابلہ سرمایہ صرف شدہ کے ۷٫۳۲ فیصدی تھی سال ماسبق میں اس فیصدی کی مقدار ۶٫۴۲ تھی حیدرآباد گوداوری ویلی ریلوے (چھوٹی پٹڑی) کی لائن کے متعلق جس کا طول ۱۳٫۳۹۱ میل اور جس کے سرمایہ صرف شدہ کی مقدار آخر ستمبر سنہ ۱۹۱۷ء پر [illegible] تھی کل آمدنی خام بقدر [illegible] اور آمدنی خالص بقدر [illegible] ہوئی جو بمقابلہ سرمایہ صرف شدہ کے ۶٫۰۹ فیصدی تھی سال ماسبق میں اس فیصدی کی مقدار ۶٫۴۴ تھی پورنا ہنگولی (چھوٹی پٹڑی) ریلوے لائن کے متعلق جس کا طول ۵۰٫۳۱ میل اور جس کے سرمایہ صرف شدہ کی کل مقدار [illegible] تھی آمدنی خام بقدر [illegible] اور آمدنی خالص بقدر [illegible] ہوئی جو بمقابلہ سرمایہ صرف شدہ کے ۱٫۳۳ فیصدی تھی اور سنہ [illegible] ف میں اس فیصدی کی مقدار ۱٫۴۷ تھی سال زیر رپورٹ کے اختتام پر سکندرآباد گدگ ریلوے لائن کا بقدر ۱۰۴ میل کی مسافت

کے ہر قسم کے ٹریفک کیلئے افتتاح عمل میں آیا - اس لائن کے اول کے ۰٫۷۸ میل کی مسافت کا افتتاح یکم اکتوبر ۱۹۱۶ء کو اور ۳۳٫۲۲ میل کی مزید مسافت کا افتتاح یکم اپریل ۱۹۱۷ء کو کیا گیا - اس لائن کے سرمایہ صرف شدہ کی مقدار آخر ستمبر ۱۹۱۷ء پر [illegible] کلدار تھی اس لائن کے متعلق جو آمدنی خام بابت سال مختتمہ ۳۰ ستمبر ۱۹۱۷ء ہوئی اسکی مقدار [illegible] تھی اور اس لائن کا کام چلانے کیلئے جو اخراجات عائد ہوئے اُن کی مقدار [illegible] تھی اس طرح اس لائن سے گویا [illegible] کی خالص آمدنی ہوئی۔

سود ضمانتی

دفعہ ۱۷۲ ۱۳۲۶ف میں ریلوے کمپنی نے سرکار عالی کو وہ کل سود ضمانتی واپس ایصال کیا جو سرکار عالی نے ادا کیا تھا اور اسکے ساتھ ہی منافع کی فاضل رقم سے سرکار عالی کو اس کے حصہ کے طور پر بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۱۸۱۳۱۳ پونڈ کے ۴۸۶۴۷ پونڈ کی رقم بھی وصول ہوئی۔

کنٹنجنٹ لائبلٹی اکاؤنٹ یا حساب قرضۂ مشروطی

دفعہ ۱۷۳ ستمبر ۱۹۱۷ء کے آخر پر جو بقایا ریلوے کمپنی کے ذمہ قرضۂ مشروطی کے حساب میں بڑی پٹڑی کی ریلوے لائن کے متعلق تھا اس کی مقدار بشمول سود سادہ بحساب ۵ فیصدی ۲۲۰۷۶۲ پونڈ تھی - چھوٹی پٹڑی کی ریلوے لائن کے متعلق قرضۂ مشروطی کے حساب میں کوئی بقایا نہیں تھا۔

حیدرآباد ریلوے کے حصص

دفعہ ۱۷۴ ۱۳۲۶ف کے اختتام پر ۵ اور ۶ فیصدی کے قدیم اسٹیٹ ریلوے کے حصص کی مسمی مالیت جنکے متعلق سرکار عالی ابھی تک سود ادا کر رہی ہے علی الترتیب [illegible] اور [illegible] تھی

منافع

دفعہ ۱۷۵ حصۂ سرمایہ پر ریلوے کمپنی نے حسب معمول ۵ فیصدی منافع کا اعلان کیا۔

فصل نہم

معادن

مقدار برآمدگی معدنیات

دفعہ ۱۷۶ تختہ ذیل سے یہ حقیقت منکشف ہوگی کہ

سنہ ۱۹۱۷ء میں بمقابلہ سنہ ۱۹۱۶ء کے کتنے رقبوں میں کندیدگی معادن کا کام جاری تھا اور کسقدر معدنیات نکالی گئیں اور اُن پر سرکار عالی کو جو حق شاہی ملا اُسکی مقدار کیا تھی۔

رقبہ جات	معدنیات	معدنیات برآمدشدہ		حق شاہی	
		سنہ ۱۹۱۶ء	سنہ ۱۹۱۷ء	سنہ ۱۹۱۶ء	سنہ ۱۹۱۷ء
سنگارینی سستی اور پادلی	رغال زغال	۶۱۴۵۲۰ ٹن ۷۷۰ ٹن	۶۰۲۵۵۶ ٹن ۶۰۷۳ ٹن	[illegible] سکہ عثمانیہ [illegible] سکہ عثمانیہ	[illegible] سکہ عثمانیہ [illegible] سکہ عثمانیہ
رائچور دوآب کہم میٹ	طلا یاقوت	اونس ۱۸۶۵۷ ۴۴۲۵۰ پونڈ	اونس ۱۳۴۶۶ +	[illegible] کلدار [illegible] سکہ عثمانیہ	[illegible] سکہ عثمانیہ +

لگان مجرد

ف ۱۷۷ حیدرآباد (دکن)، کمپنی نے طلازار رائچور دوآب کے اُن قطعات کے بابت جن میں کوئی معدنی کام انجام نہیں دیا گیا تھا [illegible] کی رقم اور کمپنی معادن طلائے ہٹی نے [illegible] کی رقم بطور لگان مجرد ادا کی۔

حادثات

ف ۱۷۸ بہ دوران سال زیر رپورٹ سنگارینی کے معادن زغال میں ۲۹ حادثے وقوع میں آئے جن میں سے ۱۳ منتج بہ ہلاکت ہوے اور ۴ سخت حادثے معادن طلائے ہٹی میں پیش آئے۔

متفرق

ف ۱۷۹ حیدرآباد (دکن) کمپنی کو اجارہ پر معادن دئے جانیکے معاہدہ کی کارروائی ہنوز جاری ہے۔ سکندرآباد کے مسٹر پترابٹ سوامی کو موضع دیون پلی ضلع رائچور میں [illegible] ایکر ۲ گنٹہ رقبہ میں ابرک تلاش کرنے کا اجارہ دیا گیا اور گوداوری مانیرویلی میں تین سال کی مدت کیلئے تقریباً ۲۰۰۰ مربع میل رقبہ پر تلاش معادن زغال کا اجارہ میسرس محمد یوسف جا سیٹھ اور غلام حبیب خاں کو عطا کیا گیا۔ ہیبل کے ایک شخص ندوی تمایا نامی کو جنکے پاس کان سے ابرک تلاش

کرنے کا اجازت نامہ موجود ہے تعلقہ گنگا وتی میں ۵ ایکر ۳۳ گنٹہ رقبہ میں ابرک نکالنے کا تعہد دیا گیا اور عثمان آباد میں ۱۱۱۲ ایکر ۰ا گنٹہ سے کچھہ اوپر رقبہ میں گیرو نکالنے کا تعہد بھی راجہ جی۔ کشٹا گوڑ کو عطا کیا گیا۔

فصل دہم

سررشتۂ پٹہ

نگرانی — **ف ۱۸۰** بہ دوران سال زیر رپورٹ مسٹر ناکس ہومن بدستور نظامت پٹہ کی خدمت پر مامور رہے۔

تغیرات — **ف ۱۸۱** منی آرڈر کے طریقہ کو مزید ۵۰ پٹہ خانجات میں وسعت دی گئی جس سے منی آرڈر کا کاروبار کرنے والے پٹہ خانوں کی تعداد سال زیر رپورٹ میں ۴۹۴ سے ترقی کرکے ۴۴۵ ہوگئی۔

پٹہ خانہ جات و صنادیق وغیرہ — **ف ۱۸۲** ۱۳۲۶ء کے آغاز پر مملکت ہذا میں ۵۱ ۱ پٹہ خانے اور ۴۷۷ صنادیق پٹہ موجود تھے اور خطوط رسانوں اور ہرکاروں کی تعداد ۹۹۰ تھی۔ بہ دوران سال زیر رپورٹ ۳۲ پٹہ خانوں ۱۳۱ صنادیق پٹہ اور ۴ خطوط رسانوں اور ہرکاروں کا اضافہ ہوا اس طرح ۱۳۲۶ف میں فی ۱۴۱٫۶۸ مربع میل ایک پٹہ خانہ قائم تھا اور سال ماسبق میں فی ۱۵۰٫۰۸ مربع میل ایک پٹہ خانہ موجود تھا۔ ریل کے ذریعہ سے پٹہ پہنچائے جانیکی مسافت ۴۷ ۱۲ میل سے ترقی کرکے ۳/۴ ۱۳۰۶ میل ہوگئی اور شوارع کے ذریعہ سے پٹہ پہنچانیکی مسافت ۳/۴ ۷۴ ۵۶ میل سے بڑھکر ۱/۲ ۲۴ ۵۸ میل ہوگئی

اشیاء پٹہ — **ف ۱۸۳** ۱۳۲۶ف میں جو اشیاء بذریعۂ پٹہ پہنچائی گئیں ان کی مجموعی تعداد بہ مقابلہ سال ماسبق کے ۵۷۶۵ ۱۶۸۰ کے

۰۰ ۲۱۷۲ ۱۷ تھی۔ خانگی رسل و رسائل میں ۳۰۶ فیصدی اور سرکاری رسل ورسائل میں ۶۰۰۶ فیصدی کا اضافہ ہوا جو منی آرڈر سال زیر رپورٹ میں اجرا ہوئے اُن کی تعداد بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۶۷۰۶ ۲۲ کے ۱۳۱۰ ۲۳ تھی۔

مالی نتائج

دفعہ ۱۸۴ ۱۳۲۶ف میں سررشتۂ ٹپہ کی مجموعی آمدنی کی مقدار ۱۳۲۵ف کی [illegible] سے ترقی کرکے [illegible] ہوگئی۔ سروس اسٹامپ کے بابتہ جو آمدنی ہوئی اس سے قطع نظر کرکے معمولی آمدنی [illegible] سے ترقی کرکے [illegible] ہوگئی یعنی اس میں ۱۶ فیصدی کا اضافہ ہوا۔ خرچ کی مقدار [illegible] سے [illegible] پر بڑھ گئی یا یوں کہئے کہ اس میں ۱۶ ۲ فیصدی کی بیشی ہوئی۔ مجموعی آمدنی کا خرچ سے مقابلہ کرکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سررشتۂ ٹپہ نے اس فوجپہر منافع کے ساتھ جسکی مقدار [illegible] ہو اپنا کام انجام دیا۔

جرائم سرزد شدہ از ملازمین ٹپہ

دفعہ ۱۸۵ خلاف ورزی قواعد کے ۴۳ مقدمات کے علاوہ جن میں برطرفی کی سزا دی گئی سال زیر رپورٹ میں ملازمین ٹپہ سے کل ۲۷ جرائم سرزد ہوئے منجملہ جنکے ۵ میں عدالتوں سے اور ۱۷ میں سررشتہ ٹپہ سے سزائیں دی گئیں۔ ایک متعلق پولیس میں تفتیش ہو رہی تھی ۳ مقدمات ختم سال پر عدالت میں زیر تصفیہ تھے۔ اور ایک مجرم فوت ہوگیا۔

جرائم سرزد شدہ از اشخاص غیر از ملازمین سررشتہ

دفعہ ۱۸۶ سال زیر رپورٹ میں غیر از سررشتہ لوگوں سے ۲ جرائم کا ارتکاب ہوا جن میں ۴ اشخاص ملوث تھے منجملہ جنکے ایک شخص کو عدالت سے مداخلت بخانہ بغرض سرقہ کی علت میں سزا ہوئی سال زیر رپورٹ کے اختتام پر رہزنی کا ایک مقدمہ زیر تفتیش پولیس تھا۔

شکایات منجانب خلایق عامہ

دفعہ ۱۸۷ ۱۳۲۶ف میں خلائق عامہ کی جانب سے جو ۸۰۲ شکائیتیں وصول ہوئی تھیں ان میں سے ۲۱۹ یا ۲۷٫۶ فیصدی صحیح پائی گئیں۔

قطعات تقسیم شدہ بذریعہ ٹپہ

دفعہ ۱۸۸ ۱۳۲۶ف میں قطعات تقسیم شدہ بذریعۂ ٹپہ کی تعداد بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۱۵۳۳۲۰۲۶ کے ۱۶۰۱۸۵۲۴ تھی۔

صیغۂ خطوط لاوارث

دفعہ ۱۸۹ صیغۂ خطوط لاوارث میں کل ۵۲۲۵ ۷ قطعات

وصول ہوئے جن میں سے ۴۴۴۲۳۷ یا ۴۷۴ء۷ فیصدی مکتوب الیہم کو پہنچائے گئے خطوط غیر تقسیم شدہ کے بابت وصول طلب محصول کی مقدار [illegible] تھی۔

قطعات وصول شدہ از ٹپہ خانجات انگریزی بغرض تقسیم۔

۱۹۰ف ۱۳۲۶ف میں ٹپہ خانہ سرکار عظمت مدار سے ۱۰۲۱۰۷ قطعات ٹپہ خانہ جات سرکار عالی کے توسط سے تقسیم کئے جانے کیلئے وصول ہوئے۔ ان کے محصول ٹپہ کی بابت [illegible] کی رقم وصول ہوئی جس میں سے [illegible] کی رقم سرکار عظمت مدار کے سررشتہ ٹپہ کو اور [illegible] کی رقم سرکار عالی کے سررشتہ ٹپہ کو ایصال ہوئی۔

نمونہ جات سررشتہ ٹپہ

۱۹۱ف سررشتہ ٹپہ کے تین سنگی مطابع میں بہ دوران ۱۳۲۶ف ۱۱۰۷ کتب اور ۵۹۹۰۵۰ نمونہ جات طبع ہوئے۔

مصارف عمارات ٹپہ

۱۹۲ف ۱۳۲۶ف میں عمارات ٹپہ کی مرمت پر [illegible] اور تعمیر کے جدید کاموں پر [illegible] کی رقم صرف کی گئی۔

فروخت کونین

۱۹۳ف بہ دوران ۱۳۲۶ف جو کونین بتوسط سررشتہ ٹپہ فروخت ہوئی اسکی مالیت بمقابلہ سال ماسبق کے [illegible] کے [illegible] تھی۔

فصل یازدہم

دارالضرب

نگرانی

۱۹۴ف سال زیر رپورٹ کے پورے زمانہ میں مسٹر آر۔ ایل۔ گیمبلن نظامت دارالضرب کے عہدہ پر بدستور مامور رہے۔

تشکیک نقرہ ومس

۱۹۵ف بہ دوران سال زیر رپورٹ ۱۹۴۹۶۱۶۲۲۱ نقرئی سکے (۱۶۴۹۶۲۴۳ روپئے اور [illegible])

اور ۶۴۹۳۴۰۶ تانبہ اور کانسی کے سکے مسکوک ہوئے۔

فراہمی نقرہ

۱۹۶ف ۱۳۲۶ف کے آغاز پر دارالضرب میں ۱۴۸۱۴۶۲۱/۸۵ تولہ خالص نقرہ سلک تھی۔ بہ دوران سال مذکور ۱۵۰۸۰۶۵۷/۸ تولہ جو چاندی دارالضرب میں آئی اسکو ملاکر ۱۳۲۶ف کے اختتام پر دارالضرب میں کل ۲۹۸۹۵۲۷۹/۶۵ تولہ چاندی موجود تھی۔ عمل تشکیک میں بقدر ۵۱۱۸۳/۶۳ تولہ چاندی کا نقصان برداشت کرنا پڑا۔

عمل گداخت

۱۹۷ف تختۂ ذیل سے اس چاندی اور تانبہ کی مقدار ظاہر ہوگی جس پر بہ دوران ۱۳۲۶ف عمل گداخت کیا گیا۔

صراحت	تولہ
ناٹ چاندی اور صاف شدہ چاندی	۱۳۱۰۰۲۹۸/۶۰
تانبہ جو ملایا گیا	۲۹۰۵۱۲۴/۶۱
عمدہ چاندی	۶۷۵۱/۶۰
روپیہ سکۂ حالی	۵۷۶۴۵۹/۶۱
تانبہ جو ملایا گیا	۷۲۰/۶۴
محبوبیہ سکہ کے ناقص روپئے	۳۳۰۲۴/۶۸
تانبہ جو ملایا گیا	۵۱/۶۴
تانبہ جو بغرض گداخت مکرر وغیرہ ملایا گیا	۱۴۸۳/۶۱
میزان	۱۶۶۲۳۹۵۱/۶۹

چاشنی

۱۹۸ف ۱۳۲۶ف میں چاندی کے ۲۰۵۹ نمونوں کی چاشنی بصرف مبلغ ۵ لی گئی علاوہ بریں سال زیر رپورٹ میں سونے کے بھی سولہ نمونوں کی چاشنی لی گئی۔

تشکیک طلا

۱۹۹ف سال زیر رپورٹ میں ۶۵۸۷۶/۱ تولہ طلائے خالص

بہ قیمت [illegible] خرید ا گیا اور اس سے ۶۷۸۷۶ سکے مسکوک کئے گئے جن میں سے ۶۷۷۳۹ پوری اشرفی ۵۹ نیم اشرفی ۴۰ ربع اشرفی اور ۳۸ ثمن اشرفی کے تھے منجملہ ان کے ۶۳۹۰۰ سکے (۶۳۸۱۸ پوری اشرفی ۲۸ نیم اشرفی ۳۹ ربع اشرفی اور ۱۵ ثمن اشرفی) اجرا کئے گئے۔ ان سکوں کی فروخت سے ان کی اجرت تشکیک کے بابت [illegible] کی رقم وصول ہوئی۔

خرچ

ف ۲۰۰ سنہ ۱۳۲۶ ف کے متعلق اخراجات دارالضرب کی صراحت تختہ ذیل سے ہوگی

صراحت	مقدار رقم
مصارف عملۂ مستقل	[illegible]
مصارف عملۂ ہنگامی	[illegible]
الونس بابت کارگزاری خارج از اوقات معینہ	[illegible]
اسٹور	[illegible]
مرمت عمارات دارالضرب	[illegible]
مصارف چاشنی	[illegible]
صادر	[illegible]
متفرق	[illegible]
میزان	[illegible]

فصل دوازدہم

کاغذ مختوم

ذخیرہ کاغذ مختوم

ف ۲۰۱۹ سنہ ۱۳۲۶ ف کے آغاز پر تمام قسم کے ٹکٹ اور کاغذ مختوم

سربراہی اسٹامپ جو مختلف علاقوں کو کیگئی

دفعہ ۲۰۳۹ مختلف علاقہ جات میں جس قدر کاغذات مختوم اور ٹکٹوں کی سربراہی کی گئی اُن کی تعداد اور مسمی مالیت کی صراحت تختہ ذیل سے ہوگی۔

علاقہ	تعداد	قیمت
دیوانی	۱۵۱۸۶۷۱۶	[illegible]
جاگیرات	۳۳۰۶۲۴	[illegible]
رزیڈنسی وسکندرآباد وغیرہ	۷۱۶۴۴	[illegible]
میزان	۱۵۵۸۸۹۸۴	[illegible]

سال زیر رپورٹ میں بمتابعت فرمان خسروی علاقۂ دیوانی اور صرف خاص کے کاغذات مختوم اور ٹکٹوں کا امتیاز اوٹھا دیا گیا اور تصفیہ یہ کیا گیا کہ اسٹامپ کی مجموعی خالص آمدنی کا $\frac{1}{12}$ حصہ علاقۂ صرف خاص مبارک کو ایصال کر دیا جایا کرے۔

آمد و خرچ

دفعہ ۲۰۴۰ سنہ ۱۳۲۶ف میں ٹکٹوں اور کاغذات مختوم وغیرہ کی فروخت سے بمقابلہ سنہ ۱۳۲۵ف کے [illegible] کے [illegible] کی آمدنی ہوئی اور خرچ کی مجموعی مقدار بمقابلہ سال اسبق کے [illegible] کے [illegible] تھی۔ [illegible] کی رقم تنخواہوں اور صادر پر [illegible] کی رقم فروخت کنندگان کاغذ مختوم کی کمیشن پر اور [illegible] کی رقم کلوں اور مہروں وغیرہ کی خریداری پر صرف کی گئی۔

سررشتۂ علاج و معالجہ حیوانات علاقۂ سول

نگرانی

۲۰۵ - بدوران سال زیر رپورٹ مسٹر ایچ۔ گاف بدستور سررشتہ علاج ومعالجہ حیوانات علاقۂ سول کے ناظم کی حیثیت سے کارگزار رہے۔

امراض متعدی

۲۰۶ - مملکت ہذا میں بدوران ۱۳۲۶ف بمقابلہ سال ماسبق کے ۱۱۰۲۱ کے ۱۷۸۳۶ موتیں امراض متعدی سے واقع ہونیکی اطلاع وصول ہوئی۔ ناظم سررشتہ اس بیشی کو ذریعہ اطلاع میں اصلاح و ترقی ہونیکے ساتھ منسوب کرتے ہیں گھوڑوں وغیرہ میں صرا کی بیماری سب سے زیادہ پھیلی ہوی تھی چنانچہ ۳۴۹ موتوں میں سے ۳۲۸ موتوں کو اسی بیماری سے منسوب کیا جاتا تھا۔

مویشی میں سپٹی کیمیا سے سب سے زیادہ جانور مرے۔ انتھرکس۔ رنڈرپیٹ اور بلیک کوارٹر کی بیماریاں بھی پھیلی ہوئی تھیں ڈیدیولا سے نلگنڈہ میں ۴۰۰ اور کریم نگر میں ۳۰۰۰ بھیڑیں ہلاک ہوئیں۔

ٹیکے

۲۰۷ - انسدادی ٹیکوں کی تعداد سال ماسبق کے ۸۴۵۴ سے گھٹکر ۵۰۹۳ ہوگئی اس کمی کی وجہ یہ تھی کہ مملکت ہذا کے سرحدی حدود پر جہاں کہ ایک انسدادی عملہ خاص طور پر متعین کیا گیا تھا

مرض رنڈ۔ پیسٹ میں کمی ہوگئی تھی اور کچھ یہ بھی وجہہ تھی کہ ہمیراجک سپٹی کیمیا کیلئے سیرم کی محدود مقدار میں سربراہی ہوئی تھی۔

شفاخانے اور دواخانے

۲۰۸ ۔ دوران سال زیر رپورٹ مملکت ہذا میں علاج معالجہ حیوانات کے بمقابلہ سال ماسبق کے ۲۶ کے ۳۹ دواخانے قائم تھے جن میں بمقابلہ سال ماسبق کے ۱۲۰۹۳ کے ۲۳۱۴۹ حیوانات کا علاج کیا گیا۔ اُن حیوانات کو ملاکر جنکا علاج وٹرنری عہدہ داروں نے حین دورہ کیا سال زیر رپورٹ میں علاج شدہ حیوانات کی مجموعی تعداد بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ۲۳۲۴۶ کے ۴۰۸۱۵ تھی۔

سال زیر رپورٹ میں سرکار سے پچاس پچاس روپیہ ماہانہ کے پانچ اور پندرہ پندرہ روپیہ ماہانہ کے چھ وظایف کی منظوری اس غرض سے صادر ہوئی کہ وظائف اول الذکر دیکر بمبئی کے وٹرنری کالج میں درجۂ اعلیٰ کی اور وظائف آخر الذکر عطاکر کے حیدرآباد کے سول وٹرنری ہسپتال کے وٹرنری اسسٹنٹ کلاس میں طلبہ کو تعلیم دلائی جائے۔ چھہ سرکاری وظیفہ پانے والے طلبہ کے علاوہ وٹرنری اسسٹنٹ کلاس میں نو خانگی طلبہ بھی تھے۔ ان کل میں سے ۹ طلبہ نے ختم سال پر آخری امتحان میں کامیابی حاصل کی اور یہ سب کے سب سررشتہ علاج معالجہ حیوانات میں مامور کرلئے گئے درجۂ اعلیٰ کی تعلیم کے وظائف پانے والے طلبہ بمبئی کے وٹرنری کالج میں گریجویٹ کے کورس کی تعلیم پارہے ہیں۔

تعداد اسپان تخمی

۲۰۹ ۔ ۱۳۲۵ف کے ختم پر سرکاری اسپان تخمی کی تعداد ۵۷ تھی سال زیر رپورٹ میں ایک اسپ تخمی سرکاری طور پر خریدا گیا اور منگولی کے اصطبل میں جو ۱۱ اسپان تخمی پرورش کئے گئے تھے ان سب کو ملاکر ان کی مجموعی تعداد ۶۹ ہوگئی ان میں سے ایک مرگیا ۴ ضائع کئے گئے۔ دو کی فروخت اور دو کی منتقلی عمل میں آئی اسطرح ختم سال پر ان کی تعداد ۶۰ رہگئی۔

بچہ کشی

۲۱۰ ساندوں کے ۳۲ تھان قائم تھے ۱،۷۳۳ گھوڑیوں پرسانڈ چھوڑے گئے صحیح موازین صرف تقاوی کی گھوڑیوں کے متعلق وصول ہوے ہیں ۱،۷۰۹ میں سے ۵۳۸ یا ۵۵،۳ فیصدی گھوڑیوں کے متعلق استقراء حمل میں کامیابی ہوئی۔ اور سال زیر رپورٹ میں کل ۲۵۸ بچھیرے اور بچھیریاں پیدا ہوئیں۔

مویشی کی بچہ کشی

۲۱۱ سال زیر رپورٹ کے اختتام پر بمقابلہ سال ماسبق کے ۲۳ کے ۲۴ نرگاوان سانڈ موجود تھے اسٹڈ کے ۷ پرانے سانڈ نرگاوان فروخت اور ۷ جدید خریدے گئے سال زیر رپورٹ میں ۸ نرگاو جدید تھانوں پر قائم کئے گئے ہنگولی کے مویشی کے فارم کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ اس سے تمام ضروریات کو پورا کرنے کیلئے نرگاوان کی کافی تعداد کی سربراہی ہوسکتی ہے۔

نمائش اسپاں ومویشی

۲۱۲ بہ دوران سال زیر رپورٹ مالیگاؤں۔ پٹن کاروی۔ ہونالی۔ نرمل۔ کپل۔ عادل آباد۔ اورسری رنگاپور میں گھوڑوں اور مویشی کی نمائشیں بپا کی گئیں اور اُن میں [illegible] کی رقم بطور انعام تقسیم کی گئی۔

خرچ

۲۱۳ سال زیر رپورٹ میں بمقابلہ سال ماسبق کے [illegible] کے کل [illegible] کی رقم سررشتۂ ہذا پر صرف کیگئی جس میں سے نظامت وعملہ نگرانی پر [illegible] وٹرنری کی تعلیم اور اُسکے شفا خانوں و دواخانوں پر [illegible] بچہ کشی پر [illegible] اور میاترائوں اور نمائشوں پر [illegible] کی رقم خرچ میں آئی۔

باب پنجم

سررشتہ طبابت

فصل اوّل

طبی امداد

نگرانی

۲۱۴ف لفٹنٹ کرنل ۔ ایچ ۔ ای ۔ ڈریک براکمین آئی ۔ یم ۔ ایس ۱۰ ر خورداد ۱۳۲۶ف تک نظامت طبابت کے عہدہ پر مامور رہے اُس کے بعد ڈاکٹر اے لنکسٹر ایم ۔ ڈی نے اس عہدہ کا جائزہ حاصل کیا ۔

شفاخانے اور دواخانے ۔

۲۱۵ف ۱۳۲۶ف کے اختتام پر مملکت ہذا میں بشمول شفاخانہ جات محابس مثل سال ماسبق ۱۰۳ شفا خانے اور دوا خانے قایم تھے ۔ منجملہ جنکے (۸۸) کے اخراجات سرکار سے (۳) کے علاقہ صرفخاص سے (۴) کے لوکلفنڈ سے ادا کئے جاتے تھے اور باقیماندہ آٹھ کو لوکلفنڈ سے امداد ملتی تھی ۔ مردوں کیلئے بلدہ کی شفاخانوں میں (۱۴۲) اور اضلاع کے شفا خانوں میں (۲۲۹) بستر اور عورتوں کے لئے بلدہ میں (۱۶۸) اور اضلاع میں (۱۲۳) بستر مہیا تھے ۔

علاج معالجہ

۲۱۶ف ۔ ۱۳۲۶ف میں مملکت ہذا کے مختلف دوا خانوں اور شفا خانوں میں بمقابلہ سال ماسبق کے (۹۵۸۹۴۹) کے (۹۸۲۳۲۶) مریض رجوع ہوے اُن میں سے بمقابلہ سال ماسبق کے

۲،۲۱۸ کے (۱۷۹۱۷) مرضائے اندرونی تھے۔ مرضائے بیرونی میں سے (۱۶۷،۰۸۷) ذکور اور (۱۸۷۲۴۲) اناث تھے بمقابلہ اسکے سال ماسبق میں اِن کی تعداد علی الترتیب (۹۲۱۹۳۵) اور (۲۹۷۹۹۶) تھی بلدہ کے شفا خانوں اور دواخانوں میں حسب معمول سب سے بڑہا ہوا مرجوعہ شفا خانہ افضلگنج کا تھا جس میں بزمانۂ رپورٹ (۵۸،۸۱) مرضاء رجوع ہوئے۔ اور اضلاع کے شفا خانوں اور دوا خانوں میں سب سے زیادہ مرجوعہ شفاخانہ بیدر کا تھا جسکے مرجوعین کی تعداد (۲۸،۸۶) تھی۔ سال زیر رپورٹ میں مرضائے اندرونی میں سے بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے (۴۴۰) کے کل (۵۲۵) مرضاء فوت ہوئے وکٹوریہ زنانہ شفا خانہ میں بہ دوران ۱۳۲۶ف بمقابلہ سال ماسبق کے (۲۱،۳) اندرونی اور (۱۲۵،۳) بیرونی مرضاۃ کے (۲۳۸۰) اندرونی اور (۱۰۱۳۵) بیرونی مرضاۃ کا علاج معالجہ ہوا زچگیوں کی تعداد بمقابلہ سال ماسبق کے (۱۰۶۶) کے (۱۰۸۴) تھی

مدرسۂ طبیہ حیدر آباد۔ **۲۱۷ف** بلدہ میں طاعون پھیلنے کے باعث ایک عرصہ تک مدرسۂ بند رہا اور تعطیل گرما کے قبل خواندگی پوری نہیں ہوسکی اسلئے فائنل کلاسوں کا امتحان سال زیر رپورٹ میں نہیں لیا گیا۔ اور آذر ۱۳۲۶ف میں امتحان لئے جانے کا انتظام کیا گیا

دایوں کی تعلیم۔ **۲۱۸ف**۔ ختم ۱۳۲۵ف پر (۱۱) دائیاں زیر تعلیم تھیں۔ بہ دوران سال زیر رپورٹ (۱۷) دائیاں اور داخل ہوئیں اور اس طرح ان کی مجموعی تعداد (۲۸) ہوگئی۔ ان میں سے (۴) نے تعلیم ترک کردی اور (۷) آخری امتحان میں کامیاب ہوگئیں اور ختم سال پر (۱۷) دائیاں زیر تعلیم رہ گئیں۔

خرچ۔ **۲۱۹ف**۔ سررشتۂ طبابت کے متعلق سرکار پر ۱۳۲۶ف میں بمقابلہ سال ماسبق کے ([illegible]) کے کل خرچ ([illegible]) عائد ہوا۔ منجملہ جسکے ([illegible]) کی رقم عملہ وصادر پر ([illegible]) کی رقم مدرسۂ طبیہ حیدر آباد پر ([illegible]) کی رقم مخزن الادویہ پر اور ([illegible]) کی رقم مریضوں کی غذا

پر صرف ہوئی۔

فصل دوم

چیچک برآری

تعداد چیچک برآراں وغیرہ۔

۲۲۰ ۔ ۱۳۲۶ف میں حسب سال ماسبق چیچک برآروں کی تعداد (۱۲۶) تھی چیچک کے جو ٹیکے کامیابی کے ساتھ لگائے گئے اُن کی تعداد بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے (۷۵۹۸۶) کے (۴۴۸۷۷) تھی۔ مملکت ہذا کے کل اضلاع اور بلدہ میں طاعون پھیلنے کے باعث بیان کیا جاتا ہے کہ چیچک برآری کے کام میں بڑا ہرج واقع ہوا۔

فراہمی مواد چیچک برآری۔

۲۲۱ ۔ بلدہ کے گودام چیچک برآری میں مواد چیچک برآری (لمف) کی (۸۰۹۵۱۳) نلیاں تیار کی گئیں جن میں سے (۴۸۵۱۱۱) نلیوں کی سربراہی اضلاع کو (۲۴۲۶) نلیوں کی سربراہی بلدہ و مضافات بلدہ کو بشمول شفاخانہ رزیڈنسی کی گئی (۵۰) نلیوں کی سربراہی معادن طلائی ہٹی کو اور (۱۶۸۱) نلیوں کی سربراہی علاقہ جات پائیگاہ و جاگیر کو اور (۱۰۷) نلیوں کی سربراہی مشن کے شفا خانوں اور دوا خانوں کو کی گئی۔

فصل سوم

حفظان صحت

ہیضہ

۲۲۲ ۔ بزمانہ رپورٹ ہیضہ سے کل (۹۱۲۴) اشخاص علیل اور (۲۳۶۰) فوت ہوئے بمقابلہ اسکے ۱۳۲۵ف میں (۵۳۶۲)

اشخاص علیل اور (۱۲۸۳۳) فوت ہوے تھے ان کل وار داتوں میں سے ایک واردات جو اخیر میں چلکر مہلک ثابت ہوئی بلدہ وبیرون میں واقع ہوئی۔

چیچک۔ **ف ۲۲۳** ۱۳۲۶ف میں بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے (۱۳۷) وارداتوں اور (۲۰) ممات کے چیچک سے (۱۹۲) وارداتیں اور (۵۸) موتیں واقع ہوئیں۔ ان میں سے (۱۱) وارداتیں اندرون وبیرون بلدہ میں واقع ہوئیں لیکن کوئی مہلک نہیں ثابت ہوئی۔

فصل چہارم

مطب یونانی

تعداد دواخانہ جات **ف ۲۲۴** سال زیر رپورٹ میں بمقام بلدہ (۹) سرکاری اور (۱۲) امدادی دواخانے قایم تھے۔

علاج معالجہ۔ **ف ۲۲۵** بدوران سال زیر رپوٹ بلدہ کے دواخانہ جات میں بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے (۱۳۰۷۸۱۰) کے (۱۲۹۳۳۵۱) مرضاء کا علاج کیا گیا۔ مستعلجین عمل جراحی کی تعداد (۹۱۵۰۵) تھی۔

خرچ **ف ۲۲۶** ۔ سررشتۂ طبابت کی شاخ یونانی کے خرچ کی مجموعی مقدار ([illegible]) تھی منجملہ جسکے ([illegible]) کی رقم سرکاری دواخانوں پر ([illegible]) کی رقم مدرسہ طبیہ یونانیہ پر ([illegible]) کی مخزن الادویہ پر ([illegible]) کی رقم امداد پر اور ([illegible]) کی رقم متفرق طور پر صرف کیگئی

فصل پنجم

طاعون

ممات بوجہ طاعون **ف ۲۲۷** ۔ سال زیر رپورٹ میں مملکت ہذا کے کل

اضلاع اور بلدہ حیدر آباد میں طاعون کی عام شکایت رہی اورنگ آباد سے (۴۵۷۶) وارِ داتوں اور (۳۱۳۶۵) حمات کی عثمان آباد سے (۴۷۳۷) وارداتوں اور (۱۷۱۵) حمات کی پربھنی سے (۴۶۶۵) وار داتوں اور (۷۴۹۴) حمات کی ناندیڑ سے (۴۴۶۵) وارداتوں اور (۴۰۸۴) حمات کی بیڑ سے (۳۳۰۵) وارداتوں اور (۱۴۰۴) حمات کی میدک سے (۳۳۹۳) وار داتوں اور (۱۳۴۳) حمات کی۔ گلبرگہ سے (۵۵۶۳) وار داتوں اور (۶۰۲۳) حمات کی رائچور سے (۸۷۹۲) وار داتوں اور (۱۱۳۲۳) حمات کی اطراف بلدہ سے (۸۰۴۲) وار داتوں اور (۵۴۱۲) حمات کی بیدر سے (۵۱۹۲) وار داتوں اور (۳۴۱۹) حمات کی محبوبنگر سے (۴۱۵۱) وارداتوں اور (۲۷۳۱) حمات کی نظام آباد سے (۸۴۶) وارِ داتوں اور (۲۵۵) حمات کی نلگنڈہ سے (۵۵۴) وارداتوں اور (۹۹۳) حمات کی عادل آباد سے (۱۱۳) وار داتوں اور (۸۳۲) حمات کی۔ کریم نگر سے (۹۷۲) وار داتوں اور (۳۲۲) حمات کی اور ورنگل سے (۷۷۲) وار داتوں اور (۴۲) حمات کی اطلاع وصول ہوئی۔ اندرون و بیرون بلدہ کی (۳۵۴۵۱) وارداتوں اور (۹۷۵۳۱) حمات کو ملا کر مملکت ہذا میں طاعون کی کل (۹۳۶۳۶) واردائیں اور (۹۷۱۴۵) موتیں واقع ہوئیں بمقابلہ اسکے ۱۳۲۵ف میں (۸۰۹۲۴) وار داتیں اور (۴۹۹۴۳) موتیں ہوئی تھیں۔

طاعونی ٹیکے — **ف ۲۲۸**۔ بہ دوران سال زیر رپورٹ مملکت ہذا میں کل (۴۸۲۶۹۱) اشخاص کے ٹیکے نکالے گئے۔ جن میں سے (۸۱۴۵۴۱) اشخاص ایسے تھے جنکے صرف بلدہ ہی میں ٹیکے نکالے گئے تھے۔

مصارف — **ف ۲۲۹**۔ ۱۳۲۶ف میں انتظام طاعون پر جو رقم صرف ہوئی اُس کی مقدار (...) تھی۔

فصل ششم

دار المجانین

تعداد مجانین وغیرہ — **ف ۲۳۰**۔ آغاز ۱۳۲۶ف پر دار المجانین میں مجانین کی تعداد

(۲۲۶) تھی دوران سال مذکور میں (۷۹) مجانین اور داخل کئے گئے جن سے ان کی کل تعداد (۳۰۵) ہوگئی ان میں سے (۵۳) بعد صحت خارج کئے گئے (۸) کو اُن کے رشتہ دار لے گئے اور (۱۴) فوت ہو گئے۔ اس طرح ختم سال پر دار المجانین میں اُن کی تعداد (۲۳۰) رہ گئی جدید داخل شدہ مجانین میں سے (۵۶٫۹) فیصدی بلدہ کے تھے۔ مجانین صحت یاب کی فیصدی بمقابلہ ۱۳۲۵ف کی (۱۵٫۶) کے (۱۷٫۳) اور شرح حمات بمقابلہ ۱۳۲۵ف کی (۲٫۱) کے (۴٫۵) تھی۔

مصارف۔ **۱۳۲۶ف** ۔ دار المجانین کے مجموعی خرچ کی مقدار بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ([illegible]) کے ([illegible]) تھی اوسط۔ خرچ فی مجنون بمقابلۂ سال ماسبق کے ([illegible]) کے ([illegible]) پڑا۔

باب ششم

فصل اوّل

تعلیمات

نظامت

فقرہ ۲۳۲ - سال زیر رپورٹ میں مسٹر سید راس مسعود ایم اے بدستور نظامت کے عہدہ پر مامور رہے۔

عثمانیہ یونیورسٹی

فقرہ ۲۳۳ - مملکت ہذا کی تاریخ تعلیمات میں سنہ ۱۳۲۶ف یادگار رہے گا۔ کیونکہ اسی سنہ میں بارگاہ خسروی سے بمقام حیدر آباد عثمانیہ یونیورسٹی قایم کئے جانے کا حکم محکم شرفصدور لایا۔ بمتابعت فرمان قضاشیم یونیورسٹی کو عرصۂ شہود میں لانیکی ابتداء اسطرح کی گئی کہ ایک دار الترجمہ اس غرض سے قایم کیا گیا کہ مختلف مضامین کی کتابوں کا ترجمہ اردو میں کرایا جائے جو یونیورسٹی کے نصاب کا کام دیسکیں۔ دار الترجمہ کا اہتمام عبد الحق صاحب بی۔اے مہتمم مدارس اورنگ آباد کے تفویض کیا گیا اور اس کے لئے چھ مترجمین بہم پہنچائے گئے۔

تعداد مدارس طلبہ

فقرہ ۲۳۴ - مدارس تعلیم عام وخاص (سرکاری - امدادی - اور مسلمہ) کی مجموعی تعداد (۱۲۵۴) سے (۲۵۷۹) پر ترقی کرگئی - سال زیر رپورٹ میں (۱۳۲۴) ابتدائی مدارس (۱۱۵۰ لڑکوں کے اور (۱۷۴) لڑکیوں کے) اور ایک مدرسۂ خاص کھولا گیا تمام مدارس کے طلبہ کی تعداد (۹۲۲۸۹) سے ترقی کرکے (۱۴۰۶۷۳) ہوگئی۔ مملکت ہذا کے خانگی غیر مسلمہ مدارس کے تازہ موازین دستیاب نہیں ہوئے اگر ان مدارس اور انکے طلبہ کی تعداد وہی فرض

بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ (۲۲۴) طلبہ نے امتحان انٹرمیڈیٹ میں شرکت کی جن میں سے (۷) کامیاب ہوئے۔ نظام کالج کے طبقۂ کالج کی تعلیم کے خالص اخراجات کی مقدار ([illegible]) سے ترقی کرکے ([illegible]) ہوگئی۔ اور اوسط خرچ سالانہ فی طالب العلم کی مقدار ([illegible]) سے ([illegible]) پر بڑھ گئی۔ دارالعلوم یا کالج علوم مشرقیہ کے درجات کالج کے طلبہ کی تعداد (۴۱) سے (۵۶) پر بڑھ گئی۔ (۱۴) طلبہ میں سے جو امتحانات السنۂ مشرقیہ میں شریک ہوئے تھے (۸) نے کامیابی حاصل کی۔ طبقہ کالج کا حقیقی خرچ ([illegible]) سے ترقی کرکے ([illegible]) ہوگیا۔ مگر اوسط خرچ سالانہ فی طالب العلم کی مقدار ([illegible]) سے گھٹکر ([illegible]) رہ گئی۔

مدارس فوقانیہ انگریزی۔

۲۳۷۔ لڑکوں کے انگریزی فوقانیہ مدارس کی تعداد بمقابلہ سال ماسبق کے (۱۳) کے (۱۴) (۷) سرکاری اور (۷) امدادی تھی۔ طلبائے زیر تعلیم کی تعداد (۱۹۷۴) سے ترقی کرکے (۲۰۷۴) ہوگئی۔ مجلس ہائی اسکول لیونگ سرٹیفکٹ کے امتحان میں (۱۵۷) لڑکے شریک ہوئے جن میں سے (۹۲) سرکاری مدارس کے اور (۶۵) امدادی مدارس کے تھے اول الذکر میں سے (۴۲) کو اور آخر الذکر میں سے (۲۲) کو "قابل اطمینان" یا "نہایت قابل اطمینان" اسناد عطا ہوئیں

مصارف۔

۲۳۸۔ سرکاری مدارس فوقانیہ انگریزی کے اخراجات بلا واسطہ کی مقدار ([illegible]) سے گھٹ کر ([illegible]) ہوگئی اور اوسط خرچ فی طالب العلم ([illegible]) سے کم ہوکر ([illegible]) رہ گیا۔ مدفیس سے ([illegible]) کی آمدنی ہوئی۔ امدادی مدارس فوقانیہ انگریزی کے اخراجات بلاواسطہ کی مقدار ([illegible]) تھی جس میں شاہی عطیہ رقمی ([illegible]) بھی شریک تھا اوسط خرچ فی متعلم ([illegible]) پڑا۔ مدفیس سے ([illegible]) کی آمدنی ہوئی۔

مدارس فوقانیہ شرقی۔

۲۳۹۔ مدارس فوقانیہ شرقی کی تعداد بمقابلہ سال ماسبق کے (۳) کے (۴) تھی ان کے متعلمین کی تعداد (۸۱۱) سے (۷۷۱۶) پر ترقی کرگئی۔ امتحانات السنۂ مشرقیہ میں (۱۲۲) طلبہ شریک ہوئے

جن میں سے (۶۱) نے کامیابی حاصل کی۔

مصارف

ف ۲۴۰ ۔ سرکاری مدارس فوقانیہ شرقی کے اخراجات بلا واسطہ کی مقدار بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے ([illegible]) کے ([illegible]) تھی اور اوسط خرچ فی متعلم کی مقدار بجائے ([illegible]) کے [illegible] تھی۔ مد فیس سے ([illegible]) کی آمدنی ہوئی۔

مدارس وسطانیہ ذکور

ف ۲۴۱ مدارس وسطانیہ ذکور کی تعداد (۷۷) سے گھٹکر (۷۶) اور اُن کے طلبہ کی تعداد (۱۶۵۲۹) سے کم ہوکر (۱۵۵۹۰) رہ گئی۔ (۷۶) مدارس وسطانیہ کے منجملہ (۴۶) انگلو ورنیکولر (انگریزی و زبان ملکی کے) اور (۳۰) ورنیکولر (زبان ملکی کے) تھے۔ ان کل مدارس میں سے (۳۹) سرکاری انتظام کے تحت میں تھے۔ (۳) علاقہ صرفخاص کے اور (۲۷) امدادی اور (۷) غیر امدادی مجالس کے زیر انتظام تھے۔

مصارف۔

ف ۲۴۲ ۔ سرکاری مدارس وسطانیہ پر بمقابلہ سال ماسبق کے ([illegible]) کے ([illegible]) خرچ ہوا۔ مد فیس سے ([illegible]) کی آمدنی ہوئی۔ مدارس صرفخاص پر ([illegible]) امدادی مدارس پر ([illegible]) اور غیر امدادی مدارس پر ([illegible]) کی رقم صرف ہوئی۔ ان مدارس کو مد فیس سے علی الترتیب ([illegible]) ([illegible]) اور ([illegible]) کی آمدنی ہوئی۔

نتائج امتحان۔

ف ۲۴۳ امتحان وسطانی میں (۱۷۰۴) لڑکے شریک ہوئے جن میں سے (۶۳۱) یا بمقابلہ سال ماسبق کے (۴۹) فیصدی کے (۳۷ر۲۴) فیصدی نے کامیابی حاصل کی۔ کامیاب شدہ طلبہ میں سے (۳۵۳) سرکاری مدارس کے (۱۵۰) امدادی مدارس کے اور (۱۲۸) خانگی تھے۔ بہ لحاظ مذہب (۴۰۰) ہندو (۲۲۹) مسلمان (۱) دیسی عیسائی اور ایک پارسی تھا۔ امتحان رشدیہ میں جو (۱۲۸) طلبہ شریک ہوئے تھے اُن میں سے (۲۲) یا بمقابلہ ۱۳۲۵ف کے (۱۸ر۵) فیصدی کے (۳ر۲۲) فیصدی نے کامیابی حاصل کی۔

مدارس ابتدائی

ف ۲۴۴ ۔ مدارس ابتدائی ذکور کی تعداد (۱۰۰۸) سے ترقی کرکے (۱۰۵۸) ہوگئی۔ جدید مدارس میں سے (۱۰۰۰) مدارس آزمائشی تھے جنکو سررشتۂ تعلیمات نے مسٹر میہیو کی اس اسکیم کے مطابق قایم کیا تھا۔

جو انہوں نے ابتدائی تعلیم کے متعلق اپنی رپورٹ میں پیش کی تھی اور ۱۳۲۲ف میں جس کو سرکارِ عالی نے منظور فرمایا تھا۔ مدارس ابتدائی کے طلبہ کی تعداد (۶۰۱۱۸) سے (۱۰۱۵۸۱) پر بڑھ گئی۔ (۱۳٫۹) فیصدی مدارس صوبہ گلشن آباد میدک میں (۲۳٫۹) فیصدی صوبۂ اورنگ آباد میں (۲۰٫۸) فیصدی صوبۂ گلبرگہ میں (۲۰٫۵) فیصدی صوبۂ ورنگل میں اور (۲٫۹) فیصدی بلدۂ حیدر آباد اور اطراف بلدہ میں واقع تھے۔ منجملہ ان کل مدارس ابتدائی کے (۲۱۵۱) کا انتظام سرکار سے (۱۵۵۴) کا مجالس لوکلفنڈ سے (۵۸) کا علاقۂ صرفخاص سے (۱۹۶) کا مجالس امدادی سے اور (۳۵) کا مجالس غیر امدادی سے متعلق تھا۔

مصارف۔ ۲۴۵ف۔ سرکاری مدارس ابتدائی پر [illegible]، مدارس صرفخاص پر [illegible] مدارس لوکلفنڈ پر [illegible] امدادی مدارس پر [illegible] اور غیر امدادی مدارس پر [illegible] کی رقم صرف ہوئی۔ سرکار عالی کو مدفیس سے [illegible] مجالس لوکلفنڈ کو [illegible] علاقۂ صرفخاص کو [illegible] مجالس امدادی کو [illegible] اور مجالس غیر امدادی کو [illegible] کی رقم وصول ہوئی۔ سرکار پر فی طالب العلم [illegible] مجالس لوکلفنڈ پر [illegible] علاقۂ صرفخاص پر [illegible] مجالس امدادی پر [illegible] اور مجالس غیر امدادی پر [illegible] خرچ عائد ہوا۔

مدارس نسوانیہ ۲۴۶ف۔ مدارس نسوانیہ کی تعداد (۱۳۱) سے (۳۰۴) پر اور متعلماۃ کی تعداد (۱۶۱۴۸) سے (۱۴۵۹۷) پر بڑھ گئی۔ ان کل مدارس میں سے (۴۶) سرکاری (۲۹) مجالس لوکلفنڈ کے (۲۲۰) امدادی اور (۹) غیر امدادی تھے طالباۃ زیر تعلیم میں سے (۹۴۵۰) مسلمان (۳۸۱۰) ہندو (۱۱۷۴) عیسائی اور (۱۹۳) دیگر مذاہب کی تھیں۔ منجملہ کل مدارس نسوانیہ کے (۶) مدارس فوقانیہ ۲ سرکاری اور ۴ امدادی تھے جو کُل کے کُل بلدۂ حیدر آباد یا سکندر آباد میں واقع تھے، (۴) امدادی اور (۵) غیر امدادی مدارس وسطانیہ اور (۲۹۸) مدارس ابتدائی ۴۴ سرکاری ایک علاقۂ صرفخاص کا ۲۹ مجالس لوکلفنڈ کے ۲۱۲ امدادی اور ۴ غیر امدادی، تھے۔

نتائج امتحان ۲۴۷ف۔ ۱۔ متعلماۃ ہائی اسکول لیونگ سرٹیفکٹ کے

امتحان میں شریک ہوئیں اور اُن میں سے صرف ایک نے سند حاصل کی (۲۳) طالبات نے امتحان وسطانی (مڈل) میں شرکت کی اور (۱۵) کامیاب ہوئیں جن میں سے (۳)، انگلوانڈین۔ (۲) دیسی عیسائی ایک ہندو اور (۵) مسلمان تھیں۔ کامیاب شدہ متعلمات میں سے (۴) سرکاری مدارس سے (۹) امدادی مدارس سے اور (۲) خانگی طور پر شریک ہوئی تھیں (۳۰) لڑکیوں نے کیمبرج کا لوکل امتحان دیا جن میں سے (۱۸) کامیاب ہوئیں۔

مصارف مدارس نسوانیہ ف ۲۴۸۔ مدارس نسوان پر کل ([illegible]) کی رقم صرف ہوئی منجملہ جسکے ([illegible]) کی رقم سرکاری مدارس پر ([illegible]) کی رقم مدارس مجالس لوکلفنڈ پر ([illegible]) کی رقم مدارس صرفخاص پر ([illegible]) کی رقم مدارس امدادی پر اور ([illegible]) کی رقم مدارس غیر امدادی پر خرچ کیگئی۔ جو اپر اور لوئر مدارس ابتدائیہ پبلک کے تحت انتظام ہیں اُن میں فیس نہیں لیجاتی مد فیس سے سرکاری مدارس کو ([illegible]) مدارس امدادی کو ([illegible]) اور غیر امدادی مدارس کو ([illegible]) کی رقم وصول ہوئی۔ سرکاری مدارس میں اوسط خرچ فی متعلمہ ([illegible]) مدارس مجالس لوکلفنڈ میں ([illegible]) مدارس امدادی میں ([illegible]) اور مدارس غیر امدادی میں ([illegible]) پڑا۔

مدارس خاص ف ۲۴۹۔ مدارس خاص اور اُن کے طلبہ کی تعداد علی الترتیب بمقابلہ سال ماسبق کے (۲۰)، اور (۲۱۱۶) کے (۲۱) اور (۲۳۴۴) تھی۔ مدارس کی تعداد میں ایک کا اضافہ اس طرح ہوا کہ بمقام اورنگ آباد ایک دینی مدرسہ اسلامیہ قائم کیا گیا۔ جن مدارس خاص کو زیادہ اہمیت حاصل ہے اُن کا ذکر فقرات ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

مدرسہ تعلیم المعلمین بلدہ ف ۲۵۰۔ سال زیر رپورٹ میں مدرس تلامذہ زیر تعلیم کی تعداد (۲۰۷) سے گھٹکر (۲۰۲) رہ گئی۔ اس مدرسہ کے مجموعی مصارف کی مقدار ([illegible]) اور اوسط خرچ فی طالب العلم ([illegible]) تھا۔ (۵۵) معلمین لوئر پرائمری اور (۲۲) معلمین اپر پرائمری امتحان میں شریک ہوئے اول الذکر میں سے (۴۳) نے اور آخر الذکر میں سے (۴۲) نے کامیابی حاصل کی

مدارس صنعت و حرفت۔

ف ۲۵۱ ۱۳۲۶ ف میں مملکت ہٰذا کے مدارس صنعت و حرفت کی تعداد (۶) تھی جن میں سے (۴) سرکاری اور ایک ایک امدادی اور غیر امدادی تھے سرکاری مدارس حسب سابق اورنگ آباد نظام آباد۔ بیدر اور نارائن پیٹھ میں قائم تھے ۔ سرکاری مدارس کے طلبہ کی مجموعی تعداد بمقابلہ ۱۳۲۵ ف کے (۲۵۹) کے (۲۹۶) اور خرچ کی مقدار بمقابلہ سال ماسبق کے [illegible] کے ([illegible]) تھی ۔ سال زیر رپورٹ میں نظام آباد کے مدرسۂ صنعت میں تجربہ کے طور پر کاغذ سازی کا کام سکھانا شروع کیا گیا۔

وکٹوریا میموریل آرفینج

ف ۲۵۲ اس دار الیتامیٰ کے طلبہ کی تعداد (۱۸۶) سے (۱۹۶) پر ترقی کر گئی ۔ منجملہ جن کے (۶۲) لڑکیاں اور (۱۳۴) لڑکے تھے اس کے مصارف کی مجموعی مقدار بمقابلہ سال ماسبق کے ([illegible]) کے ([illegible]) تھی ۔

انجینیرنگ اسکول بلدہ۔

ف ۲۵۳ اس مدرسہ کے طلبہ کی تعداد مثل سال ماسبق کے (۱۰) تھی اسکے مجموعی مصارف کی مقدار ([illegible]) تھی اسکو مد فیس سے ([illegible]) کی آمدنی ہوئی ۔ ۱۰ طلبہ اپر سبارڈینیٹ اور (۳) طلبہ لوئر سبارڈینیٹ امتحان میں شریک ہوئے ۔ اول الذکر میں سے (۹) اور آخر الذکر میں سے (۲) طلبہ نے کامیابی حاصل کی ۔

مدارس قانونی۔

ف ۲۵۴ شرکاء لاکلاس بلدہ کی تعداد بمقابلہ ۱۳۲۵ ف کے (۴۵) کے (۳۶۴) تھی ۔ گلبرگہ کے لاکلاس کے شرکاء کی تعداد بمقابلہ (۱۵) کے (۳۲) اور لاکلاس اورنگ آباد کے شرکاء کی تعداد بمقابلہ (۳۹) کے (۵۰) تھی ۔ ان کُل قانونی مدارس میں مد فیس سے مجموعی طور پر ([illegible]) کی آمدنی ہوئی ۔ اور ان پر جو رقم صرف ہوئی اسکی مقدار ([illegible]) تھی ۔

وظائف

ف ۲۵۵ وظائف پر مد شاہی اور دیگر ذرائع سے جو رقم صرف کیگئی اسکی مقدار حسب صراحت مندرجۂ ذیل ([illegible]) سے ([illegible]) پر ترقی کر گئی ۔

	۱۳۲۵ ف	۱۳۲۶ ف
وظائف عام	[illegible]	[illegible]

	۱۳۲۵ ف	۱۳۲۶ ف
وظائف ایشیائی	[illegible]	[illegible]
وظائف انگلشیہ	[illegible]	[illegible]
وظائف متفرق	[illegible]	[illegible]
میزان	[illegible]	[illegible]

عمارات مدارس

۲۵۶ ف - سال زیر رپورٹ میں مدشاہی اور دیگر ذرائع سے مدارس کی عمارات پر جو رقم صرف کی گئی اس کی مقدار بمقابلہ ۱۳۲۵ ف کے ([illegible]) کے ([illegible]) تھی -

فرنیچر -

۲۵۷ ف فرنیچر پر مدشاہی اور دیگر ذرائع سے بمقابلہ سال ماسبق کے ([illegible]) کے ([illegible]) کی رقم صرف کی گئی

کتب خانہ جات -

۲۵۸ ف کتب خانوں پر بمقابلہ ۱۳۲۵ ف کے ([illegible]) کے ([illegible]) کی رقم صرف میں آئی امدادی کتب خانوں کو جو رقم بطور عطیہ دی گئی اس کی مقدار ([illegible]) تھی -

کتب خانۂ آصفیہ -

۲۵۹ ف کتب خانۂ آصفیہ پر ([illegible]) کی رقم صرف کی گئی - منجملہ جس کے ([illegible]) کی رقم خریدی کتب میں خرچ ہوئی ۱۳۲۶ ف کے اختتام پر کتب خانہ میں کل (۲۳۶۲۳) کتابیں موجود تھیں جن میں سے (۱۵۹۲۷) عربی - فارسی - اور اردو کی اور (۲۶۳) انگریزی اور دوسری یورپین السنہ کی تھیں سال زیر رپورٹ میں کل (۲۲۷۵۶) اشخاص کتب خانہ میں آئے اور (۳۱۱۶۸) کتب کا مطالعہ کیا گیا -

کل ۲۴۰۵۷

فصل دوم

ادب و مطابع

تعداد کتب -

۲۶۰ ف بشمول ان کتابوں کے جو بار ثانی طبع ہوئیں و نیز

ڈائریوں (روز نامچوں) وغیرہ کے سال زیر رپورٹ میں (۱۶۱) کتابیں شائع کی گئیں جن میں سے صرف (۱۰) کتابیں ایسی تھیں جنکی رجسٹری ازروے قواعد حفاظت حقوق کرائی گئی جدید مطبوعات کے منجملہ (۲۸) قانونی (۲۹) دینی ومذہبی۔ ۱۰ تاریخی ۔ (۳۳) نظم اور ڈراماکی (۱۶) تعلیمی ایک فسانہ دو حفظان صحت اور (۴۶) مختلف مضامین کی تھیں (۱۴۸) کتابیں اردو میں (۱۰) فارسی میں (۹) تلنگی میں (۸) مرہٹی میں (۷) انگریزی میں اور ایک ایک عربی۔ سنسکرت اور ہندی میں تھیں۔

مطابع

ف ۲۶۱ ۔ سال زیر رپورٹ میں (۷) جدید سنگی مطابع جاری ہوے ۔

موقت الشیوع جرائد

ف ۲۶۲ سال زیر رپورٹ میں تین موقت الشیوع جرائد کی اشاعت کی اجازت دی گئی ۔

کمی اندازہ بمقابلہ آمدنی

مالگزاری اراضی
۲۴ ، ۳ لاکھ

۲۶۵ سال زیر رپورٹ کے متعلق جو اندازہ رکھا گیا تھا وہ اس قدر بڑھ کر تھا کہ تاریخ حیدر آباد میں کبھی اس سے زیادہ اندازہ نہ رکھا گیا ہوگا - نومبر کی بے ہنگام اور زور کی بارش نے تمام استادہ فصلوں کو عموماً اور فصل پنبہ کو خصوصاً سخت نقصان پہنچایا اگر جنگ کی وجہ سے قیمتیں بڑھی ہوی نہ ہوتیں تو لا محالہ زر مالگزاری کے معاف یا ملتوی کرنے کی ضرورت داعی ہوتی - چونکہ رعایا کل مطالبہ جات مالگزاری ادا کرنے کے قابل تھی اس لئے حقیقی وصولات کی مقدار اندازے سے ساڑھے تین لاکھ کے قریب قریب بڑھ گئی -

آبکاری
۱۶ ، ۷ لاکھ

۲۶۶ آمدنی آبکاری میں اندازہ سے بڑھ کر جو معقول اضافہ ہوا اسکی وجہ کچھ تو یہہ بیان کی جاتی ہے کہ ضلع واری تعہدات کا طریقہ زیادہ مفید شرائط پر پھر سے جاری کیا گیا اور کچھ یہہ کہ انتظام آبکاری میں اصلاح ہونے کے باعث شراب کی ناجائز کشید میں کمی ہوتی -

کاغذ مختوم
۳۸ ، لاکھ

۲۶۷ ۱۳۲۶ف کے متعلق کاغذ مختوم کی آمدنی کا اندازہ جس اوسط پنجسالہ پر کیا گیا تھا اس سے وہ بقدر [illegible] بڑھ گیا اور حقیقی آمدنی اندازہ سے بقدر [illegible] بڑھ گئی لیکن اسکے ساتھ ہی بہ مقابلہ ۱۳۲۴ف و ۱۳۲۵ف کے اس میں کمی واقع ہوی -

چوبینہ
۴۳ ، ۱ لاکھ

۲۶۸ گزشتہ چند سال سے اس مد کی آمدنی کا اندازہ کم کیا جارہا تھا اسی بناء پر ۱۳۲۶ف میں سال ماسبق کے اعداد موازنہ کے مقابلہ میں اندازہ بقدر ایک لاکھ بڑھ کر رکھا گیا تھا اندازہ کی یہہ بیشی بھی ناکافی ثابت ہوی - اس ضمن میں یہہ بیان کردینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جو آمدنی بذریعہ سررشتہ چوبینہ وصول ہوی وہ تو اندازہ سے بقدر [illegible] کم رہی اور جو آمدنی چوبینہ عہدہ داران مال کے توسط سے وصول کی گئی وہ اندازہ سے بقدر [illegible] بڑھ گئی -

سود
۶۱، لاکھ

۲۶۹ف اس مد کی آمدنی میں بیشی ہونے کا سبب یہ ہے کہ سرکار عالی کی جو رقوم سلک بنکوں میں بطور امانت جمع ہیں ان پر بڑھی ہوئی شرح کے حساب سے سود ملا -

ٹپہ خانہ
۴۴، لاکھ

۲۷۰ف ٹکٹوں کی فروخت میں اضافہ ہونے کے باعث اس سررشتہ کی آمدنی اندازہ سے بڑھ گئی -

برقی
۳۱، لاکھ

۲۷۱ف اس مد کے خرچ کے مقابلہ میں جو فاضل آمدنی ہوئی اسکی مقدار اندازہ سے بقدر [illegible] بڑھ کر تھی - اس سررشتہ میں سال زیر بحث کے متعلق معمولی تجارتی اصول پر برقی آمدنی کا جو تخمینہ حساب تیار کیا گیا تھا اس کی رو سے سررشتۂ برقی کے خالص منافع کی مقدار حق فرسودگی کے بابتہ [illegible] کی رقم منہا کرنے کے بعد [illegible] تھی - اختتام ۱۳۲۶ف کے وقت سرمایہ خرچ پر خالص منافع کی فی صدی کی مقدار ۱،۹۶ تھی۔ سرمایہ خرچ پر کم منافع ہونے کی وجہ یہ تھی کہ جنگ کے باعث قیمتیں گراں ہوگئی تھیں اور مال مصالحہ کا نرخ بڑھ گیا تھا مگر اس کے لحاظ سے قوت برق کے محصول میں کچھ اضافہ نہیں کیا گیا تھا - طاعون کے زمانہ میں بلدہ سے عام طور پر لوگوں کے باہر چلے جانے سے بھی برقیات کی آمدنی پر بہت بُرا اثر پڑا -

عدالت
۳۲، لاکھ

۲۷۲ف اس مد کا اندازہ اوسط پنجسالہ پر سے تجویز کیا گیا تھا لیکن آمدنی در اصل وہی رہی جو سال ماسبق یعنی ۱۳۲۵ف میں ہوئی تھی -

ریلوے
۲،۶۰ لاکھ

۲۷۳ف اس مد میں اندازہ سے بڑھ کر آمدنی اس لئے ہوئی کہ ٹیرف یعنی ریلوے محصول کی شرح بڑھ گئی - اور مال مسالہ کی فراہمی نہ ہو سکنے کے باعث سالانہ ترمیم اور تجدید سامان پر رقم صرف نہیں کی جاسکی -

متفرقات ۲،۶۱ لاکھ

۲۷۴ف اس مد کی آمدنی میں بہ مقابلۂ اندازہ

اس لئے بیشی ہوئی کہ آبکاری کے لاوارثی امانتی رقوم بہ حق سرکار جمع کی گئیں۔

بیشی اندازہ بمقابلہ آمدنی

کروڑگیری ۵،۰۸ لاکھ

۲۷۵۵ بہت سے دیگر اسباب کے باعث جن میں بوجہ کثرت باراں نقصان فصل اور ریلوے ٹریفک کی سختیاں بھی شریک تھیں محصول برآمد میں ۵ لاکھ کی کمی ہوئی۔ اور دوسری طرف محصول در آمد کی آمدنی اندازہ سے بقدر ۱۰ لاکھ بڑھ گئی۔

ورکشاپ ۱،۸۶ لاکھ

۲۷۶۵ ورکشاپ سے خالص منافع ہونے کا اندازہ ... کیا گیا تھا۔ لیکن حقیقی رقوم سے ... کا نقصان ظاہر ہوتا ہے۔ مگر حقیقت نفس الامر یہ ہے کہ در اصل کچھ نقصان نہیں ہوا۔ ظاہر کمی صرف اس لئے معلوم ہوتی ہے کہ سرکار عظمت مدار کے لئے گولہ بارود کی تیاری کے کام پر جو رقم صرف کی گئی وہ ... تک وضع نہیں ہوئی تھی۔

خرچ

۲۷۷۵ سال زیر بحث کے حقیقی اخراجات کے متعلق جن ابواب میں بمقابلہ اندازہ بڑی حد تک کمی یا بیشی ہوئی ہے اُن کی صراحت حسب ذیل ہے۔

ابواب	کمی اندازہ بمقابلہ خرچ بحساب لاکھ	ابواب	بیشی اندازہ بمقابلہ خرچ بحساب لاکھ
واپسی	۲۱،۹۷	معاوضہ	۱،۲۶
مالگزاری اراضی	۱،۱۵	سود	،۵۴
انتظام مملکت	،۵۴	دارالضرب	،۳۳
شعبہ خانہ	،۳۰	عدالت	،۴۵
محابس	،۴۵	کوتوالی	،۳۵
طبابت	۲،۰۸	تعلیمات	۱،۰۴
دفاتر جداگانہ	۱،۴۴	منصب	،۶۵
وظائف	،۳۳	تعمیرات	۵،۱۱
طبع	،۳۹	جمعیت	۳،۴۳
متفرقات	۲۲،۸۰	ریلوے	،۴۲
دیگر ابواب	،۱۹	دیگر ابواب	،۹۷
میزان	۵۵،۶۴	میزان	۱۴،۵۵

کی اندازہ بمقابلہ خرچ

واپسی ۹۷ ، ۲۱ لاکھ

ف ۲۷۸ تصفیہ یہ کیا گیا ہے کہ اراضی و دیہات زیر ضبطی کی مالگزاری آیندہ سے ابواب غیر سرکاری کے طور پر بتائی جائیگی لہذا اس مد کے حسابات کی سلک رقمی (۲۰٫۵) لاکھ خرچ مد واپسی میں ڈالکر اسکو ابواب غیر سرکاری میں منتقل کیا گیا۔ آبکاری کی رقوم واپسی اندازہ سے بقدر (عہ للعہ) بڑھ گئی

مالگزاری اراضی ۱۵ ، ۱ لاکھ

ف ۲۷۹ اس مد کے خرچ میں بمقابلہ اندازہ جو بیشی ہوئی ہے اُسکی وجہ یہ بیان کیجاتی ہے کہ عہدہ داران دیہی کے الونسوں میں زیادہ رقم صرف کی گئی۔

انتظام مملکت ۵۴ ، لاکھ

ف ۲۸۰ اس مد کے خرچ میں جو اضافہ ہوا ہے وہ مختلف ابواب پر منقسم ہے اسکے ساتھ ہی یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ انتظام مملکت کے مصارف ریاست کے مجموعی اخراجات کے مقابلہ میں نسبتہً پہلے ہی سے زیادہ ہیں اور اور بڑھتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

ٹپہ خانہ ۳۰ ، لاکھ

ف ۲۸۱ اس مد کے خرچ میں بمقابلہ اندازہ بیشی اس لئے ہوئی کہ کاغذ اور دیگر لوازم ٹپہ کی قیمتیں بڑھ گئی تھیں۔

محابس ۴۵ ، لاکھ

ف ۲۸۲ اس مد کے خرچ میں بمقابلہ اندازہ بیشی ہونیکی وجہ یہ ہوئی کہ مصنوعات محابس کی تیاری میں جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے اُنکی قیمتیں بڑھ گئی تھیں۔

طبابت ۰۸ ، ۶ لاکھ

ف ۲۸۳ انسداد طاعون کیلئے صرف (للعہ) کی رقم شریک موازنہ کیگئی تھی جو بلدۂ حیدرآباد کے اخراجات طاعون کیلئے بالکل غیر مکتفی تھی۔ بلدہ میں طاعون کے نمودار ہونیکا پہلے سے خیال نہیں تھا اس لئے موازنہ میں کسی رقم کا شریک نہ کیا جانا ناگزیر تھا۔

دفاتر جداگانہ ۴۴ ، ۱ لاکھ

ف ۲۸۴ مجلس آرائش بلدہ نے (دللعہ) کی رقم گنجائش موازنہ سے بڑھ کر صرف کی۔ جسکی وجہ یہ ہوئی کہ بلدہ کے محلہ نام پلی کے خاص کاموں پر رقم خرچ ہوئی۔ محلۂ نام پلی ایک ایسا مقام ہے جہاں سے ہمیشہ

مرض وبائی کی ابتداء ہوتی رہتی تھی اس محلہ کو حفظان صحت کے اصول پر ازسرنو تعمیر کرایا جارہا ہے

وظائف ۳۳ ر لاکھ

۲۸۵ اس مد کے خرچ میں بیشی ہونیکی خاص وجہ یہ ہوئی کہ زمانۂ طاعون میں بلدۂ حیدرآباد کے وظیفہ یابوں کو کیمپوں میں منتقل ہوسکنے کی غرض سے ایک ایک مہینے کی رقم وظیفہ بطور پیشگی دیگئی۔

طبع ۹ ۳ ر لاکھ

۲۸۶ اس مد کے خرچ میں بیشی اس وجہ سے ہوئی کہ وہ زائد کلیں اور مال مسالہ خرید نا پڑا جن کا ترتیب موازنہ کے وقت پیش از پیش خیال بھی نہیں ہوسکتا تھا۔

متفرقات ۸۰ ر ۲۲ لاکھ۔

۲۸۷ بمتابعت فرمان خسروی ایک لاکھ پونڈ کی رقم جو معادل ہے ([illegible]) روپیہ سکۂ عثمانیہ کے سلطنت برطانیہ کے امارت بحری کے حوالہ بدیں غرض کی گئی کہ آب دوز کشتیونکی دست بردکا قلع وقمع کیا جائے [illegible] روپیہ سکۂ عثمانیہ کی جو رقم جنگ میں ماہ بماہ دیجاتی ہے اسکی (۱۳) اقساط ۲۶-۱۳۲۵ف کے حساب میں محسوب ہوئیں حالانکہ اندازہ میں صرف (۱۲) اقساط ہی شریک کیگئی تھیں

بیشی اندازہ بمقابلہ خرچ

معاوضہ ۳۶ ر ۱ لاکھ۔

۲۸۸ یہ بیشی عملاً معاوضۂ آبکاری ہی تک محدود تھی اور غالباً یہ رقم معاوضہ اُن دعاوی کے متعلق تھی جو ختم سال سے پہلے پیش نہیں کئے گئے تھے

سود ۴ ۵ ر لاکھ۔

۲۸۹ قابضین حصص ریلوے نے [illegible] کی وہ رقم وصول نہیں کی جو سود کی بابتہ ان کو واجب الایصال تھی غالباً اس کی وجہ یہ تھی کہ طاعون کے باعث کاروبار پراگندہ تھے۔

دارالضرب ۳۳ ر لاکھ

۲۹۰ اس مد میں قابل اطمینان بیشی ہوئی کیونکہ سال زیر بحث میں سکے بمقدار کثیر مسکوک ہوئے۔

عدالت ۴۵ ر لاکھ

۲۹۱ گو موازنہ میں اخراجات متعلقہ تعمیل اطلاعنامہ جات کی منہائی کا عمل درج نہیں ہوا ہے مگر حسابات میں یہہ عمل ظاہر کیا گیا ہے

کوتوالی ۳۵ ر لاکھ

۲۹۲ اندازہ سے اخراجات کے کم ہونے کی وجہ یہ ہوئی کہ سررشتۂ کوتوالی تعداد منظورہ کی حد تک جمعیت بھرتی نہیں کرسکا

تعلیمات ۴۰، ۱ لاکھ

۲۹۳ف سررشتۂ تعلیمات گنجائش موازنہ کے مطابق پوری رقم اس لئے خرچ نہیں کرسکا کہ مڈل اسکول اسکیم ختم سال ہی پر نافذ کی گئی۔

منصب ۶۵، لاکھ

۲۹۴ف اس مد کے خرچ میں بمقابلۂ اندازہ کمی ہونیکی وجہ یہ ہوئی کہ سال زیر تنقید میں صرف ۱۱ ماہ کے متعلق ادائیاں کی گئیں اور ۱۳۲۵ف میں ۱۳ ماہ کی ادائیاں عمل میں آئی تھیں

تعمیرات ۵، ۱۱ لاکھ

۲۹۵ف مد تعمیرات میں مختلف ابواب کے متعلق جو بچت ہوئی اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

شاخ آبپاشی	۳۸، ۷ لاکھ
شاخ عام	۳۰، ۲ ”
اسکیم آبرسانی حیدرآباد	۸۰، ۱۱ ”

ابواب ذیل کے اخراجات میں بیشی ہوئی۔

کارہائے انسداد طغیانی	۳۲، ۱ لاکھ
محلات شاہی	۴۴، ”
دیگر ابواب	۱۰، ۱ ”

اس طرح خالص بچت کی مجموعی تعداد بمقابلۂ موازنہ کی ۶، لاکھ کے قیاسی بچت کی [illegible] ہوتی ہے سررشتۂ تعمیرات کی رقم مطلوبہ اس کے اختیا۔ میں دیدیگئی تھی لیکن گنجائش موازنہ کے مطابق رقم خرچ نہ کرسکنے کے باعث بچت کی مقدار اندازۂ مجوزۂ دفتر فینانس کے اندازہ سے بقدر [illegible] بڑھ گئی۔

جمعیت ۴۳، ۳ لاکھ

۲۹۶ف خالی خدمتیں اور ایسے الونس پانے والوں کی جمعیت سے مد وظیفہ یا منصب میں منتقلی جن سے کوئی خدمت متعلق نہ تھی سبب اس کا ہوئی کہ نظم جمعیت کے اخراجات اندازہ سے بقدر [illegible] کم ہوگئے۔ امپریل سروس ٹروپس کے مصارف اندازہ سے بقدر [illegible] کم ہوئے بہر کیف اس مد میں فی الاصل کچھ بچت نہ ہونے کا سبب یہ ہے کہ رقم زیر بحث مصر میں فوجی حکام نے اُس رجمنٹ کو ایصال کردی جو عرصۂ کارگزار میں موجود ہے

اس حساب کے تصفیہ میں تاخیر ہونے کا صرف یہ سبب ہے کہ تفصیلی بل (مطلوبہ جات) ہنوز صدر محاسب سرکار عالی کو نہیں وصول ہوے۔

ریلوے ۴۲ لاکھ

۲۹۷ف ... کی جو رقم پیمائش ریلوے کے لئے شریک موازنہ کی گئی تھی وہ غیر صرف شدہ رہی - اور ریلوے پولس کی گنجائش میں سے ... کی رقم کام میں نہیں آئی -

نفع آور کاموں میں لگی ہوئیں رقوم

۲۹۸ف قرضۂ جنگ تعدادی ... کلدار میں ... سکہ عثمانیہ سے شرکت کی گئی - اس کے علاوہ ... کی رقم کنورشن وارنٹ پر لگائی گئی - جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عملاً ۳½ فیصدی کے سب کفالت نامجات اب اس قرضہ کی صورت میں متبدل ہو گئے جس کی رقم آخر پر پوری طے گی -

مصارف سرمایہ

۲۹۹ف مصارف سرمایہ کی مقدار بمقابلہ ... کے اندازہ کے صرف ... رہی کیونکہ جنگ کے باعث اس مال مسالہ کا حاصل ہونا ناممکن تھا جس کی تعمیر ریلوے کے کاموں کے لئے ضرورت تھی - اس مد میں جو رقم غیر صرف شدہ رہگئی اس کی مقدار ۴۰ لاکھ سے کچھ کم نہ تھی -

ابواب غیر سرکاری

۳۰۰ف سال زیر رپورٹ میں ابواب غیر سرکاری کے متعلق غیر معمولی طور پر ... کی بچت ہوئی۔

اس بچت کے اسباب حسب ذیل تھے -

(ا) سکۂ عثمانیہ کے چھ فیصدی سود والے قرضہ کی اجرائی منجملہ جس کے ... کی رقم قبل اختتام ۱۳۲۶ف جمع ہوگئی تھی -

(ب) جو رقم ریلوے کمپنی کو بڑی ٹیپڑی کے ریلوے لائن کی تجدید کیلئے بعنوان پیشگی دی گئی تھی اس کی ادائی میں ... کی رقم ریلوے کمپنی سے وصول ہوئی -

(ج) دیگر پیشگی رقوم کا تصفیہ جن کی مقدار ... تھی - اس مد میں سب سے زیادہ اہم و ضروری رقم جس کا تصفیہ ۱۳۲۶ف میں کیا گیا وہ تھی جو آبان ۱۳۲۵ف کی تنخواہوں کی بابتہ بجائے ۱۳۲۶ف کے اسی سنہ میں

اس وجہ سے ایصال کی گئی تھیں کہ بعض تعطیلات کی وجہ سے ختم سال پر خزانہ بند تھا
(د) جو امانتی رقوم خزانہ میں وصول ہوئیں اُن کی مقدار ان امانتوں سے
جو بازگشت کی گئیں بقدر [illegible] بڑھکر تھی ان میں سے [illegible] سے
زائد کی رقم وہ تھی جو زیر ضبطی مواضع و اراضیات کی سلک کے متعلق تھی اور
ابواب سرکاری سے ابواب غیر سرکاری میں منتقل کی گئی تھی - اس کی تلافی
مد واپسی کی اسی قسم کی بیشی سے کی گئی جیسا کہ فقرہ (٢٧٨) میں درج ہے

تشکیک ف ٣٠١ دارالضرب سے بقدر ١٨٥٧٠٨٣٨ روپے اجرا کئے گئے [illegible] کی نقرۂ خام خریدی گئی اور [illegible] ترویج سے واپس لئے گئے -

تختۂ سلک نقدی ف ٣٠٢ تختۂ ذیل سے واضح ہوگا کہ بجٹ اور سلک کی رقوم کس طرح کام میں لائی گئیں -

سلک آغاز سال	[illegible] سکۂ عثمانیہ	مصارف سرمایہ	[illegible] سکۂ عثمانیہ
بجٹ ابواب سرکاری	[illegible]	نفع آور کاموں میں لگی ہوئی رقوم	[illegible]
بجٹ ابواب غیر سرکاری	[illegible]	خریدی نقرۂ خام	[illegible]
سکہ جات اجرا شدہ	[illegible]	سکہ جات واپس گرفتہ از ترویج	[illegible]
		سلک ختم سال	[illegible]
میزان	[illegible]	میزان	[illegible]

اس طرح سال زیر بحث کے آغاز پر [illegible] کی اور اسکے اختتام پر [illegible] کی سلک موجود تھی -

فصل دوم

سررشتۂ برقی

برقی لائینوں کی تعداد۔

ف ۳۰۵ ۱۳۲۶ف کے آخر پر ۸ بڑی اور امدادی برقی لائینوں اور ۴۴ ذیلی ٹرنسفارمر اسٹیشن موجود تھے سال زیر رپورٹ میں مختلف پیمانہ کے تار تحت الارض بچھائے گئے جنکا طول تقریباً ۳½ میل اور مقدار لاگت [illegible] تھی۔ نیز بہ صرف [illegible] بالائے سر تاروں اور مکانات کی روشنی کی لائینوں کا سلسلہ قائم کیا گیا۔

تعداد گیرندگان قوت برق

ف ۳۰۶ اختتام ۱۳۲۶ف پر بشمول سکندرآباد گیرندگان قوت برق کی مجموعی تعداد ۱۲۸۰ تھی۔ پانی کے ۳۱ پمپ، آٹے چاول اور دال کی ۴۰ گرنیاں آکس ریز کے ۴ آلات چونے گچ کی ۹ چکیاں۔ متفرق اشیا تیار کرنے کی ۱۰ کلیں اور برف سازی کے ۲ کارخانے قوت برق کی مدد سے کام کرتے تھے۔

آمد و خرچ

ف ۳۰۷ ۱۳۲۶ف کے آخر تک کلوں اور ان کے دیگر لوازمات پر بطور مصارف سرمایہ کل [illegible] کی رقم صرف ہوئی اور ۱۳۲۶ف کی بابت کلوں اور ان کے لوازمات کی فرسودگی کا حق بہ قدر [illegible] منہا کرنے کے بعد یا اوسط خرچ سرمایہ فی صدی ۹۶ر۱ کا منافع ہوا۔

فصل سوم

(۵)

ورکشاپ

کارگزاری بہ دوران ۱۳۲۶ف | **ف ۳۰۸** سال زیر رپورٹ میں [illegible] کی لاگت کے ۵۹۰۰ صنادیق باروت کی [illegible] کی لاگت کے ۳۰۰۰ آلات قطع و برید جنگلات کی۔ [illegible] کلدار کی لاگت کے ۳۴۰۰ پی اور ڈی پہاوڑوں کی اور [illegible] کی لاگت کی ۸۴ باربرداری کی گاڑیوں کی سربراہی کی گئی۔

مقامی سرکاری دفاتر کو جن اشیاء کی سربراہی کی گئی اُن کو ملا کر ۱۳۲۶ف میں بمقابلۂ سال ماسبق کے [illegible] کے [illegible] کی لاگت کا کام ورکشاپ میں انجام دیا گیا۔

فصل چہارم

(۵)

رصد گاہ نظامیہ

نگرانی | **ف ۳۰۹** ۱۳۲۶ف میں مسٹر آر۔ جے۔ پوکاک بی۔ اے دبی۔ ایس۔ سی وائیف۔ آر۔ اے۔ ایس نظامت رصد گاہ کے عہدہ پر بدستور مامور رہے۔

ستاروں کی فہرست وغیرہ | **ف ۳۱۰** بہ دوران سال زیر رپورٹ ۲۳۹۔ نقشے جو ۷۰۲۷۸۔ ستاروں پر مشتمل تھے ناپے اور چھوٹے پیمانہ پر لائے گئے۔ دو سائنٹفک مضامین علم ہیئت کے

رسالوں کو بھیجے گئے۔

مصارف — ف ۳۱۱ سنہ ۱۳۲۶ ف میں رصد گاہ نظامیہ پر بمقابلہ سال سابق کے [illegible] کے [illegible] کی رقم صرف میں آئی

فصل پنجم

(٭)

مجلس تزئین و آرائش بلدہ

مجلس تزئین و آرائش بلدہ کی کارگزاری — ف ۳۱۲ سنہ ۱۳۲۶ ف کے دوران میں مندرجہ ذیل کام جاری تھے۔ افضل گنج کے پل سے مسلم جنگ کے پل تک رود موسیٰ کی ساحل بندی جدید ریلوے اسٹیشن تک دو سڑکوں کی تعمیر۔ اور افضل گنج کے پل سے الیفنٹ پل تک موسی ندی کے پشتہ کے دیوار کی تعمیر جس پر سے سڑک جائیگی۔ بازار اکبر جاہ سلطان شاہی اور نام پلی کے محلوں کی درستی اور پتھر گٹی کی سڑک کی توسیع۔

مصارف — ف ۳۱۳ سنہ ۱۳۲۶ ف میں کارہائے تعمیر۔ پیمائش اور معاوضہ اراضی پر [illegible] کی اور عملہ پر [illegible] کی رقم صرف ہوئی۔

فصل ششم

(٭)

آثار قدیمہ

نگرانی — ف ۳۱۴ بہ دوران سال زیر رپورٹ مسٹر غلام یزدانی ایم۔ اے مہتمم آثار قدیمہ کی خدمت پر بدستور مامور رہے۔

آثار قدیمہ کی حفاظت وغیرہ

ف ۳۱۵ – ۱۳۲۶ف میں مندرجۂ ذیل آثارات کی حفاظت کے متعلق تجاویز پیش کی گئیں۔

(۱) ٹولی مسجد موقوعۂ حیدرآباد

(۲) منادر موقوعۂ پالم پیٹھ - اوپر پلی - وآنوا۔

(۳) غارہائے بدھ موقوعۂ اورنگ آباد۔

کندیدگی

ف ۳۱۶ – بہ دوران سال زیر رپورٹ کوہ مولا - بوئن پلی اور راگیر میں ۴۰ - سنگی قبور کھولی گئیں۔

کتبوں کا حل

ف ۳۱۷ – سال زیر رپورٹ میں "جگیدا کا ملا" کے وہ پتھرے شایع کئے گئے جو دولت آباد سے برآمد ہوئے تھے۔ مقابر گولکنڈہ کے کتبوں کے کامل مجموعہ کا خاکہ لے کر اُس کو تنقیدی نوٹوں کے ساتھ ایپیگرافیا انڈو مسلیمکا میں شائع کرایا گیا۔ قطب شاہی دور کی وقائع نگاری کے لئے ان میں سے بعض کتبوں کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ بے نظیر قدروقعت رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر یل-ڈی بارنیٹ نے راماپا اور اوپر پلی کے کتبوں کا حل اور ترجمہ ختم کیا۔ اور ان کے متعلق انھوں نے جو بیان تحریر کیا تھا وہ بغرض اشاعت تیار تھا۔ سال زیر رپورٹ میں تلنگی کے متعدد چھوٹے چھوٹے کتبے میدک اور بھینسے سے نقل کئے گئے اور ایک کتبہ کی نقل نرسا پور سے لی گئی۔ بہمنی اور قطب شاہی کے متعدد دلچسپ کتبوں کا خاکہ میدک کے قلعہ اور بلولی کی مسجد سے بھی لیا گیا۔

سکہ جات وغیرہ

ف ۳۱۸ – سال زیر رپورٹ میں ۳۹۷ - سکے جن میں سے زیادہ تر شاہان مغلیہ اور راجگان وجیانگر کے زمانہ کے تھے دفینہ کے طور پر برآمد ہوئے۔ اِن میں سے بعض قابل قدر ہیں کیونکہ وہ ایسی ٹکسالوں کے ہیں جن کے سکے نہ تو انڈین میوزئم میں موجود ہیں نہ لاہور کے عجائب گھر میں۔

خرچ

ف ۳۱۹ – آثار قدیمہ کی حفاظت اور پیمائش پر [illegible] کی اور قیام سررشتہ کے متعلق [illegible] کی رقم صرف میں آئی۔

تمت